هُوَ اللّٰهُ غَنِيٌّ وأنتمُ الفُقرَآءُ

اس کتاب مستطاب میں اسبابِ مفلسی کے ایک سو مسائل درج ہیں جن سے پرہیز لازم ہے، ساتھ ہی ایک سو فوائد تونگری کے مرقوم ہیں جن پر عمل ضروری ہے۔

دولتِ بے زوال

و

برکتِ حال و مآل

-: تصنیف لطیف :-

سید الخلفا مفتی سید عبد الفتاح حسینی قادری گلشن آبادی (م ۱۳۲۳ھ)

-: تسہیل و ترتیب :-

محمد افروز قادری چریاکوٹی

جامعۃ المصطفیٰ/ردلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

تفصیلات

کتاب مستطاب	:	دولت بے زوال -و- برکت حال و مآل
تالیف لطیف	:	مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری گلشن آبادی علیہ الرحمہ
تسہیل وتجدید	:	ابو رِفقہ محمد افروز قادری چریا کوٹی afrozqadri@gmail.com
تصحیح وتحریک	:	علامہ سید رضوان احمد الرفاعی الثقافی -حفظہ اللہ-
تشجیع	:	علامہ محمد عبد المبین نعمانی قادری -مدظلہ النورانی-
غرض وغایت	:	تحفظ وترویج اَثاثۂ علمائے اہل سنت و جماعت
صفحات	:	ایک سو ساٹھ (۱۶۰)
اِشاعت	:	۲۰۱۳ء - ۱۴۳۴ھ
قیمت	:	/روپے
تقسیم کار	:	

دکھی اُمت مسلمہ

کے نام

اِس آرزوے دیرینہ کے ساتھ کہ اُس کے سارے غم' غلط ہو جائیں
اُس کی عظمت رفتہ پلٹ آئے، اور کشتِ اُخوت و محبت لہلہا اُٹھے۔

-: دعاگو و دعاجو :-

محمد افروز قادری چریاکوٹی

عرضِ مرتب

برصغیر ہندوپاک میں گزشتہ چند ایک صدیوں کے اندر علمائے اہلسنّت نے جو زندہ علمی خدمات انجام دی ہیں وہ آبِ زرّیں سے رقم کرنے کے لائق ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ وسائل کی عدم دستیابی کے باوجود وہ کرشماتی طور پر اِتنا کچھ کر گئے کہ آج وسائل کی ہزار فراہمی کے باوصف ہم سے اُس کا عشر عشیر بھی نہیں ہو پاتا- خدا اُن کی خدمتوں کا بھرپور صلا عطا فرمائے-

سچے پیروکار ہونے کا حق تو یہ تھا کہ ہم اُن شہ پاروں کی عصر حاضر کے طباعتی تقاضوں کے مطابق اِشاعت کر کے خلق خدا کے اِستفادے کا سامان کرتے؛ مگر ہماری غفلت کوشی اور عدم دلچسپی نے نہ خود کچھ کام کرنے دیا اور نہ اَکابر اُمت کے کارناموں کو اُجاگر کرنے کا موقع عطا کیا۔ بالآخر وہ ہیرے موتی گردشِ زمانہ کی نذر ہو کر رہ گئے؛ مگر یہ ہیرے موتی ایسے نہ تھے جنھیں گرد خمول اپنے اندر چھپا لیتی۔ پھر کیا ہوا کہ اُن کی تب و تاب نے غواصوں کو اپنی طرف متوجہ کیا، اور اُن کی بازیافت کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔

جماعت اہل سنت کی کم ہی خوش نصیب شخصیات ہیں جن کی خدمات کو خاطر خواہ انداز میں منظر عام پر لانے کا جماعتی فریضہ سرانجام دیا گیا؛ ورنہ بیشتر ہماری بے توجہی کے عتاب کا شکار ہو کر رہ گئیں۔ اور آج اُن کے کام تو ایک طرف رہے نام سے بھی نسلِ نو واقف نہیں۔

اِحیائے تراثِ اہل سنت کی اِسی فکر کے تحت ہم نے ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء میں 'تحریک تحفظ وترویج اثاثۂ علمائے اہلسنّت' کی بنیاد رکھی، اور بہت سی فراموش شدہ شخصیات پر جنگی پیمانے پر کام کا آغاز کر دیا۔ اِس پلیٹ فارم سے مولانا حسن رضا بریلوی کی نثری

وشعری خدمات بشکل ’کلیاتِ حسن‘ اور ’رسائل حسن‘ ہماری اوّلین پیش کش ہے۔ قریباً ڈیڑھ ہزار صفحات پر مشتمل یہ کام ’رضا اکیڈمی‘ ممبئی کی معاونت سے منظر عام پر آچکا ہے۔ اور اسی طرز پر جماعت کی دیگر سربرآوردہ شخصیات کے کارناموں کی شیرازہ بندی اور ترتیب وتہذیب بھی حسب مقدور جاری وساری ہے۔ وماتوفیقی الا باللہ۔

اِس میں اپنے لہو کا ضیاع ہی سہی ☆ لَو چراغوں کی ہم تیز کر جائیں گے

یہ کتاب ’دولت بے زوال‘ بھی دراصل اسی سلسلہ زرّیں کی ایک کڑی ہے۔ میرے دوست علامہ سید رضوان احمد الرفاعی -حفظہ اللہ ورعاہ- اس سلسلے میں کافی تحقیق وتفحص کررہے ہیں، اور قریب ہی ہم -اِن شاء اللہ- مفتی سید عبدالفتاح گلشن آبادی علیہ الرحمہ کے جملہ علمی وفقہی شہ پاروں کو ایک نئی سج دھج کے ساتھ پیش کریں گے۔

کوئی ایک سال ہوئے ہوں گے کہ میں دیگر مصروفیات کے ساتھ فقیہ ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمہ کی نایاب کتاب ’بستان العارفین‘ کے ترجمے میں جٹا ہوا ہوں، اب بس مکمل ہوئی چاہتی ہے۔ کسی دور میں یہ ’تنبیہ الغافلین‘ کے حاشیے پر شائع ہوتی رہی تھی؛ لیکن کسی مصلحت کے پیش نظر ہمارے مخالفین نے اس کی طباعت موقوف کردی؛ تاہم اس کے دو ایک نسخے ہمیں کہیں سے مل گئے، اور ہم نے اپنا کام چلا لیا۔ فالحمدللہ۔

اب اُس کتاب کا اِس کتاب سے تعلق دیکھیے کہ علامہ سید رضوان احمد الرفاعی نے مجھ سے ’دولت بے زوال‘ کی تسہیل وتخریج کے تعلق سے بات کی۔ میں نے اپنی عدیم الفرصتی اور ’بستان العارفین‘ کی نقد مصروفیت سنائی تو انھوں نے اِس کتاب کی اہمیت وافادیت اور اپنی دینی وعلمی مصروفیت بیان کرنا شروع کردی؛ بالآخر میں نے ’خیالِ خاطر احباب‘ کے پیش نظر اس پر کام کرنے کی حامی بھرلی۔

حسن اتفاق دیکھیے کہ جب کتاب کھولی تو پتا چلا کہ ’دولت بے زوال‘ لکھنے کا باعث دراصل ’بستان العارفین‘ ہی کی ایک حدیث بنی تھی، جس کا اعتراف مولف نے بالکل آغازِ

باب میں کیا ہے۔ گویا اس کتاب پر کام کرنا میرے نوشتہ تقدیر میں تھا!۔

'دولت بے زوال و برکت حال و مآل' میں کیا کچھ پنہاں ہے، یہ تو آپ کو پڑھنے کے بعد ہی معلوم ہوگا۔ یہاں میں صرف اتنا عرض کر دینا کافی سمجھتا ہوں کہ اس رنگ و آہنگ کی کم کتابیں بزبانِ اردو حیطہ تحریر میں آئی ہیں۔ اور مؤلف کے اسلوبِ بیان تو پر قربان جانے کو جی کرتا ہے کہ انھوں نے 'ایک تیر دو شکار' نہیں بلکہ 'ایک تیر صد شکار' کا کارنامہ انجام دیا ہے۔

بادی النظر میں تو یہ اوراد و وظائف کی ایک کتاب معلوم ہوتی ہے جس کی قراءت و مداومت آپ کو مفلسی کے مہیب سائے سے پناہ عطا کر دے گی اور تونگری کے بادل آپ پر سدا سایہ فگن رہیں گے؛ لیکن درحقیقت اس میں علامہ نے وہ فراموش شدہ مسائل و معمولات بڑی چابکدستی سے مندرج فرما دیے ہیں جن سے عوام تو عوام' خواص بھی بے اعتنائی برتتے نظر آتے ہیں، اور جن کی ہماری نگاہوں میں کوئی وقعت نہیں رہی۔ جبکہ اللہ و رسول کے یہاں وہ بڑے اہم اور معرکہ آرا ہیں۔

بہت عجلت کے باعث سر دست اس کتاب کی اُور ہالنگ اور تسہیل و تجدید ہی پر اکتفا کیا گیا ہے۔ زندگی نے مہلت دی تو اگلا ایڈیشن زیورِ تخریج سے آراستہ و پیراستہ شائع ہوگا۔

کتاب کے مطالعے سے بآسانی محسوس کیا جاسکتا ہے کہ علامہ گلشن آبادی کتنے حساس دل واقع ہوئے تھے، اور دکھی اُمت مسلمہ کی فکری بہتری اور معاشی بحالی کے کس قدر آرزومند و فکرمند تھے۔ خدا انھیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔

ضرورت ہے کہ علامہ کے علمی و فکری باقیات صالحات کو ازجلد منظر عام پر لایا جائے تا کہ بیش از بیش لوگ ان سے استفادہ کر کے سعادتِ دارین کا پروانہ حاصل کریں۔ خدا کرے ہمارا یہ عمل بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو اور ہمیں سدا توفیق خیر ملتی رہے۔

محمد افروز قادری چریا کوٹی ...... یکم شعبان ۱۴۳۴ھ/ ۱۰؍ جون ۲۰۱۳ء

صاحب کتاب

سرزمین ناسک صدیوں سے علم پرور اور علم دوست حضرات کا گہوارہ رہی ہے۔ اس کی کیمیائی خاک سے بہت سے ذرّے آفتاب ہوئے ہیں، جن کی فیض بخش کرنوں نے برصغیر کے اطراف واکناف کو نور بداماں کیا۔ اسی خاک کے ایک سپوت مفتی سید عبدالفتاح عرف سید اشرف علی گلشن آبادی بھی ہیں، جن کی گراں قدر تالیفات وتصنیفات نے واقعتاً گلشن اسلام کو شاداب وآباد کردیا ہے۔

علامہ برصغیر کے اُن مایۂ ناز علما میں تھے جن کے وجود سے چودہویں صدی کو فخر و اِعزاز حاصل تھا۔ آپ امام اہلسنّت بھی ہیں، اور مجاہد سنیت بھی۔ آپ کے دم قدم سے ناسک اور اس کے اطراف میں عقیدۂ اہل سنت خوب پھلا پھولا، اور آپ جیتے جی اس کی آبیاری کا مؤمنانہ فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

نام ونسب: آپ کا اسم گرامی عبدالفتاح اور عرفیت سید اشرف علی ہے۔ خانوادۂ نبوت کے گل سرسبد ہیں۔ سلسلہ نسب یوں ہے :

سید عبدالفتاح بن سید عبداللہ حسینی قادری پیرزادہ گلشن آبادی، بن سید شمس الدین، بن زین العابدین، سید محی الدین، بن سید عبدالفتاح، بن سید شیر محمد، بن سید محمد صادق شاہ حسینی الخ، قدس اللہ اسرارہم۔ آپ مذہباً حنفی اور مشرباً قادری ہیں۔

ولادت: آپ کی ولادت ۱۲۳۴ھ میں ہوئی۔ ایک دین دار گھرانے اور علم وفضل کے گہوارے میں آپ نے آنکھیں کھولیں۔ سادات حسینی ہونے کے باعث آپ کا خانوادہ شروع ہی سے دکن کے علاقے میں ’پیرزادہ خاندان‘ کہلاتا تھا۔ ابتدائی تعلیم گھر

کے روحانی اور علمی ماحول میں ہوئی۔ تحصیل علم کا آپ نے فطری ذوق پایا تھا؛ اس لیے شوقِ علم نے آپ کو کبھی گھر بیٹھنے نہیں دیا۔ جب بھی موقع ملتا علاقے کے علما و مشائخ سے اکتسابِ علم و فیض کے لیے نکل جاتے۔ نیز آپ نے حصولِ علم و فقہ کے سلسلے میں دور دراز کا سفر بھی اختیار فرمایا۔ آپ کے معروف اساتذہ میں کچھ کے اسمائے گرامی یہ ہیں :

اَساتذہ: حضرت سید میاں سورتی، مولوی شاہ عالم بڑودوی، مولوی بشارت اللہ کابلی، مولوی عبد القیوم کابلی، مولوی بدرالدین کابلی، محمد عمر پشاوری، مولوی اشرف آخونزادہ، مولوی محمد صالح بخاری، مولوی محمد اسحٰق محدث دہلوی، مفتی عبدالقادر تھانوی، مولانا خلیل الرحمٰن مصطفےٰ آبادی، مولانا فضل رسول عثمانی بدایونی، مولوی محمد اکبر کشمیری، اور حضرت مولانا معلم ابراہیم باعلظہ وغیرہ- رحمھم اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ-(۱)

میدانِ تعلیم: ان عظیم و جلیل بارگاہوں سے آپ نے کتب درسیہ کا فیض لیا۔ معقول و منقول میں مہارت و حذاقت پیدا کی۔ خصوصاً علوم فقیہ اور صرف و نحو میں تبحر حاصل کیا۔ ۱۲۶۴ھ/۱۸۴۸ء میں امتحان سے فارغ ہوئے اور مفتی کی سند حاصل کی۔ پھر ۱۲۷۱ھ/۱۸۵۶ھ میں عدالت دھولیہ ضلع خاندیس میں منصب افتا پر فائز ہوئے، جہاں صاحبان جج و منصفان و صدر امین و قاضی وغیرہ کے محکموں اور عدالتوں سے ہر سال خصومات و نکاح و طلاق و میراث و ہبہ و وصیت وغیرہ کے تعلق سے سینکڑوں سوال و استفتا آتے رہے، جن کے شافی و کافی جوابات فقہی متون کی روشنی میں علامہ دیتے رہے۔ ان مسائل و استفتا کے مسودوں سے کئی دفتر تیار ہوئے۔

منصب تدریس: جذبۂ خدمت خلق اور فروغِ علم کی لگن آپ کو مسند تدریس تک کھینچ لائی، اور ایک کامیاب مدرس کے طور پر آپ نے کئی دہائیوں تک تشنگانِ علوم و فنون

---

(۱) کیفیۃ العارفین، سید عبدالرزاق ابوالعلائی: ۶......نزہۃ الخواطر، شیخ عبدالحئ لکھنوی: ۱۲۸۶۔ مطبوعہ دار ابن حزم......تذکرہ علمائے ہند مترجم: ۲۷۲، ۲۷۳۔

کو سیراب کیا۔ ۱۲۸۴ھ میں سرکاری الفنسٹن کالج وہائی اسکول بمبئی میں عربی وفارسی کے اُستاد مقرر ہوئے، اور یہاں بھی آپ نے اوقاتِ درس کے علاوہ جم کے خدمت دین انجام دی۔(۱)

آپ کے تلامذہ ومستفیدین کی تعداد خاصی ہے، جن میں بعض ممتاز یہ ہیں: مولوی سید نظام الدین، شیخ قطب الدین، قاضی سید بچو میاں خاندیسی وغیرہ۔

اعزاز و اِفتخار: آپ کی خدماتِ جلیلہ کے اِعتراف میں حکومت انگلیشیہ نے آپ کو 'جسٹس آف پیس' (Justice of Peace) اور 'خان بہار' کے خطاب واعزاز سے نوازا۔(۲) حکومت کی یہ مہربانی آپ برداشت نہیں کرسکے اور سارے مراتب ومناصب سے مستعفی ہوکر گلشن آباد (ناسک) میں آکر فروکش ہوگئے، اور یکسو ہوکر خدمت دین متین میں جٹ گئے۔

اِزدواج واولاد: آپ نے دوشادیاں کیں: پہلی پیرزادہ خاندان کی ایک بی بی شرف النساء سے ہوئی۔ پھر ان کی وفات کے بعد دوسری شادی ۱۲۵۶ھ میں عائشہ بی بی سے کی۔ اور مولوی سید امام الدین احمد، وسید سراج الدین محمد دوسعادت مند بیٹے اپنے پیچھے یادگار چھوڑے۔(۳)

---

(۱) جامع الفتاویٰ (۱۳۰۳ھ) جلد اول، دیباچہ، بتغیر قلیل۔ مطبوعہ فتح الکریم، بمبئی۔

(۲) نزہۃ الخواطر، شیخ عبدالحئ لکھنوی: ۱۲۸۶۔ مطبوعہ دار ابن حزم...... تذکرہ علماے ہند مترجم: ۲۷۲، ۲۷۳۔

(۳) مولانا عبدالحلیم ساحلؔ کی تحقیق کے مطابق میر عبداللہ نامی آپ کے ایک تیسرے صاحبزادے بھی تھے۔ نیز مولانا نے جامع الفتاویٰ جلد اول کے حوالے سے دو بیٹوں کے نام یہ بتائے ہیں: سید محی الدین، اور سید زین العابدین، حالانکہ ہمارے پاس موجود جامع الفتاویٰ کی جلد اول ان تفصیلات پر کوئی روشنی نہیں ڈالتی۔ پھر چند پیراگراف کے بعد مولانا نے 'ازدواجی زندگی' کے تحت آپ کی اولاد کا ذکر کیا تو اس میں دونوں بیویوں سے دو دو بیٹوں کا ذکر کیا ہے؛ مگر ان چاروں ناموں میں کہیں محی الدین اور زین العابدین کا ذکر نہیں کیا۔ خیر! ہماری تحقیق کے مطابق معتبر تاریخی ماخذ تطییب الاخوان، تذکرۂ علماے ہند اور نزہۃ الخواطر میں صرف دو بیٹوں ہی کا ذکر آیا ہے، اور ان دونوں کے نام وہی تھے جو اوپر متن میں مذکور ہوئے۔ اللہ ورسولہ اعلم۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں: ماہنامہ سنی دعوتِ اسلامی: اپریل ۲۰۱۳ء) -چریاکوٹی-

اخلاق وعادات: آپ خوش خوراک، خوش پوشاک، بامروّت، باوضع، اور پیکر اخلاق ووفا تھے۔ چھوٹے بڑے ہر کسی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے۔ بزرگوں کے ساتھ آپ کی عقیدت دیدنی تھی۔ تقویٰ وطہارت، اور لطافت ونظافت آپ کی گھٹی میں پڑی تھی۔ خداترسی، ہم دردی اور منکرالمزاجی کے پیکر مجسم تھے۔ حق گوئی وبے باکی آپ کا نشانِ امتیاز تھا۔ حق کے معاملے میں آپ نے کبھی کسی مداہنت سے کام نہیں لیا۔ اور اس سلسلے میں لومۃ لائم کو کبھی آڑے نہ آنے دیا۔

فقہی خدمات: آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ 'جامع الفتاویٰ' پر نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے معمولات اہل سنت کے فروغ میں کیا قربانیاں پیش کی ہیں، اوران پر اٹھنے والے اعتراضات کے تار وپود کس طرح بکھیر دیے ہیں۔ اور صحیح معنوں میں یہ وہ مسائل ہیں جن کی بابت آج ہمارے مخالفین ہم سے دست وگریباں ہیں۔ خدا ان کی آنکھیں کھولے اور وہ دیکھیں کہ علامۂ اہل سنت کے کتنے بڑے محسن اور امام ہو گزرے ہیں۔ صاحب نزہۃ الخواطر شیخ عبدالحئی لکھنوی رائے بریلوی نے آپ کی سوانح کا آغاز یوں کیا ہے:

الشيخ العالم الفقيه ...... أحد الفقهاء المشهورين. (۱)

آپ کی کتب وفتاویٰ دیکھنے کے بعد آپ کی شانِ فقاہت کا اندازہ ہوتا ہے، نیز یہ بھی کہ اکابر اہل سنت اور علماے اعلام کے ساتھ آپ کے تعلقات ومراسم کتنے گہرے تھے۔ چوٹی کے علما نے آپ کے فتاویٰ پر مہر تصدیق ثبت کی ہے، اور آپ کی تحقیق بلیغ کو سراہنے کے ساتھ آپ کو امام اہل سنت اور مجاہد سنیت کے لقب سے یاد کیا ہے۔ تفصیل کے لیے جامع الفتاویٰ کی جلدیں ملاحظہ فرمائیں۔

---

(۱) نزہۃ الخواطر، شیخ عبدالحئی لکھنوی: ۱۲۸۶۔ مطبوعہ دارابن حزم۔

تائیدِ حق: آپ کے فتاویٰ میں مندرجہ ذیل مسائل کے جواز پر مدلل روشنی ڈالی گئی ہے: ایصالِ ثواب، زیارت کی نیت سے سفر کرنا، اولیا سے استمداد و اعانت و ندا، میلاد خوانی، سلام مع القیام، روحِ اطہر کا محفل میلاد میں حاضر ہونا، موے کی زیارت و تعظیم اور اس سے برکت حاصل کرنا، تقلید ائمہ اربعہ، مشایخ کے ہاتھوں پر داخل بیعت ہونا، علم غیب رسول، مردوں کو سمع و بصر وادراک کی قوت حاصل ہونا، تدفین کے بعد اذان کہنا، قبر پر پھول چڑھانا، نمازِ فجر و عصر کے بعد مصافحہ کرنا، تیجہ، دسواں، بیسواں اور چہلم منانا، اعراسِ اولیا کا بیان، نذر و نیاز اور منت اولیا، بیانِ حیلہ واسقاط، سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت کی حقیت اور بہتر فرقوں کا رد وغیرہ۔(۱)

رد و ابطال: عقائد و افکارِ اہل سنت کے موضوع پر آپ نے جاء الحق کے انداز کی ایک مبسوط و بے مثال کتاب 'تحفہ محمدیہ در ردِ فرقہ مرتدیہ' کے نام سے تحریر فرمائی، جس میں یہی سب مباحث کثیر دلائل و براہین کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں، نیز اس میں نو پید فرقہ وہابیہ کی ولادت وخباثت کا بھرپور نقشہ کھینچا ہے۔ نیز غیر مقلدوں اور نام نہاد سلفیوں کی بھی جا بجا گوشمالی کی ہے۔

مولانا عبدالحلیم ساحلؔ کی شہادت کے مطابق جن دنوں مفتی عبدالفتاح ممبئ میں قیام پذیر تھے، وہ زمانہ ممبئ کے مسلمانوں کے لیے بڑا ہی پرآشوب تھا۔ مسلمانوں کے درمیان اعتقادی بحثوں، مناظروں اور معرکہ آرائیوں کا خوب دار دورہ تھا۔ فرقہ وہابیہ کے مقابل اہل سنت و جماعت کے علما و فضلا نبرد آزما تھے جن کے سرخیل و قافلہ سالار مفتی سید عبدالفتاح گلشن آبادی تھے؛ کیوں کہ آپ اس وقت مرجع علما تصور کیے جاتے تھے۔ اور شاید اسی زمانے میں آپ نے مذکورۃ الصدر کتاب تصنیف فرمائی جس میں فرقہ وہابیہ کا رد بلیغ کیا ہے۔

---

(۱) یاد رہے کہ یہ تفصیلات صرف جامع الفتاویٰ جلد اول کی روشنی میں فراہم کی گئی ہیں، جلد ثانی سر دست ہماری تحویل میں نہیں ہے۔ -چڑیا کوٹی-

ندوہ سے رجوع: جس وقت تحریک ندوہ کا طوفانِ بلاخیز اُٹھا، تو بیشتر لوگ اس کے اَغراض ومقاصد جانے بغیر دین کی ایک تحریک سمجھ کر اس کے دست وبازو بن گئے؛ لیکن جب علماے اہل سنت نے اس تحریک کا گہرائی وگیرائی سے جائزہ لیا اور اس کے نقصانات ومفاسد پر مطلع ہوئے تو فوراً دامن جھاڑ کر اس سے یک طرف ہوگئے۔ ایسے ہی خوش بختوں میں ایک امام اہلسنّت، مجاہد سنّیت، محدثِ ناسک، حضرت علامہ مفتی سید عبدالفتاح حسینی گلشن آبادی بھی تھے، جو اِبتداءً 'ندوۃ العلما' کے خاص اَراکین میں تھے؛ لیکن شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا محدث بریلوی کی تنبیہ اور کشفِ حقائق کے بعد وہ ندوہ سے یک لخت بے تعلق ہوگئے۔ بقول مولانا اُستاد زمن حسن رضا بریلوی :

> نیز بتوفیق الٰہی جناب مفتی مولوی سید عبدالفتاح صاحب حسینی گلشن آبادی، ساکن ناسک، درگاہ محلّہ، رکنِ جلیلِ ندوہ نے بھی اس صریح وجلیل فتویٰ پر مہر ثبت فرمائی، اور اقوالِ ندوہ پر ضلالت وگمراہی والحاد وغیرہ جملہ مراتب مندرجہ فتوی کے نسبت صاف لکھ دیا کہ المجیب مصیب فیما قال۔ مجیب نے جو کچھ بیان کیا سب حق ہے۔ والحمدللہ رب العالمین۔

ایک مولانا سید عبدالفتاح گلشن آبادی ہی نہیں، ندوہ کا اصل چہرہ سامنے آنے اور اس کی قلعی کھل جانے کے بعد کتنی کثیر تعداد میں علما ومشائخ اس سے الگ ہوگئے۔ اس کی تفصیلات جاننی ہو تو استاذ زمن مولانا حسن رضا بریلوی کا مایۂ ناز کارنامہ 'اشتہاراتِ خمسہ' کا مطالعہ فرمائیں۔ یہ کتاب اب نایاب نہیں رہی، ہم نے 'رسائل حسن' میں اسے شامل کردیا ہے۔ لہٰذا تحقیق وتفصیل کے لیے اس کا مطالعہ فرمائیں۔

خدماتِ جلیلہ: آپ کی پوری زندگی درس وتدریس اور وعظ وخطابت کی نذر ہوگئی۔ علم وفضل کے لحاظ سے آپ کا مقام معاصرین میں امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔ کامیاب مدرس وفقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ بے مثال خطیب اور زود رقم مصنف ومحقق

بھی تھے۔عربی وفارسی اوراُردو میں کئی درجن کتابیں آپ کے نوکِ قلم سے نکلیں۔ان میں سے بعض یہ ہیں :

تحفہ محمدیہ، تاریخ الاولیاء(دوجلدیں)، جامع الفتاوی (چار جلدیں)، دولت بے زوال وبرکت حال ومآل، کلید دانش(فارسی)، کلید دانش (اُردو)، مرغوب الشعراء، تاریخ انگلستان، تاریخ افغانستان، تاریخ روم، الباقیات الصالحات فی مولد اشرف المخلوقات، رحمۃ للعالمین، فیض عام، اشرف المجالس، صد حکایات...... مجامع الاسماء، فارسی آموز(دوحصہ)، تشریح الحروف، تعلیم اللسان، خزانۃ العلوم(دوجلدیں)، اشرف القوانین، خزانۂ دانش، تحفۃ المقال، اشرف الانشاء، خلاصہ علم جغرافیہ، جغرافیہ عالم، مصادر الافعال۔ تحفۃ المقال، عربی بول چال...... مناظرۂ مرشد آباد، تحفۃ الموحدین، اظہار الحق، تحفہ عطرین، تائید الحق...... دیوان اشرف الاشعار، توشہ عاقبت، ترجمہ قصیدہ بردہ۔(۱)

وفات: آپ کی وفات ۱۵رصفر۱۳۲۳ء کوممبئی میں ہوئی، اوروہیں مشہور ومعروف مینارہ مسجد کے بیس منٹ (Basement) کے سمت مغرب میں سپردِ خاک کیے گئے۔ ’خدارحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را‘۔

ناکارۂ جہاں

محمد افروز قادری چریاکوٹی

جامعۃ المصطفیٰ ر دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

دوشنبہ،۲رشعبان المعظم ۱۴۳۴ھ......۱۱رجون ۲۰۱۳ء

(۱) جامع الفتاویٰ، دیباچہ......تذکرہ علماے ہند مترجم:۲۷۳۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ، الحمد للّٰہ رب العالمین ، والعاقبة للمتقین ، والصلوٰة والسلام علی رسولہ وحبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وأصحابہ وأتباعہ أجمعین . أما بعد !

فقیر حقیر سراپا تقصیر مفتی سید عبدالفتاح الحسینی القادری عرف سید اشرف علی گلشن آبادی برادرن اسلامیہ کی خدمت میں التماس کرتا ہے کہ ایک روز جناب عمدۃ العلما والسالکین حضرت استادنا و مرشدنا مولوی عبدالقیوم نقشبندی مجددی کابلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں فقیہ ابوالیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب 'بستان العارفین' کا مطالعہ کررہا تھا، اس میں یہ حدیث شریف پڑھنے میں آئی :

من احتَجَتم یوم الأربعاء والسّبت فأصابہ الألم فلا یلومن إلا نفسَہ .

یعنی جس نے بدھ اور سنیچر کے دن پچھنے لگوائے، پھر درد پیدا ہوگیا تو اپنی جان کو روئے، یعنی خود کو ملامت کرے۔

بندے نے عرض کی: **الیوم یوم اللّٰہ .** یعنی سب دن خدا کے بنائے ہوئے ہیں، یہ تخصیص کس سبب سے ہوتی ہے؟۔

حضرت نے فرمایا: سعد و نحس اور نیک و بد' سب حق تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں؛ لیکن خیر و شر کا اِختلاف بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی بتایا ہے، اور بحکم **مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی** بغیر وحی و الہام حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاے کرام کچھ نہیں فرماتے۔

چنانچہ حکایت ہے کہ ایک تونگر تاجر کی عادت تھی کہ ہمیشہ بدھ کے روز سال میں دو تین مرتبہ پچھنا لگواتا تھا۔ کسی طالبِ علم نے اس کو اس کام سے منع کیا، تو تاجر نے کہا: یہ فقط وہم ہے، خدا نے سب دن پیدا کیے ہیں؛ الغرض! چند روز کے بعد اس کی دولت میں زوال آیا، اور ایک ایسا مرضِ شدید لاحق ہوا کہ حکما سے علاج دشوار ہوا۔

اس تاجر نے شب و روز درودِ شفا کا ورد کرنا شروع کیا، خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ اس سے منھ پھیر لیا ہے۔ تاجر نے عرض کی کہ مجھ سے کیا تقصیر ہوئی جو آپ خفا ہیں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارے دین اسلام کے علما و اولیا نے جو عمل کرنے یا نہ کرنے کو فرمایا اور اس کی تاثیر بیان کی، وہ سچ ہے۔ تو محض اپنی ضد سے اس پر عمل نہیں کرتا ہے، تو یہ تیرے افعال کی شامت ہے کہ دولت و تندرستی کو زوال آیا اور مفلسی و بیماری نے منہ دکھایا۔ فجر کو تاجر اٹھا توبہ کی اور درود شریف کی برکت سے ہدایت کی راہ ملی۔

جب یہ حکایت حضرت مولوی صاحب علیہ الرحمہ نے بیان کی، آب دیدہ ہو گئے، راقم کے اندر بھی رقت پیدا ہوئی، پھر فرمایا: کتاب '**إظهار الديسار والأعسار**' دیکھو کہ اس میں جملہ آدابِ اسلام' احادیث کی روشنی میں بیان کیے گئے ہیں۔

راقم نے کئی مسائل احادیث اور اقوالِ بزرگانِ دین کے ساتھ اس میں سے لکھ لیے، معلوم ہوا کہ ہر شخص دارین کی تونگری چاہتا ہے، اور درویشی و مفلسی سے بیزار ہوتا ہے؛ لیکن بحکم **الإنسان حريصٌ فيما مُنِعَ**(۱) کام ایسا کرتا ہے جس کے سبب تونگری کی برکت جاتی ہے، اور مفلسی کی شامت درپیش آتی ہے۔ نیز اس شخص کو معلوم نہیں ہوتا کہ بدبختی کدھر سے آئی اور نیک بختی کہاں گئی۔

(۱) یعنی انسان کی فطرت میں یہ بات رکھ دی گئی ہے کہ وہ منع کردہ چیزوں کو کرنے کا حریص ہوتا ہے۔

اُمید ہے کہ اس کے پڑھنے اور عمل کرنے سے درویش' تونگر ہو جائے گا اور تونگر اپنی دولت بچائے گا، اور وہ کام نہ کرے گا جس سے مفلسی آئے، اور تونگری جائے۔ **تُعْرَفُ الأَشْيَآءُ بِأَضْدَادِهَا**(۱) کی رو سے دارین کی تونگری' برکت واقبال ہے، اور دارین کی مفلسی نکالِ جنجال (یعنی وبال کا جال) ہے۔

اس لیے راقم نے مسلمان بھائیوں کے فائدے کے واسطے بوقت مطالعہ تفسیر و حدیث اور فقہ و وعظ کی کتب سے' سعادت و شفاوت پہچاننے کے اقوال واعمال استنباط (چھانٹ) کر کے یہ رسالہ لکھا، اور (تفسیر وحدیث وفقہ وغیرہ ہر قسم کی) عربی عبارت و اشعار کو ایک سو مسائل اور ایک سو فوائد میں بالترتیب جمع کیا۔ اور دوسرے باب میں برکت کے وہ عمل وفوائد رقم کیے جن سے حال و مستقبل میں تونگری حاصل ہو جائے۔ اس کتاب کا نام میں نے 'دولت بے زوال و برکتِ حال و مآل' رکھا۔ **وهو حسبي ونعم الوكيل، نعم المولى ونعم النصير .**

باب اوّل: سو مسائل کے بیان میں

اگر اس میں سے عربی عبارت مع ترجمہ زبانی یاد کر لے تو عربی کلام سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ اس میں اکثر حدیثیں ہیں۔ (اور حدیث میں آتا ہے کہ) جو چالیس حدیثیں یاد کرے گا قیامت کے دن اس کا حشر علما کے ساتھ ہوگا۔(۲)

مسئلہ-۱

'قوۃ القلوب' میں لکھا ہے کہ عمل صالح کرنے سے دنیا وآخرت کی تونگری حاصل

(۱) یعنی ہر شے کی قدر و قیمت کا اندازہ اس کی ضد سے لگایا جاتا ہے۔

(۲) چالیس احادیث یاد کرنے کی بہت سی فضیلتیں آئی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں: شعب الایمان بیہقی: ۴/۲۴۷ حدیث: ۱۶۸۴...... کنز العمال: ۱۰/۲۲۴ حدیث: ۲۹۱۸۲۔

ہوتی ہے، اور نہ کرنے سے دنیا وآخرت کی مفلسی پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کی ضد کہ عمل طالح یعنی بد کام کرنے سے تونگری اور دنیا وآخرت کا اقبال جاتا ہے اور اس کے نہ کرنے سے دنیا وآخرت کی دولت و برکت آتی ہے۔ یہ چار قسمیں ہوگئیں :

قسم اوّل: بہترین انسان شریعت کے نیک عمل کرتے ہیں، اور ممنوعاتِ شرعیہ سے بچتے اور احتراز رکھتے ہیں۔

قسم دوم: شریعت کے نیک عمل کرتے ہیں، اور بدعمل منہیات سے احتراز اور پرہیز نہیں کرتے۔

قسم سوم: نیک اور بد دونوں عمل نہیں کرتے۔

قسم چہارم: بدعمل کرتے ہیں اور نیک عمل نہیں کرتے۔

ہر ایک شخص کو اپنے دل (میں جھانک کر دیکھنا چاہیے) کہ ہم کون سی قسم کے انسان ہیں، نیز ہم ہر روز اپنے کاموں کا حساب رکھیں کہ نیکی زیادہ ہوتی ہے یا بدی۔ کیوں کہ اسی کے مطابق انھیں دنیا وآخرت میں رنج و راحت حاصل ہونے والی ہے۔

مسئلہ-۲

طہارت۔ **الطهارة بركةٌ فی الدنيا والاٰخرة .**

یعنی (لباس و بدن کو) پاک رکھنا کہ اس سے دنیا وآخرت میں برکت نصیب ہوتی ہے۔

نیز تونگری و دولت بڑھتی ہے۔ ساتھ ہی آخرت کا رزق- جو ثواب اور اعمالِ حسنہ کا نتیجہ ہے- اس میں بھی برکت و زیادتی ہوتی ہے۔

'احیاء العلوم' میں لکھا ہے کہ دنیا کی مفلسی اور درویشی سے جتنا آدمی خوف کرتا ہے

اگر اس کا آدھا پاؤ آخرت کے افلاس سے خوف کرے تو کبھی دوزخ میں نہ جائے گا؛ کیونکہ دنیا کی بھوک اور پیاس کی مفلسی میں گداگری سے عمر گزر جاتی ہے؛ مگر آخرت کی مفلسی -معاذ اللہ- (یہ ہوگی کہ) بھائی بھائی سے، باپ بیٹے سے اور بیوی خاوند سے دور بھاگیں گے۔ مانگے بھیک نہ ملے گی۔ اغنیا اپنی بدکاری، جہالت اور بے دینی کے سبب بھکاری بنیں گے۔ اور جو فقرا ہیں وہ آخرت میں اپنی قناعت وعبادت ،صبر وتحمل اور ریاضت کے سبب تونگر اور امیر الامراء بن کر بیٹھیں گے۔

مسئلہ-۳

الصّلوٰة مع الجماعة .

یعنی ہمیشہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا۔

اس سے نیک بختی اور تونگری کی برکت حاصل ہوتی ہے، بدبختی ومفلسی دور بھاگتی ہے۔ اور جماعت کو ترک کرنے نیز بالکل نماز نہ پڑھنے سے برکت ختم ہو جاتی ہے، اور آفت ومفلسی گھیر لیتی ہے۔ منہاج العابدین میں مرقوم ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے:

اطلعت ليلة المعراج على النّار فرأيت أكثر أهلها الفقراء قالوا يارسول الله من المال قال لا من العلم .

یعنی معراج کی شب میں نے دوزخ کی سیر کی۔ دیکھا کہ اس میں اکثر فقرا ہیں۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا مال کی وجہ سے؟۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں علم سے مفلس (ہونے کے باعث)۔

حجۃ الاسلام امام غزالی نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے :

فمن لّم يتعلّم لايتاتى لهٗ أحكام العبادة والقيام بحقوقها.

یعنی جس شخص نے علم حاصل نہیں کیا وہ عبادت کے احکام اور اس کے آداب کو

برابر بجانہیں لاسکتا۔

یہاں سے معلوم ہوا جو بے علم' مال وزر کے دھنی ہیں درحقیقت وہ فقیر ہیں، اور اگر آخرت کی پونجی جمع نہ کرسکے تو آخرت کے بھی فقیر ہیں۔

مسئلہ-۴

'مشارق الانوار' میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے :

أ تدرون من المفلس؟ قالوا المفلس فينا من لا درهم لهٗ ولا متاع . قال إنّ المفلس من أمتى من يأتى يوم القيمٰه بصلوة وصيام و زكوٰة ويأتى قد شتم هذا وقذف هٰذا وأكَلَ مال هٰذا وسفك هٰذا وضرب هٰذا، فيأتى هٰذا مِن حسناته قبل أن تقضى ما عليه أخذ من خطاياهم فطرحت عليه ثم يطرح فى النار .

یعنی ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو مفلس آدمی کون ہے۔صحابہ نے عرض کی: جس کے پاس مال و دولت نہیں اس کو ہم مفلس اور درویش کہتے ہیں۔فرمایا: میری امت کے مفلس قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا ثواب لے کر آئیں گے، پھر اس کے حقدار مدعی جن کو اس نے گالی دی ہے، برا کہا ہے، اِن کا مال کھایا ہے، قتل کیا ہے، اور مارا ہے، اس کی نیکیاں اس کے عوض میں ان کو دے دی جائیں گی۔اگر اس سے بھی تقاضا پورا نہ ہوا تو آخر ان کے گناہ کا بوجھ اس کے سر پر رکھا جائے گا اور دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

مسئلہ-۵

إن موجبات الفقر تكوير العمامة جالسا ولبس السراويل قائما .

یعنی عمامہ شریف بیٹھ کر باندھنا اور پائجامہ کھڑے ہوکر پہننا نحس ہے، فقیری اور بدبختی لاتا ہے۔

دوسری روایت میں :

مـن تسـرول قـائما وتعمّم قاعدا ابتلاء ُ اللّٰه تعالیٰ ببَلا ءٍ لا دواء لهٗ .

یعنی جو شخص پائجامہ کھڑے ہوکر پہنے اور عمامہ بیٹھ کر باندھے تو خدائے تعالیٰ اس کو ایک ایسی بلا میں گرفتار کرے گا کہ جس کی کوئی دوا نہیں۔

کپڑا قبلہ کی طرف منہ کر کے پہننا چاہیے سوائے پائجامہ کے؛ کیونکہ پیروں کو قبلہ کی طرف لمبا کرنا بے ادبی ہے۔ اگر عمامہ شریف لمبا ہے تو بیٹھ کر باندھے؛ مگر دو چار پیچ کھڑے رہ کر ہی باندھے۔

مسئلہ-٦

أكل الطّعام عند الميت .

یعنی میت کے نزدیک بیٹھ کر کھانا کھانا درویشی لاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے :

الأكل والشرب في المقابر من النفاق ويقسي القلب .

یعنی قبرستان میں کھانا پینا نفاق پیدا کرتا ہے، اور دل کو سخت بنا دیتا ہے۔

مسئلہ-۷

والبول عريانا .

یعنی برہنہ ہوکر پیشاب کرنا تنگدستی لاتا ہے۔

اسی طرح راستے اور لوگوں کے مجمع میں بھی پیشاب کرنا منع ہے۔

مسئلہ-۸

اتيان النساء عريانا بالوطئ.

یعنی عورتوں سے بالکل برہنہ ہوکر صحبت نہیں کرنا چاہیے اس میں نحوست ہے۔

اگر حمل رہا اور فرزند ہوا تو بے حیا ہوگا۔

دوسری حدیث میں ہے :

إذا أتى أحدكم أهلهٔ فليلق على ظهره وعجزه أو على ظهرها وعجزها ثوبا ولا يتجردان كتجرد العيرين .

یعنی اگر کوئی تم میں سے اپنی بی بی کے ساتھ صحبت کرے تو اپنی پشت وسرین پر کپڑا اڈھانپے اور اس کے بھی بدن پر کپڑا اڈھانپے، اونٹ کی طرح بالکل برہنہ نہ ہو۔

مسئلہ-۹

ابتياع الخبزمن الفقرآء .

یعنی فقیروں کے پاس سے بھیک کی روٹیاں خریدنا نحس ہے۔

ایسا کرنے سے درویشی آتی ہے، اور تونگری جاتی ہے۔ اسی طرح ان کے پاس کا بھیک کا اناج خریدنا بھی منع ہے۔

مسئلہ-۱۰

الأكل ما خرج من الأسنان .

یعنی جو دانتوں میں سے خلال کرتے وقت نکلے اس کا کھانا منع ہے بلکہ اسے تھوک دینا چاہیے۔

مسئلہ-۱۱

تخليل الأسنان من كل خشبة .

یعنی ہر ایک طرح کی لکڑی سے خلال کرنا منع ہے۔

اور یہ ازراہِ شفقت فرمایا ہے۔ ہری ڈالی سے خلال کرنے سے منہ سے گندی بو آئے گی، بانس کی لکڑی سے خون آئے گا، انار کی لکڑی سے خارش ہوگی، دوپ کے تنکے سے چہرے پر سیاہ دھبے پیدا ہوں گے، دھنیا کی لکڑی سے بینائی کمزور ہوگی، اور پنکھا وغیرہ کی لکڑی سے دانتوں میں درد پیدا ہوگا، زیرہ کی لکڑی سے دردسیہ پیدا ہوگا، گلاب کے تنکے سے دماغ کمزور ہوگا، گاجر کے تنکے سے تنگدستی پیدا ہوگی؛ لہٰذا خلال کے لیے بہترین لکڑی نیم کی ہے، یا زیتون، شفتالو، یا بادام وغیرہ کی لکڑی۔ مسلمان بھائی کو خلال کر نے کے لیے تنکا دینا بڑا ثواب ہے۔

مسئلہ-۱۲

ترک غسل القدر والقصعة غیر مغسولة .

یعنی رات بھر ہانڈی اور پیالے (برتن وغیرہ) کو بغیر دھوئے رکھنا منحوس ہے۔

و من السنة أن یلعق أصابعهٗ قبل أن یمسح بالمندیل ومن السنة أن یلمس القمعة .

یعنی اور سنت یہ ہے کہ کھانے کے بعد انگلیاں رومال سے پوچھنے سے پہلے چاٹنی چاہیے چاٹنا کپڑے سے پوچھنے قبل اور سنت ہے کہ پیالہ سالن کا چاٹ لینا یعنی انگلی سے صاف کر لینا۔

إذا لعق الرجل القصعة فقالت القصعة اللّٰھمّ اعتقه من النار کما أعتقنی من ید الشیطان .

یعنی جب آدمی پیالہ چاٹ لیتا ہے تو پیالہ دعا دیتا ہے کہ اے خدا! اس کو جہنم کی آتش سے آزاد کر جیسا کہ اس نے مجھ کو شیطان کے ہاتھ سے آزاد کیا ہے۔

خصوصاً دودھ کا برتن فیرنی شیر برنج وغیرہ صاف کرنا جھوٹا لگا ہوا نہیں چھوڑنا۔

مسئلہ-۱۳

ترک الإناء غیر محموء ة أو غیر المغطي .

یعنی کھانے اور پینے کا برتن بغیر سر ڈھکی ڈھاپنے کھلا منھ رکھنا درویشی لاتا ہے۔

'مشارق الانوار' میں ہے :

غطؤا الإناء وأوکؤا السقاء فإن فی السنة لیلة ینزل فیها وباء لائم بإناء لیس علیه غطاء أو سقاء لیس علیه وکاء لا ینزل فیه من ذالک الوباء .

یعنی برتنوں کو ڈھانپ کر اور مشک کا منھ باندھ کر رکھو؛ کیونکہ برس میں ایک

رات ایسی آتی ہے کہ اس میں آسمان سے وبا نازل ہوتی ہے جس برتن پر سر پوش نہیں اور جس مشک کا منھ بندھا ہوا نہیں ہوتا اس کے اندر اُترتی ہے۔
اور ایسا بھی وارد ہے کہ جو برتن شب کو کھلا رہتا ہے شیطان اس میں اپنا لعابِ دہن ڈالتا ہے جو شخص اس میں سے کھائے یا پیے بیمار ہو جاتا ہے۔

مسئلہ-۱۴

خياطة الثوب على نفسه أو بدنه .

یعنی کپڑے کا اپنے بدن ہی پر سینا اُتارے بغیر شامت لاتا ہے۔

مسئلہ-۱۵

قرض العانة بالمقراض .

یعنی قینچی سے زیرناف کے بال کاٹنا نحس ہے۔
چاہیے کہ استرے سے یا نورہ سے پاک صاف کرے۔

مسئلہ-۱۶

قص الشعر والظفر بأسنانه .

یعنی بال اور ناخن کو دانتوں سے کترنا درویشی لاتا ہے۔
حدیث شریف میں ہے :

لا تقلموا الأظفار بأسنانكم فانه يورث البرص ولكن قلموا بالمقراض فانه فيه شفاء .

یعنی تم اپنے دانتوں سے اپنے ناخن مت کترو؛ کیوں کہ ایسا کرنے سے برص کی بیماری ہوتی ہے، ہاں قینچی سے کترو کہ اس میں شفا ہے۔

مسئلہ-۱۷

إطفاء السراج بالنفخ أوبالنفس .

یعنی چراغ پھونک کر بجھانا ممنوع ہے۔

مسئلہ-۱۸

التهاون بالصلوٰة .

یعنی نماز پڑھنے میں سستی کرنا درویشی لاتا ہے۔

جیسا کہ آدمی کسی کام میں مشغول ہے نماز کا وقت ہوا اذان سنی؛ مگر نہیں اٹھا یہانتک کہ وقت تنگ ہو گیا تو اسے تہاون کہتے ہیں؛ کیونکہ ابتداے وقت میں صلوٰۃ طلاے خالص کی مانند ہے، ایک گھڑی کے بعد روپے کی طرح ہے، اور گھڑی بعد تانبے کے سکے کی طرح ہے۔ پھر جو آخری وقت ہے وہ لوہے، پتھر اور مٹی کی مانند ہے۔ جب وقت چلا گیا اور اس شخص نے نماز نہ پڑھی تو گویا (نہ صرف) سونا روپیہ کھویا بلکہ تانبا لوہا بھی کھودیا، اور مٹی پتھر بھی نہ ملا۔

فرشتے اس پر افسوس کرتے ہیں۔ اگر کھیلنے کے کام میں یا گانا بجانا سننے میں بیٹھ کر نماز کا وقت کھویا تب تو فرشتے لعنت کرتے ہیں کہ تو نے اپنے مالک کا حکم توڑا، اب اس کا دیا ہوا رزق کیسے کھاتا ہے۔ مت کھا؛ اسی لیے شطرنج، گنجفہ، تختہ نرد، چوسر، قمار وغیرہ کھیلنے والوں پر سلام کرنے کا حکم نہیں ہے؛ کیونکہ وہ شیطان کے تابع میں گئے، خدا کے سلام اور دین اِسلام کی تحیت ورحمت سے محروم ہیں۔

نفس شیطان ہمیشہ بندے کو خدا کی نافرمانی کی طرف دوڑاتا ہے تاکہ دوزخ میں ڈالے، اور بنی آدم کا دشمن ابلیس خوش ہو۔ (خواہ) بنی آدم کے دوست حبیبِ خدا سید الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرزدہ اور ناخوش ہوں۔ 'تحفۃ النصائح' میں لکھا ہے ؎

درنرد یا شطرنج کس دستی زند بازی کند

درلحم خوکان خون شان گویا کند او دست تر

مسئلہ-١٩

ذهاب السّوق بكرة والرجعة أخيرا .

یعنی سب سے پہلے بازار جانا اور سب سے اخیر میں واپس آنا۔

کیونکہ یہ حکم خاص مسجد کے واسطے ہے کہ سب کے اوّل داخل ہونا، نماز کے انتظار میں بیٹھنا، اور جب سب دعا مانگ کر چلے گئے تو اس کے بعد مسجد سے باہر آتا کہ رحمت کے فرشتے اس کا اِستقبال کرتے ہیں؛ مگر تجارت پیشہ دوکاندار چونکہ ناچار ہے تو صبح سے شام تک بازار میں رہنا پڑتا ہے؛ مگر نماز ترک نہ کرے۔

مسئلہ-٢٠

النظر إلىٰ أسفل النعل .

یعنی جوتے کا تلوہ دیکھنا یعنی اوندھے پڑے ہوئے جوتے کو دیکھتے رہنا اور اسے سیدھا نہ کرنا بد ہے۔

اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آکر بیٹھتا ہے کہ اس کا تخت ہے۔

مسئلہ-۲۱

شرب الماء من عروة الأناء .

یعنی لوٹے کی ٹونٹی سے پانی پینا بد ہے۔

پیالے میں نکال کر پینا چاہیے۔

مسئلہ-۲۲

مسح الوجه با لذّيل اوبالكمّ .

یعنی دامن یا آستین سے منہ پونچھا بد ہے۔

رومال دست رومال سے صاف کرنا ادبِ اسلام ہے۔

مسئلہ-۲۳

المشي بين الأغنام .

یعنی بکریوں کے ٹولے میں گھس کر چلنا بد ہے۔

خصوصاً شام کے وقت کہ اس دم ریوڑ میں ایک شیطان جو بلائے مارد ہے بکرے کے سینگ پر سوار ہو کر جنگل سے شہر میں آتا ہے اس کی ایذا کا خطرہ ہے، چونکہ اس سے بچانا لازم ہے۔

مسئلہ-۲۴

غسل اليدين بالطين .

یعنی مٹی مل کر ہاتھ دھوتا درویشی لاتا ہے۔

ددرغ ترش جغرات برگ اشنان سے سر در یش کا میل دھوتے ہیں۔ گیہوں یا چنے کے آٹے سے بھی ہاتھ دھونا منع ہے کہ اس میں اناج کی بے ادبی ہے۔ صابون وغیرہ سے جائز ہے بعض نے مٹی اور آٹے سے ہاتھ دھونا جائز مع الکراہت لکھا ہے؛ سو بہت چیزیں اور احکام شرعیہ جائز مع الکراہت ہیں چنانچہ 'عمدۃ الابرار' میں جنب اور بے وضو کا اذان دینا، بندۂ فاسق نابینا، سودخور، اور شرابی کی امامت کرنا جائز مع الکراہت ہے۔

بلی اور چوہے کا جھوٹا پانی پینا یا وضو کرنا جائز مع الکراہت ہے۔ غرض! تقویٰ اور فتویٰ میں کچھ فرق رہنا چاہیے۔

مسئلہ - ۲۵

الشّتم واللّعن علی الأولاد یورث الفقر .

یعنی گالی دینا اور لعنت کرنا اپنی اولاد کو درویشی لاتا ہے۔

اسی طرح فقیر و سائل کو جھڑکنا تونگر کو فقیر بناتا ہے۔ اگر ایک دن میں دس مرتبہ گالی کا لفظ یا شرمگاہ کا نام زبان سے نکلا تو رحمت کے فرشتے اس سے الگ ہو جاتے ہیں۔ اولاد کو نیک نام سے پکارنا، نرمی سے نصیحت کرنا علم دین کی ترتیب کرنا کہ وہ خدا کی امانت ہے، پرورش کے واسطے تمہارے ہاتھ میں دیے گئے ہیں، حلال روزی پیدا کرنے کا ہنر اور حرام سے بچنے کا طریق ان کو سکھانا تم فرض ہے ؎

بیاموز پرورده را دست رنج
اگر دست داری چو قاروں بگنج

یعنی اپنے بچوں کی پرورش کرو۔ ان کو روٹی کمانے کا کچھ ہنر سکھاؤ، اگرچہ

تمہارے پاس قارون کا خزانہ اور مال وزر ہے تو اس کا کیا اعتبار، نہ معلوم ان کو ملے گا یا نہیں، اور اگر ہنر آتا ہے تو کسی کا محتاج نہ ہوگا۔

مسئلہ-۲۶

الإبتداء باليمين .

یعنی سیدھے ہاتھ سے ابتدا کرنا۔

سیدھے ہاتھ سے کپڑا پہننا، سیدھا پاؤں پہلے پائجامہ میں ڈالنا، گھر پہلے سیدھا پاؤں بسم اللہ بول کر دروازے کے اندر رکھنا خصوصاً مسجد میں داخل ہونے کے وقت سیدھا پاؤں پہلے داخل کرنا بڑی برکت رزق کی علامت ہے، اورالٹا اس سے کرنا یعنی بایاں پاؤں پہلے پائجامہ میں ڈالنا، یا بائیں ہاتھ کی آستین اوّل پہننا درویشی اور شامت بد کی علامت ہے۔

مسئلہ-۲۷

الضحک في المقابر .

یعنی قبرستان میں ہنسنا درویشی کی علامت اور کمالِ غفلت ہے۔

وہ تو خوف اور غیرت کی جگہ ہے۔ کیسے کیسے بادشاہ، امیر، تونگر، عالم، فاضل وہاں آسودہ ہوئے۔ (نہ جانے) کیا حال ہوگا! ۔ یہ خیال کرتے ہوئے اپنی موت کو یاد رکھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ صاحب ایمان جب ہر روز چالیس مرتبہ توبہ کرتا ہے اور چالیس مرتبہ اپنی موت یاد کرتا ہے، تو اس کی عمر و رزق میں برکت ہوتی ہے، وہ کبھی مفلس، ننگا بھوکا نہ رہے گا۔

مسئلہ-۲۸

التقدم علی المشایخ .

یعنی بطور فخر وحقارت بزرگوں کے آگے آگے چلنا مفلسی لاتا ہے۔

'بستان العارفین' میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں کسی شخص نے اپنی بدحالی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا :

لعلّک قدّمت علی من ھو أسنّ منک .

یعنی شاید تو راہ میں کسی بزرگ آدمی کے آگے آگے بے ادبی سے چلا ہے، اس بے ادبی کے باعث رزق کی برکت ختم ہو جاتی ہے، اور شامت مفلسی آتی ہے۔ یہ چھوٹی سی بے ادبی کتنی بڑی تاثیر واثر رکھتی ہے کہ آدمی کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ وہ کبھی اپنی تدبیر پر ہنستا ہے اور کبھی اپنی تدبیر پر روتا ہے۔

'صلوٰۃ مسعودی' میں لکھا ہے کہ ایک روز حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اپنے گھر سے ایک مسئلہ دریافت کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چل دیے، راہ میں ایک بوڑھا یہودی ملا جو چلتے چلتے آپ سے کچھ باتیں کرنے لگا، آپ اس کو جواب دیتے رہے اور چلتے رہے۔

یہودی آپ کی سرعت رفتار کے سبب آپ کے ہمراہ نہ چل سکا اور پیچھے رہ گیا۔ جب آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے تو مسئلہ کی صورت پوچھنا ہی بھول گئے۔ بہت پریشان ہوئے بالآخر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کی کہ ایک مسئلہ کی صورت پوچھنے کی خاطر آپ کے حضور میں جلد چل کر گھر سے آیا ہوں؛ مگر وہ صورت فراموش ہوگئی، اور فراموشی ایک بڑی بلا ہے خصوصاً عالم شخص کے لیے۔

حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: راہ میں شاید کسی پیر مرد کے ساتھ چلنے

میں سبقت کر کے آئے ہو۔ آپ نے کہا: ہاں ایک یہودی کا فرملا تھا اور مجھے مسئلہ دریافت کرنے کی جلدی تھی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اس بوڑھے سے معافی مانگو، اس کا دل شکستہ ہوا ہے، جب وہ خوش ہوگا تب یہ بلا فراموشی کی خدا تمہارے دل سے اٹھالے گا۔

چنانچہ اسی وقت حضرت علی اس بوڑھے یہودی کے پاس آئے، عذر خواہی کی، اس بزرگ آدمی نے اہل اسلام کی تواضع وانکساری دیکھی تو فوراً مسلمان ہوگیا اور آپ کے ہمراہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری سے مشرف ہوا اور حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کو بھی مسئلہ کی صورت یاد آ گئی۔ خلاصۃ الحقایق میں لکھا ہے :

روى عن بعض السلف أنهُ كان في بنى إسرائيل إذا تقدم الصغير قدام الكبير أو الجاهل قدام العالم إن شقّت الأرض فابتلعت الصغير والجاهل .

یعنی بعض علمائے سلف سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانے میں ایک لڑکا کسی بڑے بوڑھے کے آگے چلا، یا کوئی جاہل کسی عالم دین کے آگے سبقت کر گیا تو زمین شق ہوگئی، اور اس جوان یا جاہل کو اس کی بے ادبی کے باعث نگل گئی۔

ادنیٰ بے ادبی کے باعث خدا کا یہ غضب نازل ہوا۔ **اللّٰهم عافنا من كل بلاء الدنيا وعذاب الآخرة ۔**

چند روزے کہ دریں خانۂ تن مہمانی
با ادب باش کہ خاصیت مہماں ادب است

یعنی تو چند روز اس جسد خاکی میں مہمان ہے۔ تو خبردار اَدب سے رہ کہ مہمان کی خاصیت اَدب ہے۔

دین اسلام، اور شریعت وطریقت یہ سب ادب کی راہیں ہیں۔ گھر کا مالک سب

دیکھتا اور سنتا ہے۔ یہ بے اَدبیاں اس کے حضور میں کر رہے ہیں۔ سنت اللہ کے قاعدے کے حکم میں اپنی نفسانی حیوانی عقل کے سبب زور سے رخنہ وسوراخ کرتے ہیں اور اس کو توڑتے ہیں، آخر ایک دم اصل نتیجہ ملنے والا ہے!۔

مسئلہ-۲۹

إلقاء القمّل حيّا.

یعنی جوں کو زندہ چھوڑنا فقیری کی نشانی ہے۔

اگر کپڑوں یا جسم پر جوں نظر آئے تو اسی وقت مار دینا چاہیے۔ اگر اسے زندہ چھوڑ دیا جائے تو وہ چالیس روز تک بغیر کھائے پیے حالت سکرات میں جیتی رہتی ہے، اور اس شخص کے حق میں حالت سکرات میں بددعا کرتی ہے۔ اگر مار ڈالا تو گویا اس کو اذیت سے آزاد کر دیا۔

مسئلہ-۳۰

ترک نسج العنکبوت في البيت يورث الفقر .

یعنی مکڑی کے جالے گھر میں رہنے دینا درویشی لاتا ہے اور بہت نحس ہے۔

اگر گھوڑے کے طویلے میں جالے ہیں تو جانور دبلے لاغر ہو جائیں گے، اور یہ ویرانی کی علامت ہے جس طرح بوم یعنی اُلّو کا گھر کی چھت پر بیٹھنا بھی ویرانی کی نشانی ہے۔

مسئلہ-۳۱

التمشط فی القیام یورث الفقر .

یعنی کھڑے رہ کر داڑھی یا سر کے بالوں میں کنگھی کرنا درویشی لاتا ہے۔

'خلاصہ الحقایق' میں لکھا ہے :

من تمشط قائما ركبهُ الدين في الدنيا .

یعنی جو کھڑا رہ کر شانہ کرے گا دنیا میں قرضدار ہو جائے گا۔

اسی طرح ٹوٹی ہوئی کنگھی یا دوسرے کی کنگھی کی اپنے بالوں میں ہرگز نہیں پھرانا چاہیے۔

مسئلہ-۳۲

ترک الاكياء والكناسة في البيت يورث الفقر .

یعنی کچرا، خاشاک جھاڑا ہوا گھر میں اکٹھا کر کے رکھنا درویشی لاتا ہے۔

'صلوۃ مسعودی' میں اس بابت حدیث بیان کی ہے :

إن اللّٰه طيب يحب الطيب، نظيف يحب النظافة ، كريم يحب الكرم، فتنظفوا أفناء كم وساحاتكم ولا تشبهوا باليهود فإنهم يجمعون الكناسة في دورهم .

یعنی اللہ پاک ہے پاکیزہ کو دوست رکھتا ہے۔ کریم ہے کرم کو دوست رکھتا ہے۔ تو اپنے گھر کا صحن اور ڈیوڑھی پاک صاف رکھو۔ یہود کی مانند کوڑا جمع کر کے گھر میں مت رکھو۔

مسئلہ-۳۳

اليمين الفاجرة يورث الفقر .

یعنی جھوٹی قسم کھانے سے شامت آتی ہے۔

دوسری حدیث :

الیمین الفاجرة یخرب ا لدیار وینقص الأعمار .

یعنی جھوٹی قسم ملک کو ویران کرتی ہے اور عمر کو گھٹا دیتی ہے۔

إظهار الحرص یورث الفقر .

یعنی حرص ظاہر کرنا بھی درویشی کی نشانی ہے۔

حدیث میں وارد ہے :

من أصبح والدنیا أكثر همّهٗ ألزم اللّٰه فقرا لا یبلغ غناء ہٗ .

یعنی جو شخص فجر ہوتے ہی دنیا جمع کرنے کی فکر میں پڑتا ہے تو خدا اس پر درویشی کو بھیجتا ہے کہ وہ شخص ہرگز تونگری پر نہیں پہنچ سکتا۔

مسئلہ-۳۴

النوم بین العشائین یورث الفقر .

یعنی مغرب اور عشا کے درمیان سونا درویشی لاتا ہے۔

یعنی عشا کی نماز پڑھنے سے پہلے سو جانا۔

یكره النوم فی اوّل النهار وفی مابین المغرب والعشاء .

یعنی دن کے شروع میں سونا نیز مغرب وعشا کے درمیان سونا مکروہ ہے۔

حدیث کا مضمون یہ ہے :

من نام ولم یصلّ صلوٰة العشیة فیقول الملائكة ما نامت عیناک وما قرت عیناک، حسبک اللّٰه بین الجنّة والنّار

كما حبستنا بين السماء والأرض .

یعنی جوشخص سوتا رہے اور نماز عشا ادا نہ کرے تو فرشتے اسے بددعا دے کے کہتے ہیں: نہ تیری آنکھیں کبھی سوئیں نہ ٹھنڈک پائیں۔ خدا تجھ کو قید رکھے جنت اور دوزخ کے درمیان جس طرح تو نے ہم کو آسمان اور زمین کے درمیان مقید رکھا ہے۔

اعمال نامہ لکھنے والے فرشتے عشا کی نماز پڑھنے کے بعد عمل نامہ ختم کرتے ہیں، اور اس **مصلی سلطان اللّیل** کا خطاب دے کر چلے جاتے ہیں، اور جب عشا کی نماز نہ پڑھی اور سو گیا ہے تو شاید پھر اُٹھے گا چونکہ عشا کا وقت آخر شب تک ہے، اس عرصہ میں اٹھ کر نماز اَدا کرے گا بس اسی انتظار میں فرشتے اٹکے رہتے ہیں، اور بددعا کرتے ہیں۔

مسئلہ - ۳۵

كثرة الاستماع للغناء يورث الفقر لعن الله المغنّينّ والمغنيات .

یعنی گانا بجانا زیادہ سننا بھی آخر کو درویشی لاتا ہے۔ خدا لعنت کرتا ہے گانے والے مردوں اور گانے والی عورتوں پر۔

کیوں کہ وہ شیطان کے پھانسے اور جال ہیں۔ وہ اچھے دانا اس میں پھنسا کر اپنی طرف کھینچتا ہے۔

مسئلہ - ۳۶

رد السائل الذي يطوف باللّيل يورث الفقر .

یعنی سائل و منگتے کو لوٹانا جورات کے وقت روٹی مانگنے کے لیے نکلتے ہیں

درویشی لاتا ہے۔

'شرعۃ الاسلام' میں ہے :

من انتهر سائلا عن بابه يعذب فی النّار ألف سنة .

یعنی جس نے فقیر کو اپنے دروازے سے جھڑکا کر ہانک دیا تو ہزار برس تک دوزخ کے عذاب میں رہے گا۔

فائدہ: روایت ہے کہ مصر کا ایک مالدار تاجر دستر خوان پر بیٹھا ہوا اپنی بی بی کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا، اور مرغِ بریاں اور میدے کی روٹیاں موجود تھیں۔ ایک فقیر نے پکارا۔ اس بخیل تاجر نے اسے جھڑک دیا۔ اور بی بی سے کہا کہ دروازہ بند کر لے۔ نیز غلام کو تاکید کر کہ کوئی یہاں آنے نہ پائے۔

فقیر شکستہ دل ہوکر چلا گیا۔ تھوڑے دنوں میں تاجر کو شامت آئی، مال برباد گیا، تجارت میں بڑا نقصان ہوا، گھر بار بک گیا، زوجہ مطلقہ ہوگئی، تاجر در بدر گدائی کرنے لگا، چندروز بعد زوجۂ مذکورہ نے ایک مالدار شخص سے نکاح کیا۔

ایک روز مرغِ بریاں اور میدے کی روٹیاں دستر خوان میں دھری ہوئی تھیں اور اپنے شوہر ثانی کے ساتھ کھانا کھا رہی تھی۔ یکا یک فقیر نے دروازے پر پکارا۔ اس مالدار نے ایک روٹی اور مرغِ بریاں توڑ کر بی بی کو دیا کہ جا کر فقیر کو دے آ۔ بی بی گئی اور جا کر فقیر کو دی اور ادھر سے روتی ہوئی آئی۔

شوہر ثانی نے پوچھا: کیا حال ہے۔ بولی یہ فقیر میرا پہلا شوہر ہے۔ بڑا مالدار تاجر تھا، زمانے کی گردش نے اس کو در بدر مانگنے پر مجبور کر دیا ہے۔ شوہر ثانی نے کہا: یہ زمانے کی گردش نہیں بلکہ انصاف ہے۔ میں وہی فقیر ہوں جس کو اس نے جھڑک کر دروازے سے ہانک دیا تھا، اور تجھے دروازہ بند کرنے بھیجا تھا۔ اس کا سارا مال خدا نے میرے قبضے میں دیا اور تجھے بھی میرے پاس پہنچایا؛ لہٰذا خدا سے ہردم خوف رکھنا چاہیے، اور کبھی بھی

آداب شریعت کو چھوڑنا نہیں چاہیے۔

مسئلہ-۳۷

ترک التقدیر فی المعیشة یورث الفقر .

یعنی تقدیر کو معیشت میں چھوڑنا درویشی لاتا ہے۔

یعنی یوں خیال کرنا کہ ہم اپنی عقل اور تدبیر ومحنت سے کماتے ہیں اور اڑاتے ہیں۔ یہ بری بات ہے۔ دوسرے معنی تقدیر کو اندازۂ معیشت میں چھوڑنے کے یہ ہیں کہ آمدنی سے زیادہ خرچ کرڈالنا درویشی لاتا ہے۔

جب آیت: وَ اَقرِضُوا اللّٰہَ قَرضاً حَسَنًا نازل ہوئی یعنی قرض دو اللہ کو قرضِ حسنہ، کہ ایک کے بدلے میں تم کو ستر ملے گا تب ابودحداح رضی اللہ عنہ کے دو باغ تھے۔ آپ نے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کی کہ میری املاک میں دو باغ ہیں سو میں اللہ کو قرض دیتا ہوں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تقدیر اور تدبیر دونوں بر حق ہیں۔ معیشت کے اسباب میں ایک باغ اپنی عیال واطفال کے خرچِ سالانہ کے واسطے رکھو، اور ایک باغ اللہ کے نام پر وقف کردو :

اجعل إحدٰهما للّٰه والأخرى معيشة لک ولعيالک .

بعضے مقام تونگر کو ترجیح ہے۔ رباعی

تونگر آں را وقف است ونذر ومہمانی	زکوۃ وفطرہ واعتاق وہدیہ قربانی
توکے بدولتِ ایشاں رسی کہ نتوانی	جزایں دو رکعت وآں ہم بصد پریشانی

اور بعض مقام میں فقیران صابر کو ترجیح ہے۔ قطعہ

گر غنی زر بدامن افشاند	تانظر در ثوابِ او نہ کنی

از بزرگان شنیدہ ام بسیار   صبر درویش بہ ز بذل غنی

مسئلہ-۳۸

قطعیة الرحم یورث الفقر .

یعنی رشتے داروں سے قطع رحمی اوران پر احسان نہ کرنا درویشی لاتا ہے۔

بعض لالچی مالدار خدا کو بھول کر ایسا کرتے ہیں اور غریب دکھیوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ 'تم روٹھے ہم چھوٹے'۔ ایسا کرنا بہت برا ہے۔ بعض جوان لڑکے جب کچھ دنیا کمانے لگے، تو اپنی جورو کے تابعدار بن جاتے ہیں اور الگ گھر بنا کر رہتے ہیں۔ اپنے ضعیف ماں باپ اور رشتوں کو بھول جاتے ہیں۔ یہ کم بختی کی نشانی ہے۔ فرزند کا گوشت پوست اور اس کی سب کمائی ماں اور باپ کا مال ہے؛ مگر جوانی کی غفلت کے سبب سوجھتا نہیں۔

مسئلہ-۳۹

التعود علی الکذب یورث الفقر .

یعنی جھوٹ بولنے کی عادت رکھنا درویشی لاتا ہے۔

نیز رزق اور عمر گھٹاتا ہے اور خدا کی لعنت میں گرفتار کرتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے :

برالوالدین یزید فی العمر والکذب ینقص الرزق .

یعنی ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے میں عمر زیادہ ہوتی ہے اور جھوٹ بولنا رزق کو گھٹاتا ہے۔

مسئلہ-۴۰

اپنے فرزندوں کو بددعا کرنے سے درویشی آتی ہے۔حدیث شریف میں ہے :

لاتدعوا أولادكم بالموت فإنّ الدعاء على الأولاد بالموت يورث الفقر .

یعنی اپنی اولاد کے حق میں موت کی دعا نہ کرو، اس سے درویشی آتی ہے۔
بلکہ ان کے حق میں دعاے خیر کرتے رہو۔حدیث شریف میں ہے :

دعاء الوالد لولده كدعاء النبّى لأمته .

یعنی باپ کی دعا اپنے فرزند کے حق میں ایسے ہی ہے جیسے پیغمبر کی دعا اس کی امت کے حق میں یعنی جلد قبول ہوتی ہے۔

مسئلہ-۴۱

دعاء الأبوين باسمها يورث الفقر .

یعنی ماں باپ کو ان کا نام لے کر پکارنا اولاد کے حق میں برا ہے درویشی لاتا ہے۔
نیز بے ادبی اور نحسیت ہے۔مگر شوہر کا اپنی زوجہ کو اور زوجہ کا اپنے شوہر کو نام لے کر پکارنا نحسیت نہیں ہے۔

مسئلہ-۴۲

اولاد پر واجب ہے کہ ہمیشہ اپنے والدین کے حق میں دعاے خیر کرتے رہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے التحیات کے بعد اس دعا کو پڑھنے کی تاکید فرمائی :

اللهمَّ اغفرلی ولوالدي ولأستاذي . الخ

اس کے پڑھنے میں برکت ہے۔ترک کردینا درویشی اور منحوسی کی علامت ہے۔

إذا ترک العبد الدعاء للوالدين فانه ينقطع عنهُ الرزق.

یعنی جب بندہ اپنے ماں باپ کے حق میں دعاے خیر کرنا ترک کردے تو بارگاہِ خداوندی سے اس کا رزق منقطع ہوجاتا ہے۔

مسئلہ-۴۳

فتاوی خانی میں لکھا ہے :

من کان ظفره طويلا کان رزقهٗ ضيقا .

یعنی جس کے ناخن لمبے ہوں تو اس کا رزق تنگ ہوجاتا ہے۔

'احیاء العلوم' میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے :

يا أبا هريرة قلّم أظفارک فإن الشيطان يقعد على ما طال منها .

یعنی اے ابو ہریرہ! اپنے ناخن کترا کرو کہ اگر لمبے ہوئے تو شیطان اس پر بیٹھتا ہے۔

فائدہ: کفائیہ شعبی میں ہے کہ جنابت کی حالت میں ناخن کترانا نہ چاہیے؛ کیونکہ قیامت کے روز اللہ کے نزدیک ناخن عرض کرے گا کہ ناپاکی حالت میں اس بندے نے مجھ کو جدا کیا اور لعنت کے فرشتوں نے مجھے عذاب میں رکھا۔اگر غسل کرلیتا اور بعد میں جدا کرتا تو رحمت کے فرشتے مجھے آسودہ رکھتے۔تب بندے سے (اس کے متعلق) پوچھا جائے گا۔

اسی طرح حجامت کرنا یعنی سر منڈانا بھی؛ کیونکہ جنابت کی حالت میں ناپاک جدا

ہوں گے، اور غسل کے بعد پاک جدا ہوں گے۔ حجامت کا معنی اصل میں پچھنا لگانا یعنی خون نکالنا ہوتا ہے، اور حجام خون نکالنے والے کو کہتے ہیں عربی اصطلاح میں۔

مسئلہ-۴۴

البخل فی الزکوٰۃ والصدقات الواجبات یورث الفقر .

یعنی زکوۃ صدقات اور واجبات اُدا کرنے میں بخیلی کرنا درویشی کا سبب ہے۔

صدقاتِ واجبات میں فطرۂ قربانی، اور کفارۂ صوم و یمین وغیرہ داخل ہے۔

بشر البخلاء فی المال بوارث اوحادث .

یعنی بخیلوں کو مال کے بارے میں بشارت دے دو کہ اسے یا تو وارث لے جائیں گے یا کسی حادثے میں تلف ہو جائے گا۔

اور خدا کا حق تمہاری گردن پر اسی طرح باقی رہے گا۔

مسئلہ-۴۵

المسئلة بلا احتیاج، من فتح علی نفسه باب المسئلة فتح اللّٰه علیه باب الفقر .

یعنی بلا ضرورت سوال کرنا درویشی کا سبب ہے۔ جس نے اپنے اوپر مانگنے کا دروازہ کھول لیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے درویشی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

مسئلہ-۴۶

الخیانة فی الأمانات یورث الفقر الأمانة تجر الرزق

والخيانة تجر الفقر .

یعنی امانتوں میں خیانت کرنا درویشی کا سبب ہے؛ کیونکہ امانت رزق کو بڑ ھاتا ہےاور خیانت درویشی کو۔

مسئلہ - ۴۷

الزنا يخرب البناء .

یعنی زناکاری تمام بنیاد خراب کردیتی ہے۔

اثنان لا يجتمعان الزنا والغناء .

یعنی دو چیزیں ہرگز جمع نہیں ہوسکتیں بدکاری اور تونگری۔

یعنی اگر بدکاری شروع کرے گا تو جلد ہی فقیر بن جائے گا۔

اثنان لا يجتمعان صلوة الضحیٰ والفقر .

یعنی دو چیز ہرگز جمع نہ ہوں گی نماز چاشت اور مفلسی۔

یعنی جو شخص نماز چاشت پر مداومت کرے گا افلاس کے سبب کبھی ننگا بھوکا نہ رہے گا۔

مسئلہ - ۴۸

الأكل في الظلمة .

یعنی اندھیرے میں بیٹھ کر کھانا خوے بد ہے۔

إنه لايقعد في بيت مظلمة حتى يضاء فيها السراج .

یعنینبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی اندھیرے میں نہیں بیٹھتے تھے؛ یہاں تک کہ وہاں چراغ روشن کیا جائے۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

کھانے کی ابتدا نمک سے کرو اور ختم بھی نمک پر کرو کہ اس میں چالیس بیماریوں سے شفا اور رزق میں برکت ہوگی۔

مسئلہ-۴۹

من بذل بجاره مثقالاً من الخمير كان جبلا فى ميزانه يوم القيمة .

یعنی جو اپنے ہمسایہ کو ایک مثقال بھر خمیر دے تو اس کا ثواب کل قیامت کے دن اس کے میزانِ عمل میں پہاڑ کے برابر ہو جائے گا۔

ملک عرب میں مثقال ساڑے چار ماشے کا ہوتا ہے۔

مسئلہ-۵۰

دعاء السوء على الوالدين يورث الفقر .

یعنی ماں باپ کو برا کہنا اور بددعا کرنا یا ان سے رنجش رکھنا درویشی پیدا کرتا ہے۔

اگر والدین بچوں کے حق میں بددعا کریں گے تو درویش بنیں گے۔ اگر اولاد اپنے والدین کے حق میں بددعا کرے گی تو وہ مفلس بن جائے گی۔

مسئلہ-۵۱

النوم وقت الصبح يورث الفقر .

یعنی صبح کے وقت سونا درویش و مفلس کر دیتا ہے۔

إياك والنوم قبل العشاء بعد الصبح .

یعنی خبردار! عشا سے قبل اور صبح ہونے کے بعد کبھی نہ سونا۔

کیوں کہ رحمت کے فرشتے ان وقتوں میں نزول فرماتے ہیں۔ جب آدمی اس وقت بیدار رہتا ہے تو ملائکہ رحمت سے برکتیں پاتا ہے۔ جب سویا رہتا ہے تو رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے کسی فرزند کو صبح کی نماز کے وقت سویا دیکھا تو خفا ہو کر اسے جگا دیا اور فرمایا :

لا أنام اللّٰه عينيک أ تنام فی الساعة التی تقسم الرزق .

یعنی خدا تیری آنکھوں میں نیند نہ دے۔ کیا تو ایسے وقت میں سوتا ہے جو رزق بٹنے کا وقت ہے۔

من السنة أن يقوم من منامه قبل الصح .

یعنی نماز فجر سے پہلے نیند سے بیدار ہونا سنت ہے ۔

صبح صادق مرہم کافور دارد در بغل

گر علاجِ زخم عصیاں می کنی بیدار باش

روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد سے صبح کی نماز پڑھ کر بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر گئے، دیکھا تو بی بی فاطمہ اپنے بچھونے میں چادر اوڑھے لیٹی ہوئی تھیں۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خفا ہو کر فرمایا :

کیا تو میری بیٹی ہو کر صبح کی نماز کے وقت سوتی ہے۔ اس وقت ہر روز خدا کی بارگاہ سے تین چیز تقسیم ہوتی ہے: ایک تندرستی۔ دوسری خوش خوئی۔ تیسری برکت رزق وروزی۔ پھر ناراض ہو کر فرمایا: تو ان برکتوں سے خود کو محروم کیوں

کرتی ہے۔

بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُٹھ بیٹھیں۔ عذر خواہی کی اور نرمی سے عرض کی: نماز فجر ادا کر رہی تھی کہ چھوٹے شہزادے حسین نے مجھے بستر پر نہ پایا تو اچانک رونے لگا؛ اس لیے اس کی دلداری کے لیے بچھونے پر چادر اوڑھ کر اس کے برابر آ کر لیٹ گئی ہوں۔

اتنے میں جبرئیل علیہ السلام آئے اور گواہی دی کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سچ کہتی ہیں۔ تب سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی دور ہوئی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں شرعی معاملات میں فرشتوں کی گواہی مقبول نہیں۔ احکامِ شرعیہ میں اولادِ آدم کے مقدموں میں بنی آدم ہی گواہی دیں جن یا فرشتے کی گواہی قاضی ہرگز قبول نہ کرے۔

مسئلہ-۵۲

لاَ یَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ٥ (سورۃ الواقعہ:۷۹/۵۶)

یعنی قرآن شریف کو بے وضو ہاتھ لگانا نہیں چاہیے۔

یہ سخت بدی کا باعث بلکہ گناہِ کبیرہ ہے۔ اور جو شخص ہمیشہ بے وضو کلام مجید کو ہاتھ لگاتا ہے وہ ہمیشہ مفلس رہتا ہے، کبھی تونگری ان کو نہیں ملتی؛ مگر سمجھیں، توبہ کریں اور صبح کی نماز کے بعد تلاوت قرآن کریں، بے شک مفلسی جائے گی اور تونگری آئے گی، اگرچہ ایک رکوع تلاوت کریں۔

مسئلہ-۵۳

فقیہ ابواللیث رحمۃ اللہ علیہ کی 'تنبیہ الغافلین' میں لکھا ہے :

إنهٗ قال لعلي واحذر اٰخر يوم الأربعاء من كل شهر فانها

یوم نحس وما خسف اللّٰہ تعالٰی بقوم ولا مسخ إلا اٰخر الأربعاء من کل شھر .

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے فرمایا: ہر ماہ کے آخری بدھ سے بچو کہ وہ دن نحس ہے۔ اللہ کی طرف سے بنی اسرائیل پر زمین میں دھنس جانے کا عذاب اسی دن نازل ہوا تھا اور گناہ گاروں کے چہرے اسی دن مسخ ہوئے۔

اسی طرح بدھ اور اتوار کی شب، جماع کرنا بھی ممنوع ہے کہ یہ بھی درویشی کا سبب ہے، اور اگر اس دوران حمل رہ جائے تو مولود بے حیا پیدا ہوگا اور ہمیشہ مفلس رہے گا۔

مسئلہ-۵۴

من احتکر علی الناس بطعام عماہ اللّٰہ با فلاس وجذام .

یعنی جو کوئی گراں قیمت ہونے کی امید پر غلّہ اناج بند کر کے آدمیوں میں قحط کی نیت سے جمع رکھے، خدا اس کو افلاس اور مرضِ جذام میں گرفتار کر دے گا۔

من احتکر الطعام أربعین یوما یطلب القحط فعلیہ لعنۃ اللّٰہ والملٰئکۃ والناس أجمعین ولا یقبل منہ فرضا ولا نفلاً .

یعنی جس نے اناج چھپا کر چالیس دن رکھا، بیچنا بند کیا اور گراں ہونے کی خواہش رکھی تو اس پر لعنت ہے خدا کی اور سب فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی۔ خدا اس کی فرض و نفل عبادت ہرگز قبول نہیں کرتا۔

مسئلہ-۵۵

قمار بازی کے اسباب اور آلاتِ مزامیر گھر میں لا کر رکھنا۔ اس سے برکت جاتی ہے

اور مفلسی آتی ہے، اگرچہ خود نہیں کھیلتا ہے :

لا تدخل الملٰئكة بيتا فيه خمرا وطنبورا ونردا لا يستجاب دعاء هم ويرفع الله عنهم البركة .

یعنی فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جہاں شراب رکھی ہو یا دف یا طنبورہ یا نرد چوسر دھری ہو، اس گھر میں رہنے والوں کی دعا قبول نہیں ہوتی اور خدا ان سے برکت اٹھالیتا ہے۔

لہوولعب کی اشیا گھر میں رکھنے سے بھی آدمی گنہگار رہتا ہے، اگرچہ خود اس کا استعمال نہیں کرتا۔ اور اس کا برعکس یہ مسئلہ ہے کہ قرآن شریف کسی شخص نے اپنے گھر لا کر رکھا اور کبھی پڑھتا نہیں گنہگار رہتا ہے؛ مگر نیت کرے کہ اس کا گھر میں رکھنا خیر و برکت ہے تو پھر گنہگار نہ ہوگا بلکہ اس نیت میں ثواب کی اُمید ہے۔

مسئلہ-۵۶

والبول في الطريق يورث الفقر .

یعنی راستے میں پیشاب کرنا سبب افلاس ہے۔

نیز شرع شریف میں اس شخص کی عدالت شہادت ساقط ہوتی ہے۔ اسی طرح راستے میں کسی نے کچھ طعام یا میوہ کھایا یا برہنہ سر بازار میں گیا اس کی گواہی بھی نامقبول ہوگی یعنی وہ شاہد عادل نہ رہا، اور مفلسی اس پر حملہ کرے گی؛ (لہٰذا جب تک وہ) توبہ واستغفار نہ کرے تب تک تونگری اس کی طرف نہ آئے گی۔ جس طرح راستہ و بازار کھانا پینا اور پیشاب کرنا منع ہے، اسی طرح قبرستان میں بھی کھانا پینا اور پیشاب کرنا منع ہے :

من بال فى الطريق كأنما بال على قبر .

یعنی جس نے راہ میں استنجا کیا گویا اس نے قبر پر استنجا کیا۔ یعنی گناہ دونوں کا

برابر ہے۔

مسئلہ-۵۷

ہمیشہ بیہودہ گوئی، مسخری کرنا اور ہزلیات کہنا مفلسی لاتا ہے :

فاجتنبوا من الهزل .

یعنی ہزل سے پرہیز کرو۔

مسئلہ-۵۸

برہنہ سر کھانا باعث درویشی ہے، اور عورت اگر اپنا سر برہنہ کرے تو فرشتہ دور بھاگ جاتا ہے۔ سر برہنہ قضائے حاجت کو جانا یا بازار میں پھرنا ایماندار کو منع اور نحس ہے؛ کیونکہ **الحياء من الإيمان** یعنی حیا اور ادب ایمان کا جز ہیں۔

من لا أدب لهٗ لا دين لهٗ .

یعنی جس کے پاس ادب نہیں اس کے پاس دین نہیں۔

با ادب باش بادشاہی کن
بے ادب باش ہر چہ خواہی کن

یعنی با اَدب بادشاہی کرتا ہے، اور بے ادب ہر من چاہی کر کے (رسوا ہوتا ہے)۔

مسئلہ-۵۹

سجدۂ تلاوت نہ کرنا یا قراءت کرنے میں سجدے کی آیت کو چھوڑ دینا یعنی نہ پڑھنا کہ سجدہ کرنا پڑے گا بے ادبی اور مفلسی کا باعث ہے؛ اس لیے کہ آیت سجدہ چودہ مقام پر

کلامِ مجید میں ہے۔اس آیت کونہ پڑھنا صرف شیطانیہ فرقہ میں جائز ہے۔

یہ مسائل جو بیان ہوئے ہیں اور ہورہے ہیں اہل سنت و جماعت کی علاماتِ آداب اسلام، نشانِ ایمان اور حسن عادات سے ہیں۔اور حکم شرع کے خلاف کرنے سے افلاس کی شامت آتی ہے،اور برکت جاتی ہے۔

مسئلہ-۶۰

کسی شخص کی کنگھی عاریتاً مانگنا اور اپنی ڈاڑھی میں کرنا دریشی لاتا ہے :

ثلاث لیس فیھا اشتراک المشط والخلال والمسواک

.

یعنی تین چیزوں میں شراکت کرنا جائز نہیں: شانہ،خلال اور مسواک۔

مسئلہ-۶۱

البول فی الماء الدایم ممنوع وفی الماء الجاري مکروہ

.

یعنی حوض وتالاب یا بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا ممنوع ومکروہ ہے۔

پانچ چیزیں ایسی ہیں جو انسان کو سہو ونسیان جیسے موذی مرض میں مبتلا کر دیتی ہیں بالخصوص کسی عالم وفقیہ کے لیے سہو ونسیان بڑی آفت ہے۔

اول حوض یا تالاب میں پیشاب کرنا۔دوم خاکستر یا راکھ پر پیشاب کرنا۔سوم چوہے کا جھوٹا کھانا،یعنی اگر کسی برتن میں چوہے نے منہ ڈالا ہوتو اس میں سے کچھ کھانا نسیان پیدا کرتا ہے۔چہارم قبلہ رخ ہوکر پیشاب کرنا۔پنجم زندگی حرام خوری میں کھونا۔

مسئلہ-۶۲

لنگی باندھے بغیر نہانا یا تالاب اور حوض میں برہنہ اُترنا باعث مفلسی ہے۔ برہنہ غسل یا وضو کرنا نہایت بد اور منحوس ہے :

إن اللّٰه تعالیٰ حيٌّ ستير، يحب الحياء والستر فإذا اغتسل أحدكم فليستتر .

یعنی بے شک اللہ حی وستار ہے، حیا اور ستر کو محبوب رکھتا ہے؛ لہٰذا تم میں سے جو کوئی غسل کرے تو اسے چاہیے کہ وہ ستر کرے۔

یعنی تہبند وغیرہ باندھے، گرچہ تنہا ہو؛ کیوں کہ رحمت کے فرشتے موجود رہتے ہیں جو برہنہ شخص کو دیکھ کر چلے جاتے ہیں، اور لعنت کرنے والے فرشتہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں یہاں تک کہ وہ شخص کپڑا پہن لے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے :

نهى عن التعرى والبول فى المغسل، وقال من فعل ذلک فاصابه الوسواس فلا يلومن إلانفسهٗ .

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برہنہ ہو کر غسل کرنے اور حمام میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے، اگر کوئی ایسا کرے اور وسوسوں اور شکوک وشبہات کی بیماریوں میں مبتلا ہو جائے تو وہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔

کیوں کہ اس نے اپنے ہاتھوں خود کو ایسے امراض میں مبتلا کر دیا ہے جن کا علاج نہ ہو پائے گا۔

مسئلہ-۶۳

برہنہ ہو کر بستر پر برہنہ حالت میں سونا بھی نحوست ومفلسی کا سبب ہے۔ ایسا شخص جن

یا شیطان کے سایہ میں گرفتار ہوگا، اور مفلس بن جائے گا۔

مسئلہ-۶۴

سوتے وقت پائجامہ یا لنگی کو اُتار کر سر ہانہ بنانا بھی منحوس اور خوفناک خواب دیکھنے کا سبب ہے۔

مسئلہ-۶۵

بعض لوگ اپنے بستر سے قریب خواب گاہ میں پیشاب کرنے کے لیے لوٹا یا مٹی کا طشت یا سلا پچی رکھتے ہیں، اور بارش تاریکی اور سردی کی وجہ سے کمرہ کے باہر جا کر استنجا کرنے سے غفلت کرتے ہیں، انھیں جاننا چاہیے کہ پیشاب کی بدبو کی وجہ سے رحمت وبرکت کے فرشتے ایسی جگہ داخل نہیں ہوتے، نیز ایسے مقامات عفریت وشیاطین کے اَثرات سے خالی نہیں رہتے، نیز یہ خوے بدویرانی ونحوست کا سبب ہے۔

مسئلہ-۶۶

مولانا ضیاء الدین سنائی نے اس قطعہ میں دس منحوس اشیا کا ذکر فرمایا ہے ۔

عشـر منعت دخول بیت مـلکا　　　آلات قمـار کشـفـت مستورة

خمـروجـرس و کناسة ومزمار　　　کلب جنب مجمع بول وصورة

یعنی دس چیزیں ایسی ہیں کہ جو رحمت و برکت والے فرشتوں کو گھر میں آنے سے منع کرتی ہیں (یعنی جس گھر میں یہ چیزیں ہیں وہاں فرشتے نہیں آتے) قمار بازی، جوابازی، شطرنج گنجفہ، نرد وغیرہ، مستور شے کھولی جائے یعنی برہنگی،

شراب، گھنٹی بجانا جیسے رنگولہ بھی، گھر کا کچرا جھاڑ کر کسی کونے میں جمع کر کے رکھنا، پونگی شہنائی تو تاری قرنا وغیرہ، کتا، جنب یعنی غسل جنابت نہ کرنا اور ناپاک بیٹھے رہنا، پیشاب برتن میں جمع کر کے رکھنا، حیوان یا انسان کی تصویر۔

حضور پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور علمائے کرام واولیاے عظام نے مسلمانوں کی خیر خواہی کے لیے کتابوں میں ایسی تمام چیزیں ظاہر فرما دی ہیں کہ فلاں کام نحوست کا باعث ہے مت کرو، برکت جائے گی، مفلسی آئے گی۔ فلاں کام باعث سعادت ہیں، جن کے کرنے سے رحمت و مالداری آئے گی اور مفلسی دور ہوگی۔

تو معلوم ہونا چاہیے کہ جو کام کرنے سے برکت جاتی ہے وہ کام نہ کرنے سے برکت آئے گی اور مفلسی دور ہوگی۔ یوں ہی جو کام کرنے سے رحمت و برکت آتی ہے وہ کام نہ کرنے سے مفلسی آئے گی اور برکت ختم ہوگی۔ اس الٹ پھیر کو سمجھ کر جس نے دنیا میں اسی کے موافق زندگی گذاری وہ دنیا و آخرت میں بھی تونگر ہوگا۔ دنیا کی فانی ہے اور آخرت کی تونگری باقی ہے۔

مسئلہ-٦٧

ترک الصلوٰۃ یورث الفقر .

یعنی نماز ترک کرنا مفلسی کا وارث بناتی ہے۔

’زادالارواح‘ میں لکھا ہے کہ حجر اسود کعبۃ اللہ کے کونے میں نصب ہے جسے بوسہ دے کر طواف کا آغاز ہوتا ہے۔ وہ ایک سیاہ پتھر ہے کہ فرشتہ کی خاصیت خدا سے پایا ہے۔ بروزِ میثاق ‘ارواح سے عہد نامہ لیا گیا تھا، سو تمام بنی آدم کے نام اس میں مرقوم ہیں۔ اس پتھر کو بلا کر خدا نے فرمایا: اپنا منھ کھول، اس نے کھول دیا تب وہ عہد نامہ لپیٹ کر اس کے منھ میں م رکھ دیا۔ حکم ہوا نگل جا، نگل گیا۔ پھر حکم ہوا جو بنی آدم تجھ کو ہاتھ لگائے، بوسہ لے،

اس کے گناہ تو سلب کرے، اس کو پاک بنادے۔ کہا: اچھا۔

اس کے بعد تین سطریں روحوں کو یاد دلانے کے واسطے اس پر لکھ دیں۔ پہلی سطر میں خدا کا کلمۂ توحید ہے۔ اور دوسری وتیسری سطر میں فعل بد کرنے اور فعل نیک نہ کرنے کی سزا یاد دلائی گئی ہے :

إنی أنا اللّٰـه لاإلٰـه إلاأنا، أفقـر الزانی وأعرّی تارک الصلوة.

یعنی بے شک میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی خدا نہیں۔ میں زنا کرنے والوں کو مفلس بناتا ہوں اور نماز نہ پڑھنے والوں کو برہنہ رکھتا ہوں (یعنی ان پر مفلسی کو مسلط کر دیتا ہوں)۔

شیطاں ہزار مرتبہ بہتر ز بے نماز
آں سجدہ پیش آدم وایں پیش حق نکرد

الغرض! یہ حجر اسود ایک فرشتہ کی صورت میں کل قیامت کے روز بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوگا، اور حاجیوں کے طواف، عمرہ، سعی اور اعمال کی گواہی دے گا اور نمازی انسان کو پہچان کر جنت کی راہ دکھائے گا۔

مسئلہ-٦٨

سرعة الخروج من المسجد بعد الصلوٰة بلا دعوة .

یعنی نماز کے بعد مسجد سے بغیر دعا مانگے جلدی سے نکل جانا۔

یعنی ابھی امام نے دعا فاتحہ نہیں کی کہ خود اس سے پہلے مسجد سے نکل آیا، یہ مفلسی کا باعث ہے۔ حکم تو یوں ہے کہ تمام نمازیوں سے پہلے مسجد میں آنا اور سب کے بعد جانا نیک

بختی کی علامت ہے۔

بعد كل فريضة دعوة مستجابة ومن لم يشاء فالله يغضب عليه .

یعنی ہر فرض نماز کے بعد دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے جو بندہ دعا نہیں کرتا رب تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔

کہ یہ بندہ مجھ سے بے پرواہ ہوگیا ہے، اسے مجھ سے کوئی حاجت نہ رہی۔ اللہ تعالیٰ کی یہی ناراضگی انسان کو ہزاروں رنج وبد اور مفلسی میں مبتلا کر دیتی ہے۔

مسئلہ-۲۹

كلام الدنيا في المسجد يورث الفقر .

یعنی مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا درویشی کا سبب ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ جب کوئی مسجد میں کلام کرتا ہے تو پوری مسجد میں اس کے منہ سے ایک بدبو پھیلتی ہے جس کی وجہ سے رحمت کے فرشتہ مسجد سے نکل کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوکر فریاد کرتے ہیں (کہ مولا!) تیرے بندوں نے ہمیں تیرے گھر سے باہر نکال دیا ہے۔ تب خدا فرماتا ہے، پھر جاؤ ہم نے تمھیں ان کو ہلاک کر ڈالنے کا اختیار دیا ہے۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے :

فبعزتي وجلالي لأسلطنهم أقواماً من جانب المشرق يخرجوهم من بيوتهم كما أخرجوكم من بيتي .

یعنی مجھے میری عزت وجلال کی قسم! میں ان پر ایک ایسی قوم کو مسلط وغالب کردوں گا جو مشرق سے آئے گی اور ان کو ان کے گھروں سے باہر نکال دے گی جس طرح کہ انھوں نے تم کو ہمارے گھر سے نکال دیا ہے۔

الغرض! خدا کا کتنا غضب اس سبب سے نازل ہونے والا ہے جس کا کچھ شمار نہیں ہوسکتا۔ مشرق کی جانب سے جو قوم آنے والی ہے، وہ یاجوج وماجوج کی قوم ہے جو تمام بنی آدم کو ہلاک کردیں گے، اناج ودرخت کھا جائیں گے، اور ندی کنووں کا پانی پی جائیں گے، یہ جانوروں کو بھی کھا جائیں گے۔ **اللّٰھم عافنا من کل بلاء الدنیا وعذاب الاٰخرۃ .**

مسئلہ-۷۰

التکلم فی حالۃ التوضی مکروہ، وفی الاغتسال أشد الکراھۃ .

یعنی وضو کرتے وقت بات کرنا مکروہ ہے مگر غسل کی حالت میں سخت کراہت ہے۔

اعضاے وضو کو دھوتے وقت دعائیں پڑھیں۔ بعض فقہا ان دعاؤں کو مستحب کہتے ہیں، کارِ مستحب کو چھوڑ کر مکروہ میں مشغول ہونا شیطان کا ایک فریب ہے۔ بڑے بڑے عقلمند و ہوشیار نمازی شیطان کے اس فریب میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

مسئلہ-۷۱

من رد الفتوح اُبتُلی بالسوال .

یعنی جس شخص نے فتوح یعنی ہدیہ وتحفہ رد کیا اور نہ لیا وہ بالآخر مانگنے کی بلا میں گرفتار ہوجاتا ہے۔

یعنی بغیر مانگے جب کوئی کچھ دے تو اسے قبول کرلینا چاہیے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے، ہرگز اسے رد نہ کرے :

إذا اعطيت بغير مسألة فتقبل و كل وتصد ق فإنها هدية و كرامة من اللّٰه تعالىٰ .

یعنی اگر بن مانگے تجھے کچھ عطا کردیا جائے تو تو اسے قبول کر اور کھا اور دوسروں کوکھلا کہ یہ اللہ کی طرف سے عطاو بخشش ہے۔

'صلوٰۃ مسعودی' میں مرقوم ہے کہ غنی اور فقیر دونوں کو ہدیہ قبول کرنا چاہیے۔ اگر ان میں سے کوئی قبول کرنے سے انکار کردے تو اللہ تعالیٰ اسے محتاج بنا دے گا ۔

چیزے کہ بے سوال رسد دادۂ خداست
آں را تو رد مکن کہ فرستادۂ خداست

مسئلہ-۷۲

عشا سے پہلے سو جانا اور فجر کے بعد اٹھنا درویشی لاتا ہے۔ 'خلاصۃ الحقائق' میں لکھا ہے :

قالت أم سليمان عليه السلام لابنها سليمان يا بنی لا تكثر النوم بالليل فإن كثرة النوم بالليل ينزع العيد فقيرا يوم القيامة .

یعنی سلیمان علیہ السلام کی والدہ سلیمان علیہ السلام سے فرماتی ہیں کہ میرے بیٹے رات کو زیادہ نہ سو کہ کثرتِ نیند' بندے کو بروز قیامت فقیر بنا دے گی۔

یعنی جب رات بھر سوتا رہے گا، تو عبادت نہ کر سکے گا اور جب عبادت نہ کرے گا تو قیامت کے دن نامہ اعمال کی مفلسی میں گرفتار رہے گا۔

مسئلہ-۷۳

کنسُ البیت لیلا یورث الفقر .

یعنی رات کے وقت گھر میں جھاڑو دینا مفلس بناتا ہے۔

مسئلہ-۷۴

من کنس بیتهٗ بخرقةٍ فانهٗ یورث الفقر .

یعنی جس نے گھر کو کپڑے کی چندیوں سے جھاڑا تو اس نے درویشی کو بلایا۔
یعنی کپڑے کے جاروب سے فرش کو جھاڑنا نحس ہے۔

مسئلہ-۷۵

إذا أكل أوشرب أحدكم بشماله، قل يأكل ويشرب بيمينه، فإن الشيطان يأكل بشماله .

یعنی جب تم میں سے کوئی دائیں یا بائیں ہاتھ سے کھائے پیے تو اسے دائیں سے کھانے پینے کا حکم دو؛ کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

مسئلہ-۷۶

إحراق قشر البصل والسير .

یعنی پیاز اور لہسن کے چھلکے بے سبب جلانا نحس ہے۔

نیز اس کا دھواں ارواحِ علوی کے لیے تکلیف کا سبب ہے، یعنی پاک مؤکل فرشتے اس کی بدبو سے بھاگ جاتے ہیں، اور سفلی ارواح یعنی جنات وشیاطین وغیرہ کے لیے مرغوب ہے۔

مسئلہ-۷۷

لا تحقروا كسرة الخبز وكلوا مما يسقط من يدى فإن ذاک مهور حورالعين، ومن أكله يصرف الجنون والجذام عنهٔ وعن ولده وولد ولده .

یعنی روٹی کا جوٹکڑا نیچے گر جائے تو اس کی تحقیر نہ کرو بلکہ دسترخوان پر ہاتھ سے جوٹکڑا گرا ہے اسے اٹھا کر کھاؤ کیونکہ اس کا ثواب حورالعین کے مہر کے مثل ہے۔ جس نے گرے ہوئے روٹی کے ٹکڑے اٹھائے اور کھائے اس کی برکت سے امراضِ جنون وجذام اس کے بدن سے اور اس کی اولاد کے اور اولاد کی اولاد کے بدن سے خدا دور کر دے گا۔

'تفسیر درالمعانی' میں لکھا ہے کہ ایک وقت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راہ سے گذر رہے تھے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا پایا چونکہ روزہ دار تھے اس لیے اسی وقت اس کو دھلوا کر نہ کھا سکے اور غلام کے حوالے کر دیے۔ جب افطار کا وقت ہو گیا تو غلام سے وہ روٹی کا ٹکڑا مانگا۔ غلام نے کہا: جب راستے میں سے اٹھا کر آپ نے مجھے دیا میں نے اس کو دھو کر کھا لیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسی وقت اس غلام کو آزاد کر دیا اور کہا:

اذهب فأنت حرٌّ .

یعنی جا تو آزاد ہے۔

حاضرین مجلس نے آزاد کرنے کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے :

من وجد كسرة خبز فغسلها ثم أكلها ثم تصل إلى جوفه

حتی یغفر اللّٰہ لہٗ .

یعنی جس نے روٹی کا ٹکڑا پڑا پایا اور اسے دھو کر کھالیا۔ تو ابھی وہ اس کے بدن کے درمیان ٹھیک سے پہنچتا بھی نہیں کہ خدائے تعالیٰ اس بندے کو بخش دیتا ہے۔

الوضوء قبل الطعام ینفی الفقر وبعد الطعام ینفی الھمّ .

یعنی کھانے سے قبل ہاتھ دھونا افلاس کو دور کرتا ہے۔ اور بعد طعام ہاتھ دھونا غم کو دور کرتا ہے۔

مسئلہ - ۷۸

'تنبیہ ابو اللیث' میں مرقوم ہے :

ما استخف قوم بالخبز إلا ابتلاہ اللّٰہ بالجوع .

یعنی جو قوم بھی روٹی کی ناقدری کرتی ہے اللہ اس کو بھوک کی بلا میں ضرور گرفتار کرتا ہے۔

یعنی روٹی کو خوار رکھنے کی شامت سے ہر طرح کی مفلسی درویشی ساری قوم پر آتی ہے۔ 'شرعۃ الاسلام' میں لکھا ہے کہ صحنک یا کاسہ کو روٹی کے ٹکڑے کا ٹیکا نہ لگائے، یا روٹی کے اوپر نمکدان یا قلیہ کا پیالہ نہ رکھے بلکہ روٹی کو قلیہ کے پیالے کے اوپر رکھے۔ یعنی جس میں روٹی کی تعظیم وادب ہو وہ کرے، اور جس میں تحقیر ہو نہ کرے۔

مسئلہ - ۷۹

جس جگہ وضو کرتے ہیں وہاں پیشاب نہ کرے؛ کیونکہ وضو کرنے کی جگہ پر وضو کرنے والے کے حق میں فرشتے استغفار واذکار کرتے ہیں۔ تو پیشاب کی بدبو ونجاست

کے سبب وہ وہاں سے نکل جائیں گے۔یوں ہی اس کے برعکس پیشاب کرنے کی جگہ وضو نہ کرے کہ بے حاصل ہے۔

مسئلہ-۸۰

التوضی عند مقام الاستنجاء یورث الفقر .

یعنی استنجا کرنے کی جگہ پر وضو کرنا درویشی لاتا ہے۔

'فتاوی حجت' میں مرقوم ہے کہ لفظ استنجا کبھی پیشاب کرنے کے معنی میں آتا ہے اور کبھی کلوخ کے بعد پانی سے آبدست لینے کے معنی میں آتا ہے؛ کیوں کہ اس کی جگہ الگ بنی رہتی ہے۔اور کبھی استبرا و استنجا ایک معنی میں بھی مروج ہوتے ہیں۔اصل یہ ہے کہ ناپاک جگہ پر پاک پانی اور پاک جگہ پر ناپاک پانی ڈالنا منع ہے۔

مسئلہ-۸۱

وضو کے بعد ہاتھ اور منہ کپڑے سے پونچھنے سے برکت جاتی ہے۔جو قطرے وضو کے پانی کے داڑھی کے بالوں سے ٹپکتے ہیں اور، نیز بندہ جب تکبیر تحریمہ کہتا ہے تو انگلیوں سے بھی پانی کے قطرے جھڑتے ہیں تو ہر قطرے میں خدائے تعالیٰ برکت کا ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو قیامت تک اس وضو کرنے والے کے حق میں دعائے خیر کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وضو کرنے والے کی بابت دریافت کیا کہ کیا اسے اپنے چہرے کا پانی پونچھ لینا چاہیے؟۔آپ نے فرمایا :

أ تمسح عن وجهک الخیرات لک بکل قطرة اثبات

حسنةٍ و کفارة سیئةٍ و ترفع درجة .

یعنی کیا تو خیرات اپنے منہ سے پونچھ کر نکال ڈالتا ہے۔ ہر ایک قطرے کے بدلے تیرے لیے ایک نیکی ہے، گناہ کا کفارہ ہے اور اس کے سبب جنت میں ایک درجہ بلند ہونے والا ہے۔

امام اجل شمس الائمہ سرخسی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ وضو کے بعد کپڑے سے منہ پونچھنا دین میں درویشی لاتا ہے۔

خلاصۃ الحائق میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کل قیامت کے دن ایک شخص کی نیکی بدی میزان میں تولی جائے گی۔ نیکی ہلکی ہو جائے گی اور بدی بھاری۔ تو وہ شخص گھبرائے گا۔ اتنے میں ایک شخص رومال کا کپڑا لائے گا جس سے وہ شخص وضو کر کے ہاتھ پاؤں پونچھا کرتا تھا جب وہ نیکی کی جانب رکھ دے گا تو نیکی بھاری ہو جائے گی اور بندے کو جنت میں جانے کا حکم مل جائے گا۔ تب وہ بندہ پوچھے گا کہ یہ کپڑا کیا چیز ہے؟۔ وہ فرشتہ کہے گا کہ یہ کپڑا وہ ہے کہ کبھی کبھی وضو کے بعد تو اس میں ہاتھ پاؤں پونچھ لیا کرتا تھا۔

اس تعلق سے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ کھانا کھانے سے قبل ہاتھوں کو دھونا سنت ہے؛ مگر اس کا پانی کپڑے سے پونچھنا مکروہ ہے۔ اور کھانے کے بعد ہاتھ دھویا جاتا ہے مگر اب اس کا کپڑے سے پونچھنا مکروہ نہیں۔ ہاں! وضو کے بعد منھ کا پانی پونچھنا مکروہ ہے؛ لیکن ہاتھ پاؤں کا پونچھنا مکروہ نہیں؛ کیوں کہ جیسے منھ تر رکھنے میں قطرے ٹپکتے ہیں اور موجب ثواب ہوتے ہیں اسی طرح ہاتھ پاؤں پونچھنے سے بھی وہ کپڑا ثواب کا موجب ہو جاتا ہے۔ اور یہ اہل سنت و جماعت کی نشانیاں ہیں۔ دیکھنے میں تو یہ چھوٹے کام ہیں مگر اللہ کے نزدیک بڑے کام کے کام ہیں اور ہر نا کام کے حق میں بہتر ہیں۔

مسئلہ-۸۲

جنابت کی حالت میں کچھ کھانا درویشی لاتا ہے۔ اگر ضرورت ہوتو پہلے وضو کرلے پھر کھانے پینے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اسی طرح ایک بار صحبت کرنے کے بعد بغیر غلس دوسری بار صحبت کرنا منع ہے؛ مگر یہ کہ وضو کرلے تو کوئی مضائقہ نہیں کہ غسل کے دو فرض وضو کرنے میں ادا ہو جاتے ہیں۔

إذا كـان جـنبـا فـإذا أراد أن يـأكل أو ينـام توضـأ وضوء الصلوٰة .

یعنی اگر کوئی جنبی ہے اور کچھ کھانے یا سونے کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وضو کرلے جیسے نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔

مسئلہ-۸۳

دروازے کی دہلیز پر بیٹھنا یا وہاں کچھ کھانا یا پانی پینا درویشی لاتا ہے۔ 'صلوٰۃ مسعودی' میں ہے :

مـن جلس علىٰ اسكنت الباب فلينتظر الهم إلى سبعة أيام .

یعنی جو کوئی دروازے کی دہلیز پر بیٹھے تو ایک ہفتہ تک غم و پریشانی کے آنے کا انتظار کرے۔

یعنی اس ہفتہ میں ضرور کسی نہ کسی طرح اس پر غم و پریشانی کا حملہ ہوگا۔

مسئلہ-۸۴

استادوں یا عالموں کی اہانت یا حقارت کرنا درویشی لاتا ہے۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

مـن استـخف أستاذه ابتلاء ه اللّٰه تعالیٰ في بليات نسي ما حفظه و كل طبعه ويفتقر في آخر عمره .

یعنی جس نے اپنے استاد کی ناقدری اور تحقیر کی تو اسے سخت بلاؤں میں گرفتار کرتا ہے کہ وہ سارا سیکھا سکھایا بھول جاتا ہے، اور اس کی طبیعت کند ہو جاتی ہے، نیز آخر عمر میں وہ مفلس و نادار ہو جائے گا۔

'روضۃ العلما' میں لکھا ہے کہ شاگرد کو استاد کا پانچ چیزوں میں نہایت لحاظ وادب رکھنا ضروری ہے، تاکہ علم کا فائدہ اسے دین و دنیا میں پورے طور پر حاصل ہو۔

اول یہ کہ استاد کے حضور میں خود بہت باتیں نہ کرے۔اگر کسی نے استاد سے مسئلہ پوچھا تو استاد جو بیان کرے اسے سن لے۔اور اگر اس وقت استاد کی طبیعت میں اصل مسئلہ کا استحضار نہیں ہے تو خود استاد سے عرض کرے کہ مجھے اس طرح یاد ہے اگر مناسب ہے تو عرض کروں،اور پھر بطور معونت یا مشورت کے استاد کی صلاح لے کر بیان کرے۔

دوم صدر مجلس میں جہاں ہمیشہ استاد کی نشست گاہ ہے استاد کی غیبت میں بھی ہرگز نہ بیٹھے۔

دلا تا بزرگی نیاری بدست ☆ بجائے بزرگاں نباید نشست

سوم اگر استاد نے بیان کرنے میں کچھ سخن ایسا اختیار کیا جو مفہوم و قیاس سے بعید ہے تو بالمشافہہ اس کو غلط نہ کہہ دے اور دل شکنی نہ کرے۔

بفہم گر نرسد معنی مگو کہ خطا ست
سخن شناس نئی صا ئبا خطا ایں جاست

چہارم راستہ چلنے میں استاد پر پیش روی نہ کرے؛ ہاں راہ دکھانے کی غرض سے یا استاد کی اجازت حاصل ہو تو کوئی حرج نہیں۔

پنجم استاد کی موجودگی میں بآواز بلند بات کرنا کمالِ بے ادبی ہے۔اسی طرح جاہل کو بھی عالم کے ساتھ ان پانچوں باتوں کی حفاظت ضرور ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ اگر عالم کے سامنے کسی جاہل نے زور سے بات کی یا اپنے مال پر فخر جتلایا اور اس عالم کو حقارت کی نظر سے دیکھا تو گنہ گار ہوا، اور ایسا کہ جیسے اپنی ماں سے تین بار زنا کیا۔اور دوسری روایت کے مطابق گویا اس نے ستر گناہِ کبیرہ کیا۔

فائدہ: اسی طرح اگر کسی عالم شخص نے دولت مند جاہل کو اس کی مالداری کے سبب سلام میں پہل کیا تو گویا اس نے اپنا نصف اسلام کھودیا۔اسی سبب سے سلام علیک مابین المسلمین اس ملک میں متروک ہو رہا ہے، اور اتفاق کی جگہ نفاق بڑھتا جا رہا ہے؛ کیوں کہ چند عالموں نے مالدار جاہلوں کو پہلے سلام کرنا شروع کیا کہ انھیں دنیا کی منفعت ملے؛ مگر نصف اسلام کھو کر ذلیل وخوار بنے اور خدا کے غضب میں گرفتار ہوئے۔

نیز ان مالداروں میں مزاج نخوت پیدا ہوئی کہ ایسے بڑے عالم ہمیں سلام کرتے ہیں، ہماری تعریف اپنی زبان سے کرتے ہیں، شاعر ہماری تعریف وتوصیف کے قصیدے بناتے ہیں، بخیل قارونی کو حاتم دوراں کا خطاب دیتے ہیں۔ایک ظالم بے عقل کو مال کے سبب عادلِ زماں اور ثانی لقماں کہتے ہیں، وہ تونگر بیچارے ایسی تعریف سن کر غرور وتکبر میں گرفتار ہوتے ہیں اور بے علمی کے باعث دنیا وآخرت کے خسارے میں پڑتے ہیں۔

دوسری جانب کچھ عالم قناعت وصبر کے باعث علم کی حقارت و بے قدری نہیں کرتے، اور تونگرانِ بے علم کو خود پہلے سلام نہیں کرتے۔ اُن تونگروں کو چند خوشامدی شخصوں نے دنیا کا حاتم ولقمان بنادیا اور آخرت کی جنت ورضوان بخش دیا؛ بس اسی لیے ان کی عادت بگڑ گئی۔اور اپنی کم ظرفی کے باعث یہ لوگ تمام سادات ومشائخ کو اپنے

دروازے کا منگتا سمجھنے لگے۔ تو بھلا اب وہ کس واسطے کسی عالم کو سلام کریں گے!۔

عادت ہی نہی رہی۔ اس حال میں بھی دونوں طرف والے اِفادہ واستفادہ سے بے نصیب رہے۔ وعظ ونصیحت کا اثر بے اثر ہوگیا، اور خوشامد ہمہ راخوش آمد کا بازار گرم ہوگیا۔

مسئلہ-۸۵

'صلوٰۃ مسعودی' ہی میں ہے کہ علم دین کے کمال حاصل کرنے کے واسطے ہیں اور دنیا کے حاصل کرنے کو تجارت ہنر پیشہ سیکڑوں تیار ہیں۔ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

بہر دین پروردن است نہ از بہر دنیا خوردن۔

اگر شاگرد نے استاد کے آداب بجالائے، اوران کی دعاے خیر اس کو ملی ہے تو بے شک اسے دین ودنیا کی برکت نصیب ہوگی۔ آداب اول: ماں باپ سے زیادہ استاد کا حق ہوتا ہے۔ ایسا خیال کرکے ان کی محبت وتعظیم سب سے زیادہ کرے۔

ادب دوم: اگر ایک حرف بھی کسی سے سیکھا ہے تو اس کا ادب اور اس کی اولاد کا ادب بجالائے۔

ادب سوم: اپنے استاد کی ایسی مدح وستایش کرے جس کا وہ اہل ہو۔

ادب چہارم: استاد کی موجودگی وغیر حاضری میں خفیہ واعلانیہ اس کی تواضع کرے، اور دعاے خیر میں ہمیشہ یاد کرتا رہے۔

ادب پنجم: ایسے کام کرے کہ جس سے اُستاد کا اور والدین کا نام روشن ہو اور وہ سن کر راضی وخوش ہوں۔ جو شخص یہ آداب بجالائے سمجھیں اس نے دین ودنیا کی دولت کمالی۔

مسئلہ-۸۶

مٹی یا چینی کا ٹوٹا شکستہ برتن کوزہ گھر میں استعمال میں رکھنا درویشی لاتا ہے۔

مسئلہ-۸۷

شکستہ یا گرہ دار قلم سے لکھنا درویشی لاتا ہے۔ چنانچہ ایک ہی روایت میں یہ تین چیزیں آئی ہیں :

من تمشط بمشط مكسورة أو يكتب بقلم معقودة أو يشرب بإناءٍ مكسورة فإنه يورث الفقر .

یعنی جس نے ٹوٹی ہوئی کنگھی سے اپنے سر کے یا داڑھی کے بالوں میں شانہ کیا یا گرہ دار قلم سے لکھا، یا لب شکستہ کوزے سے پانی پیا تو وہ سعادت کو دور بھگاتا اور شقاوت کو نزدیک بلاتا ہے۔

مسئلہ-۸۸

تنبیہ الغافلین فقیہ ابواللیث سمرقندی میں لکھا ہے کہ مہمان کو حقیر جاننا اور اس کے آنے سے ناخوش ہونا درویشی لاتا ہے؛ کیوں شہر انطا کیہ کے رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا جو غضب نازل ہوا تھا تو اس کا سبب یہی تھا کہ انھوں نے موسیٰ اور خضر علیہما السلام کی مہمان نوازی نہیں کی تھی، اوران کی ضیافت سے انکار کر دیا تھا۔ چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے :

فَاَبَوا اَنْ يُّضَيِفُوهُما .

یعنی انھوں نے ان دونوں مہمانوں کی ضیافت کرنے سے انکار کیا۔

شکر بجا آرکہ مہمانِ تو ☆ روزیِ خودمی خورداز خوانِ تو

یعنی خدا کا شکر ادا کرو اور مہمان کا احسان مانو کہ اس نے تمہاری ضیافت و مہمان داری قبول کی اور اپنی قسمت کی روزی تمہارے دستر خوان پر بیٹھ کر کھاتا ہے۔ تمہاری قسمت کی روزی اس نے کچھ بھی نہ کھائی۔ یعنی جب مہمان تمہارے گھر میں آتا ہے تو اپنی روزی قسمت اپنے ساتھ لاتا ہے۔ اور برکت کے فرشتے صاحب خانہ کے یہاں دس حصے برکت لے کر آتے ہیں۔

یہود و نصاریٰ کا طریقہ تھا کہ وہ نامدار امیر کی ضیافت کرتے اور غریب کے واسطے دروازہ بند رکھتے۔ تو اہل اسلام پر ان کے برعکس غریب مسافر کی ضیافت کرنا اور مالدار امیر کی نہ کرنا لازم ہوا۔

خلاصۃ الحقائق میں لکھا ہے :

من أنفق علیٰ ضیفه درهماً فكأنما أنفق ألف دینار ومن لم یكرم ضیفه فلیس منا .

یعنی جس نے مہمان کے واسطے ایک درہم کے برابر خرچ کیا تو گویا اس نے ہزار دینار خرچ کیے، (یعنی اس کو ہزار دینار خرچ کرنے کا ثواب ملے گا)۔ اور اگر صاحب خانہ نے اکرامِ ضیف اور مہمان کی بزرگی کی قدر نہ کی تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

اکرموا الضیف ۔ (یعنی ہر طرح سے مہمان کی تکریم کرو) کے حکم کے مطابق مہمان نوازی اس پر لازم ہوئی۔ اس کے آنے سے خوش ہونے پر خدا رزق میں زیادہ برکت دیتا ہے۔ اس دنیا میں ہر کوئی چند روز کا مہمان ہے۔ اور سب کا مہمان دار خدائے تعالیٰ ہے کہ سب کو وہی روزی پہنچاتا ہے ۔

ادیم زمیں سفرۂ عام اوست

بریں خوانِ یغما چہ دشمن چہ دوست

فائدہ: درہم کو ساڑھے چار آنے کی چاندی کی قیمت شمار کرتے ہیں تو دوسو درہم کے ستاون روپے کا اندازہ ہوتا ہے جو نصابِ شرعی زکوٰۃ کے واسطے مقرر ہے اور اہل بخارا نے چون روپے یا اس سے قدرے کم وبیش نصاب کا درجہ مقرر کیا ہے۔ چاندی کا نرخ کم زیادہ ہر ملک میں اور ہر وقت میں ہوتا ہے، اس سبب ستاون یا چون روپے مقرر ہوئے جس کے پاس چون روپے نقد ہیں اور ایک برس گذر گیا تو چالیسواں حصہ زکوٰۃ حق اللہ ادا کرنا لازم آتا ہے۔ یعنی دوسو درہم میں پانچ درہم کا حساب لگایا جائے۔

لفظ درہم کی تحقیق

درہم کا لفظ درم کا معرب ہے۔ صراح وغیرہ لغات کی کتابوں میں ایسا ہی لکھا ہے کہ ایک درم کا وزن ساڑھے تین ماشے۔ اور بعضوں نے طب کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک درم کا وزن دو جو کے برابر ہے؛ لیکن درہم شرعی فقہا کی اصطلاح میں باعتبار پہنائے کفِ دست کے ہے۔ یعنی کفِ دست کو چوڑا کر کے اس میں پانی ڈالیں جتنا پانی لمبا چوڑا ہتھیلی کے درمیان گڑھے میں سمائے اتنی مقدار نجاست مثلاً پیشاب کپڑے کو لگی ہے تو دھونا فرض ہے۔ اس سے کم نجاست ہے تو دھونا مستحب ہے۔

یا قطرہ قطرہ دس پانچ جگہ دامن پر نجاست کے لگے ہیں اگر ان سب کو ایک جگہ قیاس سے جمع کریں اور بقدر درہم شرعی ہو جائے تو دھونا فرض ہے، نہیں تو دھونا مستحب ہے۔

لیکن سراج اللغات سے غیاث میں منقول ہے کہ درم مخفف درہم کا ہے اور لفظ درہم اصل عربی ہے، درم کا معرب نہیں۔ چنانچہ بعض علما کا محض ایسا گمان ہے کہ درم لفظ فارسی ہے اور اس کا معرب درہم ہے جس کی جمع دراہم ہے۔ جیسا کہ صاحب صراح نے لکھا ہے۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ کلام مجید میں سورۂ یوسف کے اندر دراہم جمع درہم کا لفظ آیا

ہے، اور جملہ مفسر، محقق لغاتِ قرآنی اور علماے ربّانی نے تمام لغات معرب واسما کی تحقیق کی ہے؛ لیکن لفظ درہم کو درم کا معرب نہیں لکھا ہے، پس ثابت ہوگیا کہ درہم عربی لفظ ہے اور درم اہل عجم نے تصرف کر کے تخفیف کیا ہے، تب درم کو معجم کہنا چاہیے نہ کہ درہم کو معرب۔

لفظ دینار کی تحقیق

لفظ دینار کی تحقیق یہ ہے کہ یہ دراصل دِنّار تھا نون پر تشدید اور دال پر زیر کے ساتھ۔ نونِ اول کو حرفِ یا سے کسرۂ ماقبل کی موافقت کے مطابق بدل دیا دینار ہو گیا، تا کہ ان مصادر سے التباس نہ ہو جو فعال کے وزن پر آتے ہیں؛ چنانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّاباً . اور اس تبدیلِ نون بحرف یا کا ثبوت اس کے جمع لفظ 'دنانیر' سے معلوم ہوتا ہے کہ جمع کے لفظ میں اصلی نون جو یا سے بدل گئی تھی پھر آ کر موجود ہوئی ہے۔

دینار' سونے کا سکّہ اشرفی کی مانند بیس روپے قیمت کا، اور خالی دینار دس روپے کا گینی کے مانند ہوتا ہے۔ اہل طب کی اصطلاح میں خیار شبنز وتخم کشوت کا شربت مسہلہ زرد رنگ کا بناتے ہیں اس کو شربت دینار کہتے ہے۔

مسئلہ-۸۹

التكلم في بيت الخلاء أو عند الاستنجاء يورث الفقر .

یعنی بیت الخلا میں یا استنجا کے وقت بات کرنا منع ہے اور مفلسی پیدا کرتا ہے۔

نیز کلوخ ہاتھ میں خشک کرتے وقت کچھ بولنا بلکہ سلام کا جواب بھی دینا منع ہے اور بے حیائی ہے و مفلسی پیدا کرنے کا سبب ہے۔ ہر آدمی مفلسی سے بہت خوف کرتا ہے اور بھاگتا ہے اور تونگر ہونے کو بڑی خواہش اور کوشش کرتا ہے؛ لیکن جو باتیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اولیاے کرام یا علما وحکمانے لکھا ہے اس پر عمل اور اعتقاد نہیں۔ اپنی

نادانی اور بے علمی سے ایسے کام کرتے ہیں جس سے تونگری بھاگتی ہے، اور مفلسی جلد دوڑ کرآتی ہے۔ خدا اپنی پناہ میں رکھے۔

مسئلہ-۹۰

وضع السّاق علی السّاق یمنع الرزق .

یعنی پاؤں پر پاؤں رکھ کر بیٹھنا برکت رزق کو مانع ہوتا ہے۔

مسئلہ-۹۱

من أتی طعاما لم یدع إلیه تملأ بطنه نارا .

یعنی جو بغیر بلائے کہیں کھانے کو گیا تو گویا اس نے اپنے شکم میں آتش دوزخ بھری۔

من مشی إلی طعام ولم یدع مشی فاسقا وأکل حراما .

یعنی بن بلائے کسی کے یہاں کھانے کو چل کر گیا تو چلنا اس کا فاسق کا چلنا ہوا اور کھانا حرام ہوا۔

یعنی بے اذن کھانے کو جانا نحوسیت، سبکی، اور مفلسی کا باعث ہوتا ہے۔

مسئلہ-۹۲

لاینبغی له أن یأکل مالم یوذن وأن ینظر أنهم یقولون عن المحبة والمساعدة فلیساعد .

یعنی کسی کو زیب نہیں دیتا کہ بغیر اذن کے کسی کے یہاں کھانا کھائے اگرچہ وہ

بلاتے ہیں مگر ہاں غور کرے کہ محبت سے بلاتے ہیں یا فقط رسمی طور پر۔ ورنہ راضی نہ ہوں تو نہ جاوے، اور اگر دل میں راضی ہیں تو جائے اور کھائے۔

رجل دخل دارا ولم يجد صاحب الدار فإن كان واقفا بصداقته عالما بفرحته إذا أكل من طعامه فله أن يأكل بغير إذنه والمراد بالإذن الرضاء وهوراض عنه .

یعنی کوئی شخص کسی کے مکان میں گیا اور صاحب خانہ گھر میں نہیں ہے اور کھانا تیار ہے اور وہ صاحب خانہ اس کا دوست صاحب اعتماد ہے اور یہ جانتا ہے کہ اگر میں کھانا کھالوں گا تو صاحب خانہ خوش ہوگا تو بغیر اذن کے کھانا کھالے۔ اور اذن سے مراد صاحب خانہ کی رضامندی ہے۔

ایسا صحابہ میں باہم اتفاق ہوا ہے، اور دلوں میں ان کے کسی طرح کی جدائی نہ تھی۔

فائدہ: حکما کہتے ہیں کہ دوستی چار قسم کی ہے :

پہلی قسم: یہ کہ باہم تعارفات رسمی ہے۔ پنج وقتہ مسجد میں ملاقات ہوتی ہے، یا ہر ہفتہ جمعہ کو ملاقات ہوتی ہے، محبت کے ساتھ باہم گفتگو کرتے ہیں۔

دوسری قسم: خویش ہم پیشہ ہیں، کاروبارِ دینوی میں مددگار ہم دیگر ہیں، دوست کو نفع پہنچا تو خوش ہوتے ہیں، نقصان ہوا تو غمگین ہوتے ہیں، اپنی ذات سے دوست کے واسطے محنت کرتے ہیں اور احسان کا بار اس پر نہیں رکھتے، اللہ کے واسطے کو کیے سو کیے، زبان پر نہیں لاتے، اپنے احسان کو بھول جاتے ہیں اور دوست کے احسان کو ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔ یہ درجہ قسم اول سے اعلی ہے۔

تیسری قسم: یہ ہے کہ دوست کو اپنے گھر میں اکثر کھانا کھلائیں اور خود بھی دوست کے یہاں بروقت کھانا کھالیں بلکہ کہلا بھیجیں کہ ہم فلانے وقت تمہارے یہاں کھانے کو آئیں گے کسی طرح کا حجاب نہ کریں، دوست کے واسطے بن مانگے مال اپنا خرچ کریں پھر اس

کی طلب نہ رکھیں، حسابِ دوستاں دردل سمجھیں، اگراس نے عوض لادیا تو لے لیں، اگر کسی نے مجلس میں دوست کی غیبت کی تو اس کو منع کریں؛ کیونکہ حق دوستی و برادری اہل اسلام یہ نہیں ہے کہ بھائی کا گوشت بھائی کھائے بحکم: أنْ يَّأْكُلَ لَحْمَ أخِيْهِ آیا ہے، اور یہ اخوتِ اسلام ہے۔

غیبت کہنا اور غیبت سننا دونون ممنوع ہیں جو بات کہ روبرو بالمشافہ نہیں کہہ سکتے ہیں ویسی بات اس شخص کے پس پشت کہیں اس کو غیبت کہتے ہیں، اگر چہ وہ عیب اس شخص کی ذات میں ہو، اور جو عیب کہ اس کی ذات میں نہ ہواس کو بیان کرنا تو بہتان وتہمت ہے، اور غیبت سے بدتر۔

چوتھی قسم: دوستی اور محبت کامل ہے کہ دوست کا حکم بجالانے کے واسطے اپنا کام چھوڑ دے اور اپنی خوشی پر دوست کی خوشی اور رضامندی مقدم سمجھے ؎

قصد من سوے وصال وقصد اوسوے فراق
ترکِ کام خود گرفتم تا برآید کامِ دوست

یہ دوستی جانی ہے، جو دوستی زبانی ودوستی نانی سے نہایت افضل واعلی ہے۔ ایک شاعر نے خوب کہا ہے ؎

دلا یارانِ سہ قسم اندار بدانی زبانی اندو نانی اندو جانی
بنانی نان بدہ از در بدرکن تواضع کن بیارانِ زبانی
دلِ یارانِ جانی رابدست آر بقصدش جاں بدہ گرمی توانی

ابھی ہمارے بھائی اہل اسلام: الْمُؤمِنُونَ اِخْوَةٌ کو سمجھیں، یعنی سب مسلمان آپس میں بھائی ہیں، نماز میں ہمیشہ سب مسلمان اپنے بھائیوں کے واسطے دعا مانگتے ہیں، اس برادری کا حق ادا کریں۔

لفظ انسان اُنس سے مشتق ہے بنی نوع انسان باہم دیگر اتفاق ومحبت سے نہ رہیں تو حیوان سے بدتر ہیں۔ دیکھو حیوان ہر قسم کے پرندے چرندے گروہ کے گروہ اپنی جنس کے ساتھ اتفاق سے جنگلوں میں زندگانی بسر کرتے ہیں۔ اور اولادِ آدم دو بھائی ایک مکان میں نہیں رہ سکتے، یہ کمالِ جہالت وشیطنت ہے۔ قطعہ

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا ☆ دلِ دشمناں ہم نکردند تنگ

ترا کے میسر شود ایں مقام ☆ کہ بادوستانت خلافست وجنگ

کتنی کم ظرفی اور کوتاہ بینی خودعرضی اور حق فراموشی ہے کہ اپنی قسمت پر قانع نہ ہوکر غیر کا مال بھی چھین جانے کو ڈرتے نہیں۔ جتنا تم کو تمہارا مال وفرزند پیارا ہے اتنا دوسرے کو بھی اس کا مال وفرزند پیارا ہے۔ خدا نے ہر ایک کے لیے حد باندھی ہے اس کے باہر قدم رکھنا بڑی نافرمانی اور مخالفت عقل ونقل ہے۔ جب حرص نے اندھا بنا دیا پھر سیدھا راستہ کہاں سوجھتا ہے۔ قطعہ

اے قناعت تونگرم گرداں ☆ کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست

گنج صبر اختیار لقمان است ☆ ہر کرا صبر نیست حکمت نیست

مسئلہ-۹۳

لیس منا من وسع اللّٰہ علیه ثم قتر علی عیاله .

یعنی وہ ہم اہل اسلام میں سے نہیں کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے وسعت رزق دی ہے اور وہ اپنی عیال پر جورو بچوں پر کھانے پینے میں تنگی کرتا ہے۔

ایسی بخالت کرنے سے روزی کی برکت جائے گی بحکم: **احسَنَ اللّٰـہ اِلیک.**

احسان کر خویشوں پر دوستوں پر جیسا کہ احسان کیا خدائے تعالیٰ نے تجھ پر۔

مسئلہ-۹۴

أكل الطعام على السرير يورث الفقر .

یعنی تخت پر بیٹھ کر کھانا کھانا اور دسترخوان نہ بچھانا درویشی لاتا ہے۔

مسئلہ-۹۵

قطع الخبر بالأسنان عند الأكل يورث الفقر .

یعنی کھاتے وقت دانت سے روٹی کترنا منحوس ہے درویشی لاتا ہے۔

مسئلہ-۹٦

مسح الأسنان بالثوب يورث الفقر .

یعنی دانتوں کو کپڑے سے ملنا جیسا کہ مسواک کرتے ہیں نہایت منحوس ہے۔

مسئلہ-۹۷

لوگوں پرظلم کرنا باعث درویشی ہوتا ہے۔ارشادِباری تعالیٰ ہے :

فَتِلْکَ بُیُوْتُهُمْ خَاوِیَةٌ بِمَا ظَلَمُوْا –أي خالية بسبب الظلم –

یعنی ظلم کرنے کے سبب وہ گھر ویران اور خالی پڑے ہیں۔

الظالم لايموت إلا حقيرا ولايحشر إلا فقيرا .

یعنی ظالم شخص حقارت کی حالت میں مرتا ہے اور فقیری کی حالت میں حشر کے میدان میں آئے گا۔

روایت ہے کہ بادشاہ نے ایک امیر کو کسی شہر کا حاکم بنا کر بھیجا۔ وہ امیر شہر میں مسند حکومت پر بیٹھا اور بے انتہا ظلم کا آغاز کیا۔ شہر کے رہنے والے عاجز ہو گئے۔ رات کو کسی شخص نے اس حاکم ظالم کے دروازے پر لکھ دیا :

خانۂ ظالم خراب شود .

جب فجر کو حاکم نے یہ لکھا ہوا دیکھا تو ایک سطر اس کے نیچے اپنے ہاتھ سے لکھ دی:

بعد از خرابي هزار خانه .

یعنی ظالم کا گھر ویران ہوتا ہے؛ مگر ہزار گھر ویران کرنے کے بعد۔ اور منادی شہر میں پھرا دی کہ جس نے یہ سطر اول لکھی ہے، حاضر آئے اور اپنے لکھے کا جواب پائے، میں نے اس کو معاف کیا۔

بالآخر سطر اول کا لکھنے والا شخص حاضر ہوا اور اعتراف کیا کہ میں نے لکھا ہے۔ کہا کہ جواب بھی اس کا پڑھ لے، اور یوں کہا کہ میں ظالم نہیں ہوں بلکہ تمہارے اعمال کی شامت کا بدلا لینے والا ہوں ۔

بقومے کہ نیکی پسند دخدائے   دہد حاکم عادل و نیک رائے
چو خواہد کہ ویران کند عالمے   نہد ملک د ر پنجۂ ظالمے

مسئلہ-۹۸

الإصرار على المعصية بلاندامة يورث الفقر .

یعنی گناہ کے کاموں پر ضد کرنا اور ندامت نہ کرنا درویشی اور مفلسی کا باعث ہے۔

یعنی گناہ کرتا ہے، اگر کسی نے منع کیا تو اور زیادہ ضد کرتا ہے پشیمان نہیں ہوتا بلکہ منع

کرنے والے کو دشمن سمجھتا ہے، تو آخر کو مفلس ہو جاتا ہے ۔

بخت و دولت بکار دانی نیست

جز بتائید آسمانی نیست

یعنی نیک بختی اور دولت کچھ عقل و ہنر سے نہیں آتی جب تک خدائے تعالیٰ کی مدد نہ ہو۔

جب دولت ملی اور اس نے منعم حقیقی کی تابعداری نہ کی بلکہ اس کی نافرمانی میں مستعد ہوا اب دولت کو زوال آیا۔ جو کام نہ کرنے کے تھے وہ کیا تو مفلس دو جہان کا بن گیا۔ سچ ہے داتا کے تین گن دیوے، دلاوے، چھین لیوے۔

پانچ شخص ہمیشہ مفلس رہیں گے، ان کو خیر و برکت کبھی نہ ہوگی :

ایک **قاطع الشجر** کہ جس کا روزگار ہری جھاڑ کاٹنا اور لکڑی بیچنا ہے۔

دوسرا **ذایج البقر** گاؤ ذبح کرنے کا دھندا کرنے والا۔

تیسرا **بایع البشر** بردہ فروش۔

چوتھا **شارب الخمر** شراب پینے والا کبھی برکت نہ دیکھے گا۔

پانچواں **النائم عن صلوٰۃ العشاء و الفجر** نمازِ عشا و فجر سونے میں کھو دینے والا۔ نعوذ باللہ منہا۔

مسئلہ-۹۹

جس برتن میں کھانا کھایا ہے، اسی برتن میں ہاتھ دھونا منحوس ہے۔

لاتغسل يديک فی إناء أکلت منه لا توسد عتبة الباب ولاتجلس عليها ولاتضع يديک تحت خدک وأنت قاعد

ولاأصابعک حول رکبتک ولا تقرعها .

یعنی جس باسن میں کھانا کھایا اسی میں ہاتھ نہ دھونا۔ دروازہ کی دہلیز پر تکیہ نہ لگانا اس پر سر رکھ کر سونا نہیں۔ اس پر بیٹھنا نہیں۔ ہاتھ گال کے نیچے رکھ کر بیٹھنا نہیں۔ انگلیاں گھٹنوں پر رکھنا اوران کو پھوڑنا نہیں۔

مسئلہ-۱۰۰

قرآن شریف گھر میں موجود ہے اور کبھی اس کی تلاوت نہ کرنا درویشی لاتا ہے۔ لازم ہے کہ ہر روز فجر میں کچھ بھی اس میں سے پڑھا کرے۔

مسئلہ-۱۰۱

ماں باپ اُستاد و مرشد کی نافرمانی کرنا درویشی کا باعث ہوتا ہے۔ لازم ہے کہ ان کی تابعداری اور ادب کرے۔ وہ جو نصیحت کرتے ہیں (ان پر عمل کرے کہ اسی میں) بہتری ہے۔

باب دوم: سو فوائد

جن پر عمل کرنے سے برکت اور تونگری کا فائدہ دونوں جہان میں حاصل ہوتا ہے

اس باب میں کئی حدیث شریف، اقوال بزرگان دین اور وظائف واوراد لکھے گئے ہیں۔ نیک اعتقاد سے عمل کرے تو دو جہان کی مراد پائے۔ فقر وغنا کی افضلیت کو بغور دیکھنا چاہیے کہ چار قسم کے انسان پہلے بیان ہو چکے۔ قسم اول دنیا وآخرت میں تونگر ہیں۔ قسم دویم دنیا میں مفلس اور آخرت میں تونگر ہیں۔ قسم سوم دنیا میں تونگر اور آخرت میں مفلس ہیں۔ قسم چہارم دنیا وآخرت میں دونوں میں مفلس ہیں۔

فائدہ-۱

ليس الغني عن كثرة المال والعرض إنما الغني عن النفس.

یعنی کسی کے پاس بہت سا مال واسباب ہے تو وہ غنی نہیں بلکہ غنی وہ ہے کہ جس کی ذات میں قناعت اور دل بھرا ہوا ہے۔

تونگری بدل است نہ بمال

بزرگی بہ عقل ست نہ بسال

فائدہ-۲

ملوک الجنة من أمتیی القانعون بالقوت یوما بیوم .

یعنی (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) میری امت میں سے جنت میں وہ لوگ بادشاہ بن جائیں گے جو دنیا میں قناعت کرتے ہیں، اور 'یومٌ جدیدٌ ورزقٌ جدیدٌ' پر عمل پیرا ہیں۔

فائدہ-۳

الحریص مع کثرة المال فقیر وصغیر
والقانع مع قلة المال غنی وکبیر

یعنی حرص کرنے والا فقیر اور ادنی شخص ہے اگر چہ بڑا مالدار ہے۔ اور قناعت کرنے والا غنی اور بزرگ ہے اگر چہ کم مال دار ہو۔

فائدہ-۴

رکعتان من مؤمن فقیر صابر أحب إلی اللّٰہ من سبعین رکعة من غنی شاکر .

یعنی (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) ایماندار فقیر صابر کی پڑھی ہوئی دو رکعتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک غنی شاکر کی ستر رکعتوں سے بہتر ہے۔

فائدہ-۵

نعم الأمير على باب الفقير وبئس الفقير على باب الأمير .

یعنی کتنا اچھا ہے وہ امیر جوفقیر کے دروازے پر (خدمت کرنے اور دعا لینے کو) جاتا ہے اور کیا برا ہے وہ فقیر جوامیر کے دروازے پر (دنیا مانگنے کو) جاتا ہے۔

فائدہ-٦

المرء مع من أحب .

یعنی آدمی اُسی کے ساتھ حشر میں اٹھے گا جس کو وہ دنیا میں دوست رکھتا ہے۔

فائدہ-۷

الكاسب حبيب الله .

یعنی کسب کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔

نیز روزگار، پیشہ، تجارت، ہنر، مزدوری' تونگر ہونے کا بڑا سبب ہے۔ ہنرمند کبھی بھوکا ننگا فقیر نہ رہے گا اس کا ہنر روز پانی کا جھرا جاری رکھتا ہے۔

فائدہ-۸

عمل الأبرار من الرجال الخياطة ومن النساء الغزل .

یعنی (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) نیک بخت مردوں کا کام درزی کا ہوتا ہے، اور نیک بخت عورتوں کا کام دھاگا بانٹنے کا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر اوقات گھر میں بیٹھ کر کپڑا سیتے تھے۔حضرات ادریس علیہ السلام اور لقمان حکیم کا پیشہ درزی کا تھا۔

الغزل بمعنی دسیدن یعنی چرخے پر روئی کا تنا، دھاگا بانٹنا۔اور الغزل کے دوسرے معنی عورت کے ساتھ بازی کرنا، جوانی کی حکایت اور عورتوں کا عشق بیان کرنا ہوتا ہے۔ شاعرون کے نزدیک غزل اس کو کہتے ہیں جس میں عورتون کے حسن کی تعریف، عشق اور ہجر ووصال کا بیان ہو۔

فائدہ-۹

حکمانے لکھا ہے کہ وقت اور محنت دولت کے ماں باپ ہیں جو شخص ہر وقت محنت وکام وکسب کرتا رہے گا، بے فائدہ سستی میں کھیل میں وقت نہ کھوئے گا بیشک تونگر بنے گا:

الوقت سیفٌ قاطعٌ .

یعنی وقت ایک کاٹنے والی تلوار کا نام ہے.(جس کے ہاتھ میں رہے وہ امیر ہے)۔

فائدہ-۱۰

امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ جب کسی آدمی کو دیکھتے تو یوں پوچھتے :

هل حرفةٍ فإن قالوا لا لأسقط من عيني .

یعنی کیا یہ شخص کچھ روزگار کرتا ہے۔اگر کہا نہیں تو میں اپنی چشم اعتبار سے اس کو گرادیتا ہوں۔

فائدہ-۱۱

مر داؤد علیه السلام بأسکاف فقال له یا هذا اِعمل و کل فإن اللّٰه یحب من یعمل ویأکل ولا یحب من یأکل ولا یعمل .

یعنی نبی داؤدعلیہ السلام کسی چمار کی دکان پر سے گذرے،تو فرمایا: اے فلاں! کام کرو اور کھاؤ؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے جو اپنی محنت کی روٹی کھاتا ہے۔ مگر اس کو دوست نہیں رکھتا جو کھاتا ہے اور کام کچھ نہیں کرتا۔

فائدہ-۱۲

معدن الحدید أفضل من معدن الذهب والفضة .

یعنی لوہے کی کھان سونے روپے کی کھان سے افضل ہے۔

اس کا مطلب یہ سمجھ میں آتا ہے کہ جن ملکوں میں سونے روپے کی کھان تھی اس ملک کے لوگ مغرور بنے ،عیش وعشرت میں سست ہو گئے ،اور محنت کرنا چھوڑ دیا۔ اور جس ملک میں بلادِغربی کی طرف لوہے کی کھان تھی ،وہاں کے لوگوں نے محنت اور ہنر سے چاقو، قینچی ، سوئی وغیرہ ہتھیار بنا کر علم وہنر کی قوت سے ملکوں میں تجارت شروع کر دی، اور سونے روپے کی کھان کے مالک بن گئے ،اور محنت کے زور سے اپنا لوہا سونے روپے سے بہتر کر دکھایا اور سب ملکوں کو اپنا تابعدار بنالیا۔ گویا ہنر اور محنت سے ان کا لوہا سونے سے بھی زیادہ افضل بن گیا۔

فائدہ-۱۳

کسب الحلال والنفقة علی العیال من أعمال الأبدال .

یعنی کسب حلال سے روزی پیدا کرنا اور اپنے عیال وخویش کی پرورش کرنا ابدال اولیا کا کام ہے۔

فائدہ-۱۴

من رزق من شیئً فلیلزمه .

یعنی جس کو خدا نے رزق دیا جس کام اور حرفت میں تو اس کو لازم ہے کہ تمام عمر وہی کام کرے۔ ایسا نہیں کہ حرص کر کے اپنا کام چھوڑ دے اور دوسرے کام کے پیچھے لگ جائے کہ مجھے زیادہ ملے گا۔ آخر ہاتھ میں کا بھی روزگار کھو دے گا، اور زیادہ کی امید پر کم بھی جاتا رہے گا۔ آدھی کو چھوڑ کر ساری کو دوڑنا اچھا نہیں ۔

گر زمیں را بآسماں دوزی
نشود جز زیادہ از روزی

فائدہ-۱۵

خیر رأس المال الدیانة سبحان من جعل غفلة التجار وحرصُهُم لطيِّ البلاد سببا لمصالح العباد .

یعنی بہتر پونجی آدمی کی دین داری ہے۔ شکر وسپاس ہے خدا کے لیے جس نے تاجروں کو غفلت میں گرفتار کیا اور شہر بہ شہر پھرنے کا شوق دیا کہ یہ سبب ہوا بندوں کی مصلحت معیشت کا۔

چنانچہ علما کی روزی شہر بہ شہر پھیلا دیا تا کہ وہ ملک میں جائیں اور وہاں کے باشندوں کو ان سے علم کا فیض پہنچے۔

فائدہ-۱۶

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لقد طفت فی شرق البلاد وغربها

وجربت هذا الدهر باليسر والعسر

فلم أر بعد الدين خيرا من

الغنى

ولم أر بعد الكفر شرا من

الفقر

یعنی میں نے مشرق ومغرب کے ملکوں میں بہت سیاحت کی۔اور زمانہ کی تنگی وفراخی کا بہت تجربہ حاصل ہوا۔تو مجھے دین کے بعد کوئی چیز تونگری سے بہتر نظر نہیں آئی۔یوں ہی میں نے کفر کے بعد کوئی چیز فقیری سے بدتر نہیں دیکھا۔
یہاں فقر ودرویشی کے معنی زیادہ مفلسی وتنگ دستی کے ہیں۔

فائدہ-۱۷

المال فی هذا الزمان عز للمؤمنين وسلاح لصيانة الايمان

.

یعنی اس زمانے میں مال سے مسلمانوں کی عزت ہے۔اور وہ ایمان بچانے کا ایک ہتھیار ہے۔
اگلے زمانے میں زہد وتقوی سے مسلمان کی عزت ہوتی تھی۔امیر وبادشاہ اس کے پاس آتے اور خدمت کرتے تھے؛لیکن اب معاملہ اس کے برعکس ہے۔کیسا بھی عالم ربانی

اور عارفِ حقانی ہوا گر مفلس ہے تو لوگوں کی آنکھوں میں ذلیل ہے۔ کسی کو اس سے فائدہ نہ ملے گا۔

مرا بتجربہ معلوم شد ز پنجاہ سال
کہ قدرِ مرد بعلم ست وقدرِ علم بمال

تونگروں کو دین سے غرض نہیں رہی؛ اس لیے علما و مشائخ سے ملنا اور ان کی خدمت کرنا بالکل موقوف ہو گیا۔ مگر علما و مشائخ کو دنیا کی اور کھانے کپڑے کی غرض موجود ہے؛ اس لیے تونگر کے دروازے پر بروقت ضرورت جانا پڑتا ہے۔

فائدہ-۱۸

لابد للمرء من مال يعيش بـه
وداخل القبر محتاج إلى الكفن

یعنی آدمی کو مال کمانا اور اپنی زندگی بسر کرنا ضرور ہے بلکہ مرے بعد بھی قبر میں کفن کی حاجت رہتی ہے۔

لطیفہ: کسی نے گائے اور بکری سے پوچھا کہ تم ہمیشہ دودھ گھی سے بنی آدم پر احسان کرتی ہو وہ بھی تم پر احسان کا بدلہ کفن وغیرہ دیتے ہیں یا نہیں۔ انھوں نے رو کر افسوس کے ساتھ کہا کہ بنی آدم بڑے احسان فراموش ہیں۔ جس نے جان وایمان دیا، اور رزق ومکان بخشا، اس کا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تو احسان مانتے ہی نہیں اور ان کی قدر تو بوجھتے نہیں، وہ ہم کو کفن کیا دیں گے!۔ بلکہ جو پوست خدا نے ہم کو بخشا ہے وہ بھی مرنے کے بعد اُتار لیتے ہیں۔ اپنے جوتے بناتے ہیں۔ ہڈیوں کو بھی توڑ کر اپنے کام میں لگاتے ہیں اور اس سے دنیا کا مال پیدا کرتے ہیں۔

فائدہ-۱۹

تفتازانی فرماتے ہیں۔

طويت بإحراز الفنون وكسبها

وداء شبـــابي والجنـون فنون

وحين تعـاطيت الفنون ونلتها

تبيــن لي أن الفـنون جـنونٌ

یعنی جب میں نے بڑی سعی وکوشش کی اور تمام علوم وفنون حاصل کر لیے، جوانی ساری کھودی اور علم کے پیچھے دیوانہ بنا پھرتا رہا؛ کیوں کہ جنون بھی ایک فن ہے۔لیکن جب تمام علم وہنر کی مجھے بخشش مل گئی تب معلوم ہوا کہ تحقیق فنون بھی جنون ہے۔

یعنی علم وہنر دین ودنیا کے حاصل کرنے کے لیے ہتھیار کی مانند ہے؛ مگر عمل کرنا گویا ان ہتھیاروں کو کام میں لانا اوران سے فائدے اٹھانا ہے۔

ایک گاڑی بھر کر ہم نے کتابیں پڑھیں۔(پھر کیا ہوا کہ) مٹھی بھر اناج کی اِحتیاج دوسرے شخص کی طرف لے گئی۔تو گویا تمام علم وہنر سیکھنا ہمارا دیوانہ پنا تھا۔بحکم

عز من قنع وذل من طمع .

یعنی جس نے قناعت وصبر اختیار کیا علم وعقل کا پھل پایا اور جس نے حرص میں دل ڈالا ذلت اٹھایا۔

دو ہاتھ اور ایک پیٹ خدا نے دیا ہے۔اگر عقل ہے تو محنت کرو، کماؤ کھاؤ اور کھلاؤ۔ دوسروں کا بوجھا اٹھاؤ؛ لیکن اپنا بوجھ دوسروں پر مت ڈالو۔فضیل بن عیاض فرماتے ہیں:

جب تک آدمی زندہ ہے اُمید سے زیادہ خوف رکھے؛ مگر جب موت آجائے تو خوف سے زیادہ اُمید رکھے۔

فائدہ-۲۰

الأكل حرام بلا رياضة .

یعنی بغیر محنت کیے روٹی کھانا حرام ہے۔

اس کے معنی علما نے کئی قسم سے کیے ہیں: اوّل یہ کہ رزق خدا کا دیا ہوا ہے جب اس کی عبادت وریاضت اور فرماں برداری نہیں کرتے تو اس کا رزق مت کھاؤ۔ یعنی حرام خور مت بن۔

دویم یہ کہ جب رزق کھایا تو چلو پھرو اور محنت کرو تا کہ وہ کھانا ہضم ہو جائے۔ اگر محنت وریاضت نہ کی تو کھانا ہضم نہ ہوگا۔ اب جب دوسرا کھانا کھائے گا تو بیمار ہو جائے گا؛ کیوں کہ غیر منہضم کھانا سم ّقاتل ہے۔ اس لیے بغیر محنت کیے حکما کے نزدیک کھانا ہرگز جائز نہیں۔

سویم یہ کہ ہر ایک شخص اپنی روزی محنت ومشقت کر کے پیدا کرے اور کھائے، دوسرے کی محنت کا پھل آپ نہ کھائے بلکہ اپنی محنت کا پھل دوسروں کو کھلائے اسی میں عقلمندی ہے۔ ایک شیر محنت کر کے شکار پکڑتا ہے، اور دس گیدڑ بھی اس کا جھوٹا کھا کر پیٹ بھرتے ہیں۔

چو استادۂ دست اُفتادہ گیر
نہ خود را بیفگن کہ دستم بگیر

یعنی جب تو کھڑا ہے تو گرے ہوئے شخصوں کا ہاتھ پکڑ کر اُن کو اٹھا۔ ان کی مدد کر، خود

کوز میں پر مت ڈال دے۔ نیز لوگوں سے یوں حاجت مت مانگ کہ 'میری دستگیری کرو' بلکہ خود کما کر کھا۔ غیر کی کمائی پر دانت تیز مت کر؛ کیونکہ بغیر محنت کیے کھانا حرام ہے۔

حکایت: ایک شخص جنگل میں لکڑیاں کاٹنے کے واسطے گیا تاکہ اسے شہر میں لاکر بیچے اور اپنی روزی حاصل کرے۔ یکا یک ایک درخت پر نظر پڑی اندھا کوا بے پر و بال نظر آیا۔ خیال کیا کہ اس کو یہاں روزی کس طرح پہنچے گی۔ اتنے میں ایک باز نے فاختہ کا شکار کیا اپنے پنجے میں پکڑا اور اسی جھاڑ پر کوے کے قریب بیٹھ کر کھانے لگا، باقی وہاں چھوڑ کر چلا گیا۔

چنانچہ کوے نے اس کا فضلہ کھایا اور اپنا پیٹ بھرا۔ جب اس شخص نے رزاقِ مطلق کی قدرت کو دیکھا تو کہا: افسوس میں کس لیے بے صبر بن کر پھرتا ہوں، میرا روزی رساں مالک موجود ہے۔ اگر جان دیا تو نان بھی دے گا۔

اب وہ اسی جنگل میں ایک پہاڑ کی غار میں جا بیٹھا۔ ایک دن گذر گیا فاقہ سے بے طاقت ہوا۔ دوسرا دن جب گذرا تو اٹھ کر بیٹھنے کی بھی طاقت نہ رہی۔ ہوش جاتا رہا۔ ایک بکریاں چرانے والا وہاں آیا۔ اس کا حال دیکھ کر اسے رحم آیا، کچھ روٹی بکری کے دودھ میں چور کر مل کر اس کے منھ میں ڈالا، قدرے پانی پلایا۔

جب اس شخص کو ہوش آیا، اور آنکھیں کھولا تو اٹھ کر بیٹھ گیا۔ چرواہے نے پوچھا: تو کون ہے، یہاں غار میں کس لیے آکر پڑا ہے؟۔ اس شخص نے حقیقت بیان کی، اور باز و کوّے کا حال سنایا تو چرواہے نے ملامت کر کے کہا: تو تندرست جوان شخص ہے، تو نے باز کی طرح ہونا کیوں نہ پسند کیا، اور دیوانگی سے غار میں آکر بیٹھ گیا ہے۔ اب تو کوّے کے جیسا بن گیا۔ خدا نے مجھ کو باز بنا کر تیزی زندگانی کا سبب کر دیا۔ جا دھندا مزدوری کر، دیوانہ مت بن۔

فائدہ-۲۱

عناصر اربعہ سے انسان کا وجود قائم ہے۔یعنی خاک سرد وخشک ہے۔ پانی سرد وتر ہے۔آتش گرم وخشک ہے۔اور ہوا گرم وتر ہے۔سب ایک دوسرے کے ضد ہیں۔ چند روز بصورتِ اعتدال جسم کی تندرستی اور زندگی قائم ہے۔اگر ایک شے ان چار میں سے کم زیادہ ہوجائے تو آدمی ہلاک ہوجاتا ہے۔اسی طرح جہان کا وجود چار قسم کے لوگوں سے قائم ہے۔اوّل بادشاہ امیر حاکم سپاہی آتش کی مثال ہیں کہ رعیت پر سیاست کا رعب رکھتے ہیں۔دویم علما فضلا پیشہ ور پانی کی مانند ہیں کہ دین دنیا کا انتظام صفائی ونرمی سے اور انصاف ودانائی کے ساتھ تراوت قائم رکھتے ہیں۔

تیسرے سوداگر اہل تجارت ہوا کی مانند ہیں۔ایک ملک کا مال اور پیدائش کے اجناس دوسرے ملک کو لے جاتے ہیں،خود بھی نفع پاتے ہیں اور تمام رعیت کو آسایش دیتے ہیں۔چوتھے دہقان کھیتی باڑی کرنے والے بمنزلۂ خاک کے ہیں کہ تمام جہان کی خوراک مٹی میں سے پیدا کرتے ہیں۔شب وروز محنت کرکے اپنے واسطے غذا نکال کر دوسرے ہزاروں مخلوق کی غذا ہر سال تازہ بتازہ تیار کرتے ہیں۔اگر سبھی آدمی لکھنے پڑھنے والے عالم فاضل بن جائیں، یا امیر تجار مالدار ہوجائیں تو کھیتی مزدوری وغیرہ اناج پیدا کرنے کا کام کون کرے گا۔

جب تک چاروں قسم کے لوگوں کا وجود موجود ہے تب تک جہان قائم ہے؛اس لیے خدا نے اپنی حکمت کاملہ سے ہر ایک شے کی تقدیر واندازہ مقرر کردیا۔اسی لیے کاروبارِ ہستی چلا جارہا ہے۔مفلس وغنی اور تونگر وفقیر دونوں قسم کے لوگ ہر شہر میں ضرور ہونا چاہیے۔اگر سب تونگر اور غنی ہوجائیں یا سب مفلس وفقیر بن جائیں تو اس میں جہان کی خرابی ہے۔

فائدہ-۲۲

قال علی لابنه الحنفية يابنی إني أخاف عليک الفقر فاستعذ بالله منه فإن الفقر منقصة فی الدين مدهشة للعقل داعية للمقت والفقر موت الأكبر .

یعنی علی رضی اللہ عنہ نے اپنے فرزند محمد الحنفیہ سے فرمایا: اے فرزند! میں تجھ پر درویشی کا خوف رکھتا ہوں؛ سوتو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ کہ وہ تجھے مفلسی سے بچائے؛ کیونکہ مفلسی دین میں نقصان کرتی ہے، عقل کو زائل کردیتی ہے، خرابی سامنے بلاتی ہے اور فقر واقعتاً ایک بڑی موت ہے۔ خدا پناہ میں رکھے۔

فائدہ-۲۳

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

أشقى الأشقياء من جمع عليه فقر الدنيا وعذاب الأخرة .

یعنی بدترین شخص وہ ہے جو دنیا میں بھی بے زروبے پر ہو، اور آخرت میں بھی (گناہ کے باعث) عذاب پائے۔

فائدہ-۲۴

المال الصالح لرجل الصالح .

یعنی مالِ صالح مردِ صالح کے ہاتھ میں نہایت کام کا ہے۔

اسی لیے سونے چاندی کے برتنوں میں پانی پینا اور استعمال کرنا منع ہوا ہے کہ اس

مال کو اٹکا کر رکھنا اور لوگوں کے معاملوں میں خلل ڈالنا گناہ عظیم ہے۔ دست گرداں رہنے سے ہزاروں کا کام نکلتا ہے۔

فائدہ-۲۵

قال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم إن الذی یشرب فی آنیة فضة إنما یجرجر في جوفه نارجھنم لأنه یؤدی إلی منع الناس عن تصریفھا فی معاملاتھم ولعظم منافعه. قال اللّٰہ تعالی: وَلاَ تُؤْتُوْا السُّفَھَآءَ أَمْوَالَکُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰہُ لَکُمْ قِیَامًا .

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک جو کوئی چاندی کے برتن میں پانی پیتا ہے وہ درحقیقت جہنم کی آتش اپنے پیٹ میں بھرتا ہے۔ کیوں کہ اس نے لوگوں کو معاملات میں پھیر بدل کرنے سے اور اس کا نفع سبھوں کو حاصل ہونے سے روک رکھا ہے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: سفیہ نادانوں کو تم اپنا مال مت دو جو تمہارے برتنے اور زندگانی قائم رکھنے کے واسطے اللہ نے بنایا ہے، اور نادان اس کو خراب کر ڈالیں گے، اور ضائع کر دیں گے۔

ولھذا أعظم وعید احتبسه وکنزہ فانه کمن احتبس حاکما للناس تمشی به أمور معاشھم .

یعنی اسی لیے ایسے شخص پر بڑے عذاب کا وعدہ ہے کہ جس نے اس کو روک رکھا ہے اور گاڑ دیا ہے۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کسی حاکم کو قید کر دیا جائے جو آدمیوں کی معاش کے کاموں کا انتظام اور درستی رکھتا تھا۔

کیونکہ سونا چاندی جیسے قاضی مفتی ہیں آدمیوں کے بہت کام آتے ہیں جس نے ان کی مزاحمت اور اٹکاؤ کی گویا سب آدمیوں کے کام میں خلل ڈالا۔

معتوہ (بےعقل وبیہوش) میں، سفیہ (نادان وکم عقل) میں، اور مجنون میں فقہانے حکم کیا ہے کہ ان کو اپنے خود کے مال کا بھی مختار نہ کرنا چاہیے بلکہ ضروری خرچ ان کو دے اور باقی پر قاضی یا حاکم نے نظر رکھے تاکہ وہ ضائع نہ کردیں۔

چاندی سونا بنی آدم کی حاجت روائی کا ہتھیار ہے۔ جب اس کو کسی نے قید کر رکھا، اور دفن کیا، تو وہ پھیر بدل ہونے اور نفع پہنچانے سے باز رہا۔ اور اگر توڑ کر چاندی سونے کے برتن کا استعمال کرے تو اس کی قوم کے لوگ اس پر حسد کریں گے بلکہ اس کو ہلاک کر ڈالیں گے؛ اس لیے مردوں کو سونے کی انگشتری انگلی میں رکھنا حرام ہے۔ قیامت کے دن سانپ بچھو اس کی انگلیوں میں لپٹیں گے، اور عذاب کریں گے؛ کیونکہ مردوں کی زینت مردمی اور کمالِ عقل ودین میں ہے، چونکہ عورتوں کا عقل ودین ناقص ہے؛ اس لیے ان کو زینت کے واسطے سونا چاندی پہننا جائز ہوا ہے۔

فائدہ-۲۶

وَ لَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الاَرْضِ .

یعنی اگر حق تعالیٰ اپنے بندوں پر رزق کشادہ کردے تو وہ باغی ہوجائیں گے زمیں پر۔

اس لیے اپنی حکومت ازلی سے ہر ایک کو ہر ایک کی قدر اور احتیاج کے مطابق رزق پہنچاتا ہے۔ علما کی نصیحت ہر زمانے میں ہر وقت جیسی اُس وقت کے لوگوں کو ضرور ہے ویسی اپنی تالیفات میں لکھ دینا لازم ہے تاکہ دیکھنے پڑھنے سے لوگوں کو فائدہ ہو؛ کیونکہ علوم وحکمت کے خزانہ دار علما ہیں۔ تمام عمر عزیز اپنی علم کے جمع کرنے میں خرچ کردیتے ہیں۔ اگر تجارت دکانداری وغیرہ کانوں میں خرچ کرتے تو وہ بھی مالدار بن کر بیٹھتے؛ مگر خدانے ان کو علم پڑھنے کا شوق دیا، مال دینا جمع کرنے کا شوق نہیں۔ تو اس سبب سے وہ

غریب ومفلس رہ گئے۔اب مالداروں پران کی خدمت کرناواجب ہے۔

فائدہ-۲۷

عن النبی صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم التجار هم الفجار فقیل الیس اللّٰہ احل البیع وحرم الربوا . فقال بلی ولکنهم یحدثون فیکذبون ویحلفون فیحنثون .

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سوداگر بدکار ہیں۔صحابہ نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے بیع کوحلال اور سود کوحرام نہیں کیا۔فرمایا: سچ ہے؛لیکن وہ لوگ باتوں بات میں جھوٹ بولتے ہیں اور قسم کھاتے ہیں تو اس میں حانث ہوجاتے ہیں۔

یعنی اپنی قسم کے مطابق عمل نہیں کرتے۔اور پھر قسم توڑنے کا کفارۂ یمین نہیں دیتے۔یعنی تین روزے رکھنا، یادس ۱۰ مسکین کوکھانا کھلانا،سووہ نہیں کرتے۔

فائدہ-۲۸

عیسیٰ علیہ السلام نےفرمایاہے :

المال فیه داء کثیر فقیل یا روح اللّٰہ ما داوہ قال یمنع صاحبه حق اللّٰہ فقیل فان ادی حق اللّٰہ قال لاینجو من الکبر والخیلاء فقیل فان نجی قال یشغله اصلاحه عن ذکر اللّٰہ .

یعنی مال میں بہت طرح کا دکھ ہے۔پوچھا گیا کہ مال میں وہ دکھ کیا ہے۔فرمایا: جب مال بہت جمع ہوجائے تو وہ خدا کا حق ادانہیں کرتا۔پھر کہا گیا کہ اگر اس نے خدا کا حق ادا کردیا تب۔فرمایا: تکبر اور بڑائی خودبخود مزاج میں پیدا

ہوجاتی ہے جس سے نجات مشکل ہے۔ پوچھا گیا کہ اگر تونگر نے تکبر وغرور چھوڑ دیا تو۔ فرمایا: مال کی درستی اور نگہبانی اور بڑھانے کی فکر میں وہ ہمیشہ مشغول رہتا ہے اور خدا کے ذکر سے غافل بنتا ہے۔

فائدہ-۲۹

یـا ابـن ادم مـا کسبـت فـوق قوتک فـانـت فیـه خـازن لغیرک.

یعنی اے ابن آدم! جو مال تو نے کمایا اور اپنی خوراک وخرچ سے زیادہ کمایا تو تو اس کا نگہبان ہے اور تو غیر کے واسطے سنبھال کر رکھتا ہے۔

فائدہ-۳۰

عامر بن ربیع کا قول ہے :

أحـب الـنـاس الـی الـلّٰـه الـفـقـرآء فکان أحب خلقه إلیه الأنبیاء علیهم السلام فابتلاء هم بالفقر .

یعنی لوگوں میں اللہ کے دوست فقرا ہیں کیونکہ بہترین مخلوق اللہ کی انبیا علیہم السلام ہیں اور وہ سب فقر میں رہتے تھے، محنت کر کے اپنی روزی پیدا کرتے تھے۔

فائدہ-۳۱

انس بن مالک سے روایت ہے :

یـقـول الـلّٰـه عـزوجـل لـلملائکة ادنوا من أحبائی فیقول الملائکة من أحباوک فیقول ادنوا من فقراء المسلمین .

یعنی اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے دوستوں کے پاس جاؤ۔
فرشتے کہتے ہیں: خداوندا! تیرے دوست کون ہیں۔فرمایا: فقرائے مسلمین کے پاس جاؤ۔

کیوں کہ وہ ہمیشہ صبر و رضا کے مقام میں متوکل گذران کرتے ہیں۔کبھی اپنے فقرو فاقہ کی شکایت کسی آدمی کے سامنے نہیں بیان کرتے؛ کیونکہ دوست کی شکایت غیر سے بیان کرنا دوستی میں خلل ڈالتا ہے۔ مالک الملک کی شکایت بندے محتاج کے آگے پیش کرنا بڑی شرم کی بات ہے۔ ؎

جہد رزق ار کنی و گر نہ کنی　　　برساند خدای عز و جل
گر روی در دہان شیر و پلنگ　　　نہ خورندت مگر بروز اجل

فائدہ-۳۲

الفقر فخري والفقر مني .

یعنی (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) مجھے فقر سے اور فقر کو مجھ سے فخر ہے۔

روایت ہے کہ ایک روز تمام دنیا کے خزانوں کی کنجیاں جبرئیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے اور کہا کہ اگر آپ اس کو قبول کرلیں تو تمام خزانے آپ کے تابع ہو جائیں گے۔

آپ نے قبول نہ فرمایا، اور مالک کی رضا اختیار کی۔ ورنہ تمام جہان کی تونگری اور اہل بیت کو ملتی، اور آپ کی تمام اُمت غنی مالدار ہو جاتی؛ مگر غفلت دنیا اور محبت زر میں گرفتار ہوتی۔

دیکھو مفلسی اور مصیبت میں جو خدا کو یاد کرتے ہیں ویسا تونگری اور تندرستی میں کہاں ہوسکتی ہے۔ بعض علمانے فقر کو اسی لیے تونگری سے افضل قرار دیا ہے۔ جب کہ بعضوں نے تونگری کو بہتر کہا ہے۔

فائدہ-۳۳

روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام تابوتِ سکینہ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں لائے۔ جس میں اگلے پیغمبروں کی نشانیاں ہیں؛ چنانچہ ابراہیم علیہ السلام گلیم، سلیمان علیہ السلام کی انگشتری، موسیٰ علیہ السلام کا عصا، ہارون علیہ السلام کی کفش وغیرہ کپڑے بہت سے اس میں تھے جس کی برکت کے سبب بنی اسرائیل فتحیاب ہوتے تھے۔ جب اس کی بے ادبی کی تو فرشتوں نے اسے آسمان پر لے جا کر معلق کر دیا۔

حکم ہوا میرے حبیب علیہ السلام کو جو چیز پسند ہو اس میں سے لے لیں۔ آپ نے گلیم فقر اختیار کیا جس کی برکت سے رسول مقبول علیہ السلام کی اُمت میں ہزاروں اولیا پیدا ہوئے، اور یہ سلسلہ ولایت قیامت تک جاری رہے گا۔

یہ اولیاے اُمت فقیر الی اللہ ایسے صاحب مرتبہ ہوئے ہیں کہ جس کو چاہا بادشاہ بنا دیا۔ چنانچہ تاریخ الاولیا میں ان کے تذکرے بالتفصیل موجود و مرقوم ہیں۔ ایسے فقر کے مقابل تونگری اور بادشاہی کی کچھ حقیقت باقی نہ رہی۔ فقر کے سامنے تونگری کیا مال ہے؟

نہیں دینا کی نعمت پر نظر ان پاکبازوں کی
نبی نے جن کو خوانِ فقر سے لقمہ کھلایا ہے

رضينا قسمة الجبار فينا ‏ ‏ لنا علـم وللأغيـار مـال
فان المال يفنى عن قريب ‏ ‏ و لـكن علـم باق لا يزال

یعنی ہم اس پر راضی ہو گئے جو خدا نے ہمارے حصے میں قسمت کر دیا۔ ہم کو علم دیا اور غیروں کو مال دیا۔ اور مال یقیناً جلدی فنا ہونے والا ہے، اور علم ہمیشہ باقی رہنے والا ہے اس کو کوئی زوال نہیں۔ قبر میں بھی ساتھ اور حشر میں بھی ساتھ۔

فائدہ-۳۴

امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

لاتحقرن أحدا من المسلمين فان صغيرهم عندالله كبير.

یعنی کسی مسلمان کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو کہ (ممکن ہے) ان کا ادنیٰ اللہ کی نگاہ میں اعلیٰ ہو۔

روایت ہے کہ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روز اپنے خادم سے پوچھا کہ کچھ کھانے پینے کی چیز گھر میں ہے؟۔ اس نے کہا: کچھ نہیں۔ (یہ سن کر) مولانا نے خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا: بوے خانۂ اہل بیت مصطفوی درخانۂ من می آید۔

یعنی میرے گھر سے اہل بیت نبوت کے گھرانے کی خوشبو آ رہی ہے۔

ایک روز پھر شب کو خادم سے پوچھا تو اس نے کہا: نقد وجنس اور ماکولات بہت موجود ہیں۔ مولانا نا افسوس کر کے فرمایا: بوے فرعون درخانۂ من می آید۔

یعنی میرے گھر سے فرعون کے گھر کی بو آ رہی ہے۔

چنانچہ آپ نے سب اسی وقت فقرا و مساکین کو تقسیم کر دیے۔ کہتے ہیں کہ مسکین وہ ہے جس کے پاس تین روز کی خوراک ہو۔ اور فقیر وہ جو ایک روز کی بھی خوراک نہ رکھتا ہو۔

فائدہ-۳۵

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یا معشر الفقراء ألا أبشركم بأن فقراء المسلمين يدخلون الجنة قبل أغنياء هم بنصف يوم وهو خمس مائة عام

.

یعنی اے گروہِ فقرائے مسلمین! کیا میں تمہیں اس بات کی خوشخبری نہ دوں کہ میری اُمت کے فقیر تونگروں سے نصف روز پیشتر جنت میں داخل ہوں گے، اور آخرت کا نصف روز پانچ سو برس کا ہوگا۔

فائدہ-۳٦

سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

طلبنا الفقر استقبلنا الغنٰى وطلب الناس الغنٰى استقبلهم الفقر .

یعنی ہم فقر کو طلب کرتے ہیں تو تونگری ہمارے سامنے آجاتی ہے، اور دوسرے لوگ تونگری طلب کرتے ہیں تو فقر ان کے سامنے آجاتا ہے۔

الدنيا طلب الهارب وتهرب من الطالب .

یعنی دنیا طلب کرتی ہے اس کو جو اس سے بھاگتا ہے، اور بھاگتی ہے اس سے جو اس کو طلب کرتا ہے۔

ہر دو قول کا مطلب یکساں ہے۔

فائدہ-۳۷

امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

إن اللّٰہ فرض فی أموال الأغنیاء أقوات الفقراء فما جاء فقیر إلا بما منع غنی واللّٰہ سائلھم عن ذلک .

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے تونگروں کے مال میں فقیروں کا حصۂ خوراک فرض کیا ہے، تو اگر کوئی فقیر بھوکا رہا تو اس لیے کہ تونگر نے اس کو کچھ نہ دیا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے متعلق ان سے پوچھنے والا ہے۔

یعنی میں نے تجھ کو اتنا بہت مال دیا تھا پھر اس فقیر کو کس لیے بھوکھا رہنے دیا۔

حکایت: ایک وقت (کی بات ہے کہ) شہر خراسان میں دو فقیر مسافر شام کو مقام کہنہ مسجد میں پہنچے، مگر ان کے پاس نہ بچھونا تھا نہ خوراک۔ خستہ گرسنہ وہاں رہے۔ ٹھنڈی کا موسم تھا۔ سردی کے باعث انھیں کافی تکلیف پہنچی اور رنج و غصے میں باہمدیگر کہنے لگے: یہاں کا بادشاہ اس وقت اپنے حرمِ خاص میں گرم و نرم بچھونا پر سوتا ہوگا، شکم اس کا نان و کبابِ مرغ مسّمن سے بھرا ہوا ہوگا۔ عود ساز سامنے رکھی ہوئی ہوگی، آرامِ تمام سے بالین ناز پر سر رکھ کر خوابِ شیریں کے مزے لے رہا ہوگا۔ اور ہم مسافر اس کے شہر میں بھوکے خستہ رنج و تعب میں پڑے ہیں۔ اگر کل قیامت کے دن ہم فقرائے اُمت تونگروں سے پانچ سو برس قبل جنت میں داخل ہوئیں گے، تو اس کو بہشت میں نہ آنے دیں گے؛ کیونکہ دنیا میں اس نے آسایش و آرام پایا ہے، اور ہم نے سو قسم کی مصیبت و تکلیف اُٹھائی ہے۔

یہاں ہماری کسی نے خبر نہ لی تو خدا کے پاس کل انصاف طلب کریں گے۔ بادشاہِ خراسان کا نام ملک صالح تھا اور وہ اسم بامسمی تھا۔ فقیروں کو خوراک و پوشاک تقسیم کرتا ہوا اس مسجد کے قریب پہنچا، اور ان کی تمام سخت وسست باتیں سن لیں۔ اور غلام سے کہا کہ یہ

خوراک و پوستین بچھونا وغیرہ ان کو دے دو۔

فجر میں بادشاہ نے ان دونوں فقیروں کو بلوایا۔ خلعت ونعمت وافر عنایت کیا۔ اپنے ساتھ خاصہ کھلوایا یہاں تک کہ دونوں فقیر نہایت خوش ہوئے اور عرض کی: اے بادشاہ! ہمارا کیا کام یا خوبی و ہنر تجھ کو پسند آیا جو اس طرح کی نوازش فرمائی، اور نعمت و دولت سے سرفراز کیا۔ بادشاہ سن کر خوش ہوا، اور کہا کہ میں نے آج تم سے اس لیے صلح کی ہے تا کہ کل جنت کے دروازے سے داخل ہوتے وقت مجھے نہ روکنا۔

فائدہ-۳۸

موتُ الأغنياء حسرة وموت الفقراء راحة .

یعنی تونگروں کی موت حسرت ہے (کہ مال و دولت میں ان کی جان اٹکی رہتی ہے) اور فقیروں کی موت راحت ہے کہ پیٹ کی فکر سے چھوٹ گئے۔

ایک فقیر کو کسی بادشاہ نے بنظر حقارت دیکھا۔ فقیر بولا: اے بادشاہ! دنیا میں خزانہ ولشکر وحکومت میں ہم تجھ سے کمتر ہیں لیکن زندگانی میں برابر ہیں۔ اور موت کے وقت تجھ سے خوشتر ہیں اور قیامت میں تجھ سے بہتر ہیں۔

فائدہ-۳۹

جمع المال كاعلاء الحجر العظيم إلى ذروة الجبل الشامخ وخروجه كإلقائه منها .

یعنی مال جمع کرنا مشکل ہے جیسا کہ ایک بھاری پتھر پہاڑ کے اوپر لے جانا اور خرچ آسان ہے جیسا کہ اس پتھر کو اوپر سے نیچے گرا دینا۔

فائدہ-۴۰

لاخیر في من لا یحب المال لیصل به رحِمه ویؤدی به أمانة ویستغنی به خلق ربه .

یعنی جوکوئی مالِ دنیا کونہیں چاہتا سو اچھا نہیں؛ کیونکہ مالدار اپنے رشتہ داروں سے سلوک کرتا ہے، امانت کو اَدا کرتا ہے اور مخلوق خدا سے حاجتمند نہیں ہوتا۔

فائدہ-۴۱

الشهرة آفة وکل الناس یتولاها والخمول راحة وکل یتوقاها .

یعنی مالداری کی شہرت ہونا ایک آفت ہے اور لوگ اس کو چاہتے ہیں اور گوشہ نشینی راحت ہے اور لوگ اس سے پرہیز کرتے ہیں۔

فائدہ-۴۲

قال علی رضی اللّٰه عنه من اتی غنیا فتواضع له لغنائه تذهب ثلثا دینه .

یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے غنی کو دیکھا اور مالداری کے سبب اس کی تواضع کی تو اس کے دین کا تیسرا حصہ چلا گیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تونگر کو مال کے سبب کوئی سلام کرے تو اپنا آدھا دین کھودیتا ہے۔

فائدہ-۴۳

قال رجل لإبراهيم ابن أدهم إقبل منى هذه الجبة فقال إن كنت غنيا قبلتها منک فقال أنا غنى فقال کم مالک فقال ألفان فقال أيسرک أن يكون أربعه آلاف قال نعم قال أنت فقير لا أقبلها منک .

یعنی ایک شخص نے ابراہیم بن ادہم سے کہا کہ یہ جبہ میں آپ کو دیتا ہوں قبول کرلیں۔آپ نے فرمایا: اگر تو غنی ہے میں تجھ سے قبول کروں گا۔اس نے کہا: ہاں! میں غنی ہوں۔آپ ے فرمایا: کتنا مال تیرے پاس ہے؟ اس نے کہا: دوہزار۔آپ نے پوچھا: اگر چار ہزار ہوجائیں تو خوش ہوگا؟۔اس نے کہا: ہاں۔آپ نے فرمایا: تو فقیر ہے۔میں تجھ سے یہ قبول نہیں کرتا۔یعنی تو چار ہزار کا حاجتمند ہے۔

فائدہ-۴۴

سئل بعض العار فين العلم أفضل أم المال قال العلم قال فما مال الناس يرون أهل العلم على أبواب أصحاب المال من غير عكس. قال العلماء عارفون منفعة المال وهم جاهلون منفعة العلم .

یعنی بعض عارفین سے پوچھا گیا کہ علم بہتر ہے یا مال۔کہا علم بہتر ہے۔پھر پوچھا گیا کہ اگر یہی بات ہے تو پھر اکثر اہل علم، صاحبانِ مال کے دروازے پر کیوں دکھائی پڑتے ہیں؟ حالانکہ اس کا عکس نہیں ہوتا۔یعنی اگر علم بہتر ہے تو مالدار کو عالم کے دروازے پر دکھائی پڑنا چاہیے۔جواب دیا کہ عالم چونکہ منفعت مال کی قدر و قیمت جانتے ہیں، مگر مالدار منفعت علم کو نہیں جانتے، اس واسطے عالم کے دروازے پر نہیں آتے۔

فائدہ-۴۵

محمد بن عبدالوہاب فرماتے ہیں :

مارأیت أذل من الأغنياء فی مجلس سفيان الثوری رحمة اللّٰہ علیه ، وما رأيت أعز من الفقراء فی مجلسه الفقراء فی مجلس سفيان أمراء .

یعنی میں نے سفیان ثوری کی مجلس میں تونگروں سے زیادہ کسی کو ذلیل وخوار نہیں دیکھا۔ یوں ہی میں نے ان کی مجلس میں فقیروں سے زیادہ کسی کو عزت مند نہیں دیکھا۔ یعنی تونگروں کی اتنی عزت حضرت نہیں کرتے تھے جتنی فقیروں کی کرتے تھے۔

فائدہ-۴۶

اللّٰہم أحينی مسكينا وأمتنی مسكينا واحشرني فی زمرة المساكين .

یعنی اے خدا! مجھ کو مسکین بنا کر زندہ رکھ، مسکینی کی حالت میں موت دے، اور قیامت کے دن مسکینوں کی صف میں اُٹھا۔

مسکینوں کو دوست رکھنا اور مسکینی کی طبیعت اختیار کرنا ایماندار کی علامت ہے۔

فائدہ-۴۷

غنی النفس ما يكفيک عن سد حاجة فان زاد شيئا زاد ذلک الغنی فقرا .

یعنی تونگری نفس کی وہ ہے جو تیری حاجت کو کفایت کرے۔ پھر حاجت سے زیادہ اگر کچھ جمع کیا تو وہ تونگری تیری حاجتمندی کو بھی زیادہ کرتی ہے۔

ع: آنانکہ غنی تراند محتاج تراند

لوگ راحت وآرام کے واسطے تونگری طلب کرتے ہیں؛ مگر یہ ان کی بھول ہے کیونکہ جتنا کارخانہ بڑھتا جائے گا اتنا غم وغصہ، رنج وفکر، اور حساب وعتاب زیادہ ہوتا جائے گا۔ اگر حلال کی کمائی کا ہے تو ایسا ہے؛ لیکن اگر حرام کی کمائی کا مال جمع کیا ہے تو خدا پناہ میں رکھے دنیا کی بھی خرابی، اولاد کی بے حیائی، اور آخرت کا عذاب موجود ہے۔ سو حقدار دعویدار سامنے کھڑے ہیں، آخرت کی فضیحتیں دنیا کی فقیری ومفلسی سے بدتر ہے۔ تونگر کی اولاد اس کی بڑی دشمن ہے۔

لطیفہ: ایک سوداگر مالدار کا لڑکا جوان ہوا تھا۔ خدا کا کرنا کہ اس کا باپ بیمار ہوگیا۔ کسی دوست نے اس لڑکے سے کہا: اگر تیرا باپ گذر جائے تو ایک لاکھ روپے تیرے ہاتھ میں آئیں گے، اور مزے کی زندگی گزاروگے۔ اس لڑکے نے کہا: اگر کوئی میرے باپ کو مار ڈالے تو بہتر ہے۔ اس کے خون بہا کا روپیہ بھی مجھے ملے گا۔

اپنے بزرگوں کی بدخواہی کرنا باعث زوال دولت ومآل ہے، اور اپنے رشتہ دار وقوم کی خیرخواہی موجب ترقی واقبال ہے۔

فائدہ-۴۸

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

إن الرجل ليحرم الرزق بالذنب يصيبه أ لا ترى أن آدم عليه السلام كان فى الجنة فى عيش رغد فاخرج منها إلى الدنيا بالمعصية التى كانت منه .

یعنی بے شک آدمی گناہ کرنے کے باعث رزق سے محروم اور بے نصیب ہوتا ہے۔ کیا ویسا رنج اس کو ہوتا ہے بیماری مفلسی وغیرہ کا۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ آدم علیہ السلام جنت میں کس طرح عیش و آرام میں تھے، بس ایک نافرمانی وخطا کے سبب جنت سے نکالے گئے اور دنیا کی مصیبتوں میں گرفتار ہوئے۔

یعنی زمیں کھیڑنا، تخم بونا، برسات کا انتظار کرنا، دانہ نکالنا، پیسنا پکانا، تب روٹی ملتی ہے۔ جیسی گناہوں کی شامت ہو ویسے ہی آدمی پر غم ہوتا ہے۔ اور یہ سب اس کے عمل کا نتیجہ ہے۔ 'اس ہاتھ دو اُس ہاتھ لو' پر اعتقاد رکھنا چاہیے کہ سب پیغمبر معصوم و بے گناہ ہیں اگر ان سے ایسی خطا ہوگئی تو اس کو زلات یعنی لغزشِ قدم کہتے ہیں، گناہ نہیں کہتے اور اس کا ذکر ادب سے کرنا چاہیے کہ اس میں حکمت الٰہی ہے۔

فائدہ-۴۹

ما من عمل أفضل من طلب العلم إذا صحت فيه النية يعنى تريد به الدار الأخرة .

یعنی کوئی عمل اور کام علم سیکھنے سے زیادہ بہتر نہیں۔ اگر اس میں خیر کی نیت اور آخرت کی نعمت حاصل کرنے کا اِرادہ ہو۔

دنیا کی دولت اس کی دلالی میں خود بخود ملتی ہے۔ اگر کچھ نہ ملا تو آخر جہالت کا عیب تو تجھ سے نکل جائے گا۔

فائدہ-۵۰

الغنى ضد السفلة .

یعنی غنی وہ ہے جو سفلہ کی ضد ہے۔

سئل أبو حنيفة عن السفلة فقال هم كفار النعمة .

امام ابوحنیفہ سے سفلہ کے معنی لوگوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: سفلہ اسے کہتے ہیں جو کفرانِ نعمت کرے۔یعنی حق انسان کا فراموش کرے۔ابو یوسف نے کہا: سفلہ وہ جو دنیا کے واسطے دین بیچے۔محمد بن حسن نے کہا: سفلہ وہ جو رستوں میں کھانا کھائے۔اصمعی نے کہا: سفلہ وہ ہے جو کہتا کچھ ہے اور کرتا کچھ اور ہے۔ابومعانی نے کہا: جو لوگوں نے اسے نصیحت کی ہے اس موافق عمل نہیں کرتا۔ابن اعرابی نے کہا: سفلہ وہ جو لوگوں کے پاس دوسروں کی غیبت کرے، اور گواہ تیار کرے۔عبداللہ بن مبارک نے کہا: سفلہ وہ جو دین کے پردے میں دنیا کمائے اور اپنے عیب کو ہنر سمجھے۔

فائدہ-۵۱

زیر سے غِناء بمعنی گانا بجانا، اور زبر سے غَنا بغیر ہمزہ تونگری کو کہتے ہیں۔اور غنا بمعنی انبوہ مردم درویہ و باغِ بسیار درخت؛ چنانچہ ایک بزرگ نے کہا ہے :

إیاکم والغناء فانه یسقط المروة وینقض الحیاء ویبدی العورة ویزید فی الشهوات وانه ینوب عن الخمر ویصنع بالعقل مایصنح السکر ولا بد فجنبوه النساء فانه داع الی الزنا .

یعنی پرہیز کرو گانے بجانے سے، کیوں کہ گانا مروّت کو ساقط کرتا ہے، بے حیا بنا دیتا ہے، بے شرمی کا اس سے آغاز ہوتا ہے۔شہوت زیادہ ہوتی ہے۔نیز یہ شراب کا نائب ہے۔عقل کو زائل کرتا ہے۔نشہ کی حالت لاتا ہے۔اور عورتوں کا اس سے پرہیز کرنا بہرحال ضروری ہے؛ کیوں کہ یہ زنا کی طرف بلاتا ہے۔

جیسا کہ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

جنبوهن الکتابة ولاتسکنوهن الغرف .

یعنی عورتوں کو لکھنے لکھانے سے پرہیز کرو، اور انھیں دریچوں میں نہ بیٹھنے دو۔

کیوں کہ جس طرح مردوں کا بے گانی عورت کو نظر بد سے دیکھنا حرام ہے اسی طرح عورتوں کو بھی بے گانے مرد کو بری نظر سے دیکھنا حرام ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول روضہ الاخیار منتخب ربیع الابرار میں لکھا ہے۔ اور صحابہٴ کبار کا فرمان، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانند ہے۔ فتاوی برہنہ میں منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

لا تعلمــوهن الكتابة .

یعنی عورتوں کو لکھنا مت سکھاؤ۔

واللہ اعلم بالصواب۔ یہ سچ ہے کہ عورتوں کا گوشہ پردہ عصمت وتونگری کا نشان ہے۔ ظاہر ہے جب شوہر غیر عورت کی طرف حرام کا خیال کرے گا تو اس کی زوجہ بھی غیر مرد کی طرف دھیان کرے گی، اور (اس میں دونوں کے) ناموس کی خرابی ہے۔

فائدہ-۵۲

سئـل رجـل رسـول اللّـه صـلى اللّه عليه وآله وسلم عن أفـضـل الأعـمـال فـقال العلم باللّه والفقه فى دينه وكدَّرهما عـليـه. فـقـال يا رسول اللّه اسئلک عن العمل فتخبرنى عن الـعـلـم فـقـال إن الـعلم ينفعک معه قليل العمل وأن الجهل لايـنـفـعـک مـعــه كثيـر الـعـمـل الـمتعبد بغير علم كحمار الطاحونة يدور ولايقطع المسافة .

یعنی ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ بہتر عمل کیا ہے؟۔ تو فرمایا: اللہ کے واسطے علم سیکھو اور دین سدھارنے کے واسطے فقہ پڑھو۔

اور آپ نے ایسا دوبار فرمایا۔ تب اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میں آپ سے افضل عمل پوچھتا ہوں اور آپ مجھے علم کی خبر دے رہے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: بے شک اگر تیرے پاس تھوڑا سا علم ہوا اور تو نے اس پر عمل کیا تو وہ تجھ کو بہت نفع دے گا۔ اور بے علم اگر بہت عمل کرے گا تو بھی اس کو کچھ نفع نہیں ہوگا۔ بے علم عابد کی مثال چکی کے گدھے کی سی ہے کہ تمام روز چلتا ہے مگر منزل قطع نہیں ہوتی۔

تونگری اس لیے بہتر ہوئی کہ مال خرچ کر کے بچوں کو علم سکھائے۔ غریب مفلس کیا سیکھے گا اور بچوں کو کس طرح سکھائے گا۔ وہ تو شب و روز شکم پروری میں گرفتار رہتا ہے۔

اے گرفتارِ پائے بند عیال دگر آسودگی بلند خیال

کہ بشب باخدائے پردازم شب چو عقد نماز می بندم

چہ خورد بامداد فرزندم

فائدہ-۵۳

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ قاضی بغداد تھے۔ کسی نے ایک مسئلہ آپ سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا۔ تو بعض اہل مجلس نے کہا: آپ قاضی ہیں۔ خلیفہ بغداد ہارون الرشید ہر مقدمے میں آپ سے فتویٰ طلب کرتا ہے۔ آپ کے فرمانے پر انصاف وعدالت کا کام چلتا ہے۔ اتنے ہزار درہم خزانہ بیت المال سے آپ کو ملتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ میں نہیں جانتا!۔

آپ نے جواب دیا: جس امر میں مجھے جتنا علم ہے اس کے مطابق مجھے یت المال سے ملتا ہے، تو یہ تو جاننے کا بدلا ہے۔ اور جن امور کا علم مجھے نہیں اگر اس کا بدلہ تمام جہان کا خزانہ بھی ملے تو مجھے کفایت نہ کرے گا۔ یعنی میرا جاننا کم ہے اور نہ جاننا زیادہ ہے۔

فائدہ-۵۴

إذا غضب الله على أمة غلت أسعارها ولم تربح تجارها ولم تنزل ثمارها ولم تغزر أنهارها وحبس عنها أمطارها وغلبها شرارها وأقل علماء ها .

یعنی جس وقت اللہ کا غضب کسی قوم پر آتا ہے تو اس ملک میں ہر چیز کا دام گراں ہوجاتا ہے، اس کے تاجروں کے ہاتھوں برکت اُٹھ جاتی ہے، خوب پھل نہیں ہوتے، نہریں پھیل کر نہیں بہتیں، بارش روک لی جاتی ہے، اوباشوں کا داردورہ ہوتا ہے اور علما گھٹتے چلے جاتے ہیں۔

یعنی جس قوم پر حق تعالیٰ غضب فرماتا ہے تو وہاں جاہل لوگ زیادہ پیدا ہوتے ہیں اور دانا عالم کم ہوتے ہیں یعنی عالم دانا اگر ہوئے بھی تو خاموش رہتے ہیں، علم کو چھپاتے ہیں، اپنی جان وآبرو کو بچاتے ہیں، جیسی ہوا چلی ویسی پیٹھ دیتے ہیں، اگر شریعت کا حکم ظاہر بھی کریں تو کون سنتا ہے اور کون ان کی بات مانتا ہے بلکہ ان کے مقابلے میں خلاف شرع باتیں ہونے لگتی ہیں۔

تو بہت لوگ ہیں جو جہالت کو قوت دیتے ہیں اور دنیا کمانے کے واسطے افتخار کرتے ہیں، اور ہزاروں غریب مسلمانوں کو گمراہ کر کے دو جہان کے عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں؛ کیونکہ دنیا کمانے کا ہنر اور پیشہ وری کا رستہ ان کو آتا نہیں سوائے اس کے کہ لوگوں کا مال جھوٹ بول کر کھائیں کہ احمقوں کا مال عاقلوں کی غذا ہے۔ حق بولنے کا وقت نہیں رہا۔ ناحق بول کر اپنا شکم پُر کرنا ضرور ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔

ناحق نے یہاں تک زور پکڑا کہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کی تقلید چھوڑ دی۔ لامذہب غیر مقلّد ہو گئے، اور بہتوں کو لامذہب بنا ڈالے، اور قید تقلید مذہبی سے فارغ ہو کر شتر بے مہار

کی طرح خواہش نفسانی کے تابعدار بن گئے، اور را اسلام کے پٹے کو ارادت کی گردن سے نکال کر اہل ہوا کے مقلد ہو گئے۔

اگر ان سے کہا جائے کہ تمہارے باپ دادا حنفی کے مقلد تھے، ان کے مرشد استاد سبھی حنفی مذہب رکھتے تھے، تم کس واسطے غیر مقلد بن گئے اور لا مذہب ہو گئے تو جواب دیتے ہیں کہ اِس زمانے میں ایک مذہب کی تقلید کرنا ہم سے نہیں ہوسکتا؛ اس لیے کھانے پینے اور عبادات و معاملات میں آسانی کے واسطے غیر مقلد لا مذہب ہو گئے۔ نہیں اب سب کاموں میں آزادی حاصل ہے۔ **اللّٰھم عافنا من کل بلاء الدنیا و عذاب الأخرۃ.**

آخر زمانے کے لوگ خصوصاً علما پہلے زمانے کے علما کو برا بھلا کہنے لگے اور ناحق ان کے اوپر بہتان دھرنے لگے۔ یہ بھی قیامت کی ایک بڑی نشانی ہے۔ مسلمانوں میں تخم نفاق بویا گیا، دین میں فساد علما کے نفاق سے پیدا ہوا، اور افلاس کا بڑا سبب اہل اسلام میں یہی ہوا ع : ماہی از سر گندہ گردد نے زوم۔

آج تک اہل سنت و جماعت کے علما و فضلا مقلدین ائمہ اربعہ نے علم فقہ، حدیث، تفسیر، فرائض، اور تصوف وغیرہ کی کتابیں تصنیف و تالیف کی ہیں۔ تقلید مذہب چھوڑ کر لا مذہب نہیں بنے۔ کتاب مؤطا امام محمد، مشکٰوۃ شریف، مشارق الانوار، تیسیر الوصول، جامع صغیر و جامع کبیر، علم حدیث کی کتابین لکھی گئیں۔ یہلا کھوں حدیثوں کے حافظ تھے لیکن ان میں اکثر حنفی یا شافعی مذہب کے مقلد تھے اور یہ لوگ اس زمانے میں مشکٰوۃ شریف اور مشارق الانوار پڑھ کر محدثِ غیر مقلد بنے۔ جن کی کتابوں سے فیضانِ علم پایا ان کا مذہب چھوڑ کر خود اپنے استادوں ہی سے منکر ہو گئے۔ بے شک ایسوں کے لیے عذابِ دارین ضرور موجود ہے۔

تیرھویں صدی تک دین کا جو علم پہنچا وہ مقلدین علما و فضلا، اولیا و مرشدین اور معلّمین کے ذریعہ سے پہنچا جس کا خلاصہ 'جامع الفتادی' میں مع دلائل مذکوہ ہوا ہے۔ ان غیر

مقلدین لامذہب کو جن علما وفضلا کے ذریعہ سے دینی علوم پہنچا وہ اہل سنت وجماعت سلف وخلف کے زمانے کے تھے۔ سفلہ وکافر نعمت وہی شخص ہوتا ہے کہ جن استادوں کی تالیفات وتصنیفات سے اس نے تعلیم پائی پھران کو کافر، مشرک یا بدعتی کے لفظ سے متہم کرے۔ خدا ایسوں کو ہدایت دے اور توبہ نصیب کرے۔

فائدہ-۵۶

شکوت إلی وکیع سوء حفظي

فأرشدني إلی ترک المعاصي

فإن العلم نور من الـــــــه

ونور الله لا یعطیٰ لعاصـــــي

ابوالمعانی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اُستاد وکیع رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں شکایت کی کہ میں قوتِ حافظہ اور ذہن کامل کم رکھتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ گناہ کے کاموں کو بالکل ترک کردو؛ کیوں کہ علم اللہ کے فضل سے نور ہے اور اللہ کا نور گنہگار کو نہیں دیا جاتا۔

اس کے بعد انھوں نے توبہ واستغفار کیا تب سبق یاد رہنے لگا۔

کتاب معیار الحق میں فلاں مولوی دہلوی نے ائمہ اربعہ خصوصاً امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر کیسی تہمت باندھی ہے۔ پھر مکہ معظّمہ میں اپنے لکھے سے توبہ کیا، علما کے حضور میں استغفار پڑھا، جب ہندوستان میں آیا سب بھول گیا اور کہا کہ فقط تعزیر شرعی سے خود کو بچانے کے واسطے عذر استغفار کیا تھا۔ چند مدت کے بعد جب کلکتہ کو گئے وہاں اپنا قول بھول گئے جیسے تھے ویسے بنے۔ سچ ہے: دروغ گو را حافظہ نباشد۔

مولوی قطب الدین دہلوی نے بحکم لـکـل فـرعون موسیٰ کتابِ مذکور کا خوب

رد یہ لکھا۔ چنانچہ اظہار الحق وایضاح الحق کے نام سے اس کا مبسوط بیان چھپا ہے۔ اس طرح کے لامذہب مولویوں نے تمام ہندوستان کے علما کا نام بدنام کردیا ہے اور سخن پروری ونفاست کے سبب دونوں طرف والے افراط وتفریط میں پڑے ہیں۔ حق بات چھوٹ گئی۔ اور عوام مسلمین کے ایمان میں شبہہ واقع ہونے لگا کہ حق پر کون ہے۔ ہم ان کا کہنا مانیں یا ان کا مغالطہ بڑا ہوگیا۔ خدا پناہ میں رکھے۔

فائدہ-۵۷

قال النبی صلی اللّٰہ وآلہ وسلم زین اللّٰہ السمآء بثلاث بالشمس والقمر والکواکب وزین اللّٰہ الأرض بثلاث بالعلماء والمطر وسلطان العادل .

یعنی خدائے تعالیٰ نے آسمان کو تین چیزوں سے زینت دیا: آفتاب، ماہتاب اور ستاروں سے۔ اور زمین کو بھی خدائے تعالیٰ نے تین چیزوں سے زینت دیا: علما سے بارانِ رحمت سے اور سلطانِ عادل سے۔

مولانا عبدالرحمٰن جامی فرماتے ہیں ؎

فلک را انجم افروز زانجم   زمیں را زیب دہ انجم بمردم

فائدہ-۵۸

العلم قائد والعمل سائق والنفس حرون فإذا کان قائد بلا سائق بلدت وإذا کان سائق بلاقائد عدلت یمینا وشمالا .

یعنی علم نفس کو آگے کھینچنے ولا ہے معاد کی طرف، اور عمل پیچھے سے ہانکنے والا ہے۔ اور نفس سرکش بیل کی مانند حیوان ہے۔ اگر آگے کھینچے والا ہوا اور پیچھے

ہانکنے والا نہ ہو تو وہ حیوان سستی کرے گا، رفتار میں اَڑتا جائے گا۔ اور اگر پیچھے ہانکنے والا ہے اور آگے کھینچنے والا نہیں تو وہ حیوان کھانے پینے میں کبھی سیدھی طرف دوڑے گا اور کبھی بائیں طرف کو جائے گا، راہ راست پر ہرگز نہ چلے گا۔

الغرض! دونوں علاقے یعنی آگے کھینچنے والا علم اور پیچھے سے ہانکنے والا عمل اس سرکش حیوان کے واسطے سیدھے رستے پر چلانے کے لیے ضرور چاہئیں۔ عقلمند علما نے تقلید کی رسی نفس کی گردن میں صراطِ مستقیم پر برابر چلنے کے واسطے باندھی ہے۔ جب رسی گردن سے نکال ڈالی اب نہ قائد کا زور چلتا ہے نہ سائق کا، جدھر نفس سرکش کو مزہ چرنے میں معلوم ہوا شتر بے مہار کی طرح چل دیا، دین داری کہاں رہی، جو لباس جی چاہا پہنے، جو کھانا جی چاہا کھا لیے، اپنا دوزخ ہر طرح سے بھرنے لگے، نہ بزرگوں کا ادب رہا، نہ مسلمانوں سے شرم باقی رہی۔ مہذب باخلاقِ حمیدہ واوصافِ پسندیدہ ہوگئے۔ ننگے نہانا، کھڑے ہوکر پیشاب کرنا، کانٹے چھری سے کھانا اختیار کرلیا، آزادمنش بنے۔

قرار در کف آزادگاں نہ گیرد مال

نہ صبر در دلِ عاشق نہ آب در غربال

کسی شخص کی نصیحت بھی قبول نہیں کرتے۔ مولوی کا لفظ مانع ہوتا ہے۔ اگر قبول کریں تو عام کی نظر میں ہلکے ہوجائیں گے۔ ناصح کا احسان ماننے کے عوض اس سے جھگڑنے کو تیار ہوجائیں گے۔ یہ علما حق پوش ہیں خود بھی ڈوبتے ہیں اور ہزاروں کو ڈوباتے ہیں۔ اور دنیا کے واسطے اپنا ایمان کھوتے ہیں نعوذ باللہ منہا۔

مفتی صدر عدالت علاقۂ مدراس سید ارتضا علی خان صاحب نے ایسے لوگوں کی شان میں لکھا ہے: **ظاھرھم أزین من الطاؤس وباطنھم أنتن من الناؤس فافھم ولاتکن من الغافلین .**

فائدہ-۵۹

قال موسی علیه السلام فی مناجاته: لم ترزق الأحمق و تحرم العاقل فقال لیعلم العاقل أنه لیس فی الرزق حیلة المحتال .

یعنی موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے مناجات کرتے وقت پوچھا: کیا سبب ہے کہ نادان کو بہت رزق دیتا ہے اور عقلمند کو محروم رکھتا ہے۔ حکم آیا تا کہ عقلمند سمجھے کہ زور وحیلہ یا فریب ومکر سے رزق نہیں ملتا۔

اگر روزی بدانش برفزودی
زنادان تنگ تر روزی نہ بودی

نبادان آن چناں روزی رساند
کہ دانا اندران حیران بماند

فائدہ-۶۰

قوله تعالیٰ: فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا .

یعنی خدائے تعالیٰ نے فرمایا: بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے کہ عین اس سختی میں آسانی خدا بھیج دیتا ہے۔ یقیناً اس مشکل کے ساتھ دوسری آسانی بھی ہے کہ اس مصیبت کا بوجھ اٹھالیتی ہے اس واسطے ہر مصیبت میں صبر کرنا اور حق تعالیٰ کی رضامندی رکھنا حق تعالیٰ کی درگاہ میں مرتبوں اور درجوں کی بلندی کا سبب ہوتا ہے۔ مفلسی میں جب شکایت نہ کیا تو جلد خدا تونگری بھیج کر مشکل آسان کر دیتا ہے۔ دیکھو کہ بندے پر اپنی خدمت اور مشقت اٹھانے کا حق ثابت کرنے کے واسطے نوکر آقا کی خدمت میں بھوکا

پیاسا جان تک بھی دریغ نہیں کرتا تا کہ دنیا کا منصب امارت کا بڑھتا چلے اور جاہ ومنزلت حاصل کرنے کی اُمید میں سپاہی سردار کے حکم پر جان دینے کو تیار ہوجاتا ہے اور ضرور بادشاہ اس جاں فشانی کے بدلے میں اس کو عالی جاہ بناتا ہے۔ خدا کی خدمت میں جو محنت مصیبت گذرے گی اس کا حق کبھی آئندہ ضائع نہ جائے گا۔ بے شک مرتبہ عالی پائے گا۔

إذا اشتدت لک البلوی ففکر فی الم نشرح

فعسر بین یسرین إذا فـــــکر ته فافـــــرح

یعنی جب تجھ پر سخت بلا آپڑے تو سورۂ الم نشرح کے معنی میں فکر کر کے دیکھ کہ عسر یعنی سختی کا لفظ دو یسر یعنی آسانی کے درمیان ہے جب تو غور کرے گا تو خوش ہوجائے گا یعنی جب کشادگی کے ساتھ تنگی ملی تو تنگی کے بعد کشادگی بیشک ملے گی۔ مشکل اور آسانی تنگی اور کشادگی آپس میں ضد ہیں۔ ع: گنج و مار وگل وخار وغم وشادی بہم اند

رات اندھیری آئی مگر ضرور اس کے ساتھ صبح کی روشنی لگی ہوئی ہے۔ بہت خوشی میں غم سے غافل نہ ہونا اور بہت غم میں خوشی کی اُمید نہ چھوڑنا۔ مزاج کتنا بھی قوی تندرست ہے مگر موت سے غفلت نہیں کرنا اور بیماری کتنی بھی سخت ہے مگر تندرستی سے ناامید نہ ہونا اسی واسطے العسر کو الف لام لگا کر معرفہ خاص کیا اور لفظ یسر کو نکرہ اسم عام رکھا تا کہ حالت غم میں رضا مندیِ مالک پر بندہ خوش رہے۔

فائدہ-۶۱

یرزق ذا الجهـــل علی جهله

وذا الحجار من حذقه یحرم

شمس المعالی فرماتے ہیں: نادان شخص اپنی نادانی سے اتنی بہت فکر معیشت نہیں کرتا ہے، مگر خدائے تعالی اس کو بخوبی رزق مہیا کر دیتا ہے اور صاحب ہنر اپنی

دانائی کے سبب فکر کر کے محروم رہتا ہے۔

فائدہ-۶۲

قال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم من أخد أموال الناس یرید أداء ھا أدی اللّٰہ عنه ومن أخذھا اتلافھا اتلفه اللّٰہ .

یعنی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کچھ لوگوں سے مال قرض لیا اور ارادہ ادا کرنے کا رکھا تو اللہ تعالی اس کی مدد کرتا ہے ادا کرنے میں اور جس نے کچھ لوگوں سے مال لیا اور ارادہ کیا ڈوبانے کا یعنی بدنیتی کی تو اللہ تعالی اسی کو ڈبا دیتا ہے۔

یعنی کسی کا قرض لینا پھر ادا کرنے کی نیت پھر ادا دینا خدا کو بہت ناپسند ہے۔

فائدہ-۶۳

شھد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه واله وسلم جنازة رجل من الانصار فقال أ علیه دین قالوا نعم فرجع فقال علی رضی الله عنه أنا ضامن یا رسول الله فقال یا علی فک الله رقبتک کما فککت عن أخیک المسلم ما من رجل یفک عن رجل دینه إلا فک اللّٰہ رھانه یوم القیمة .

یعنی ابوسعید الخدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری کے جنازے پر تشریف لے گئے۔ آپ نے پوچھا: کیا اس پر کچھ قرض ہے؟۔ لوگوں نے کہا: ہاں۔ یہ سن کر آپ پیچھے پھرے۔ تو حضرت علی نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس کے قرض کا ضامن ہوں۔ آپ نے فرمایا: اے علی خدا

تمہاری گردن کو آزاد کرے جس طرح تم نے اپنے مسلمان بھائی کی گردن قرض سے آزاد کی ہے۔ جو کوئی کسی دوسرے شخص کو قرض سے چھڑاتا ہے، اللہ قیامت کے دن اس کو عذاب کے قید سے آزاد کرے گا۔

اگر آدمی کو عقل ہے تو آمدنی سے زیادہ خرچ نہ کرے، کبھی قرض دار نہ ہوگا۔ قرض ایسی بری چیز ہے کہ نہ دنیا میں چھوٹے گا نہ آخرت میں۔ بغیر ادا کیے کوئی علاج نہیں۔ قبح نقلی و قبح عقلی دونوں قرض میں موجود ہیں یعنی از روے دین بھی بد ہے اور از روے عقل بھی بد ہے۔ جتنا بچھونا ہے اتنا پاؤں پھیلانا کافی ہے۔

فائدہ-٦٤

أتى جبرئيل آدم عليهما السلام بثلاث خصال: الحياء والدين والعقل، فقال اختر واحدة منها، فاختار العقل ، فقال الحياء والدين أمرنا أن لانفارق العقل حيث كان .

یعنی جبرئیل آدم علیہما السلام کے پاس تین نیک خصلتیں لے کر آئے: حیا، دین اور عقل۔ اور کہا کہ ان میں سے ایک چیز قبول کر لیجیے۔ آدم علیہ السلام نے عقل کو قبول کر لیا۔ تو حیا و دین نے کہا کہ ہم کو حکم ہے کہ جہاں عقل رہے وہاں ہم بھی رہیں۔

فائدہ-٦٥

الناس كلهم عيال أبى حنيفة فى الفقه .

یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تمام آدمی علم فقہ میں ابوحنیفہ کی تابعداری و پیروی کرنے والے ہیں۔

یعنی سب سے آگے فقہ میں امام ابوحنیفہؒ نے کلام کیا ہے اور سراج الامۃ کا خطاب پایا

ہے۔ چنانچہ ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا: تم سے میرا دل خوش ہوا کہ مجھ سے جو علم فقہ تم نے سیکھا ہے اس کو میرے بعد اچھی طرح زینت دے رہے ہو۔ جو لوگ طالب بن کر آئیں اور تم سے پوچھیں تو ان کو ضرور اچھی طرح سمجھانا اور علم کی عزت بڑھانا اور قضا یعنی قاضی بننے سے پرہیز کرنا۔

حکایت ابوسلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو خلیفہ بغداد مامون الرشید نے بلوایا اور کہا کہ تم بڑے عالم پرہیزگار ہو، قاضی کا منصب تم کو دیتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا: میں اس عہدے کے لائق نہیں۔ خلیفہ نے کہا تم جھوٹ کہتے ہو، تم قاضی کے منصب کے لائق ہو، قبول کرلو ورنہ قید میں بھیج دیے جاؤ گے۔

ابوسلیمان نے جواب دیا: اگر میں نے سچ کہا ہے تو میں قاضی کے عہدے کے لائق نہیں ہوں اور اگر جھوٹ بولا ہے تو جھوٹا شخص بھی ہرگز قاضی کے عہدے کے لائق نہیں ہوسکتا۔ ؎

پند اگر بشنوی اے پادشاہ | در ہمہ دفتر بہ ازایں پند نیست
جز بخردمند مفر ما عمل | گرچہ عمل کار خردمند نیست

فائدہ-٦٦

قوام الدنیا والدین العلم والکسب، فمن رفضهما وابتغی الزهد لاالعلم والتوکل لاالکسب وقع فی الجهل والطمع فی مال المسلمین .

یعنی دنیا اور دین کسب اور علم سے قائم رہتے ہیں۔ اگر کسی نے زہد کی خواہش کی، علم کی رغبت نہ کی، توکل پر نظر رکھا اور کسب کرنے سے باز رہا تو وہ یقیناً جہل وطمع میں گرفتار ہوا، اور مسلمانوں کے مال پر ہمیشہ دانت تیز کرتا رہے گا۔

فائدہ-٦٧

بذل الجهد فى طلب الحلال وقلة الحوائج إلى الناس أفضل العبادة .

یعنی حلال کی طلب میں سعی وکوشش کرنا، اور اپنی حاجت لوگوں کی طرف کم لے جانا افضل عبادت ہے۔

رزق ہر چند بے گمان برسد
شرطِ عقل ست جستن از درہا
گرچہ کس بے اجل نہ خواہد مرد
تو مرو در دہانِ اژدہا

فائدہ-٦٨

محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ بغداد سلیمان بن عبدالملک کی مجلس میں پیوند لگے موٹے کپڑے پہنے ہوئے تشریف لے گئے۔ خلیفہ نے بسبب علم ان کی تعظیم کی، نزدیک بٹھایا اور کپڑوں کو دیکھ کر کہا :

ما هذا الثياب الرثة .

یعنی کیا آپ موٹے اور بوسیدہ کپڑے پہن کر دربارِ شاہی میں آ گئے؟۔

آپ نے جواب دیا :

أكره أن أقول لزهد فأطرى نفسى اوأقول لفقر فاشكو ربى .

یعنی مجھے ناپسند معلوم ہوتا ہے اگر کہوں کہ زہد اور ترک دنیا کے سبب یہ حال ہے کہ میرا نفس اس پر پھولتا ہے۔ یا اگر یہ کہوں کہ مفلسی اور فقر کے باعث یہ حال ہے تو پھر میرے پروردگار کی شکایت ہوتی ہے۔

خلیفہ یہ جواب سن کر بہت خوش ہوا اور ایک ہزار دینار اور دس طاقے عمدہ کپڑے آپ کے مکان پر بھجوا دیے۔

فائدہ-۶۹

العلم والمال يستران كل العيوب والجهل والفقر يكشفان كل العيوب .

یعنی علم اور مال آدمی کے تمام عیبوں کو ڈھانپ دیتے ہیں اور جہل و مفلسی سارے عیبوں کو کھول دیتے ہیں۔

فائدہ-۷۰

قال الثوری لإن أخلف عشرة آلاف يحاسبني عليها أحب إلي من أن أحتاج إلى الناس .

یعنی حضرت ابوسفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر میں دس ہزار درہم پیچھے چھوڑ جاؤں اور اس کا مجھے حساب دینا پڑے تو یہ میرے حق میں اس سے بہتر ہوگا کہ میں لوگوں کا محتاج بنوں۔

فائدہ-۷۱

نزل جبرئيل عليه السلام على لقمان وخيره بين النبوة

والحکمة فاختار الحکمة فمسح بجناحه علی صدره فنطق بها فلما ودَّعه قال أوصیک بوصیة فاحفظها یا لقمان لأن تدخل یدک إلی مرفقک فی فم تنّین خیر لک من أن تسئل فقیرا .

یعنی جبرئیل علیہ السلام لقمان حکیم کے پاس نبوت اور حکمت لے کر آئے اور کہا کہ ان میں سے ایک قبول کر لیجیے تو آپ نے حکمت کو قبول کیا۔ جبرئیل نے اپنا پَر ان کے سینے پر پھرا دیا تو علم حکمت کشف ہو گیا (یعنی خواص اشیا اور خواص اسما تمام معلوم ہو گئے) اور بیان کرنے لگے۔ پھر رخصت ہوتے وقت کہا کہ اے لقمان! میں تجھ کو ایک وصیت کرتا ہوں اسے ہمیشہ یاد رکھنا: اگر تمہارا اپنے ہاتھ کو کہنی تک اژدہا کے منھ میں ڈالنا اس سے بہتر ہے کہ تم کسی محتاج کے سامنے اپنا دست سوال دراز کرو۔

فائدہ-۴۲

لو کان بالحیل الغنی لوجد تنی
بنجوم أقطار السماء تعلقی
لکنَّ من رزق الحجا حرم الغنی
ضدَّا ن مفترقان أیُّ تفرُّق
ومن الدلیل علی القضاء وکونه
بؤس اللَّبیب وطیب عیش الأحمق

یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر حیلوں کے سبب سے تونگری حاصل ہو جاتی پھر تو آسمان کے ستاروں کے ساتھ میرا تعلق ہو جاتا؛ لیکن جس کو

خدا نے علم و عقل دیا وہ مالِ دنیا کی تونگری سے محروم رہا؛ کیونکہ دونوں میں بڑا فرق ہے، یہ باہم ضد رکھتے ہیں۔ اور اس بات کی دلیل قضا وقدر کا جاری ہونا ہے کہ دانا ہمیشہ فکر میں غمگین رہتا ہے اور دیوانہ احمق خوشی سے عیش کرتا ہے۔

فائدہ-۷۳

ألا إنمـا الــــدنيا كظل سحابة

أظلتک يوما ثم عنک اضمحلت

فـلا تک فرحانا بها حين اقبلت

ولاتک محــزونا بها حين ولت

یعنی ابوالمعالی فرماتے ہیں: ہوشیار رہنا کہ دنیا اَبر کے سایہ کی مانند ہے، جو ایک روز تجھ پر سایہ کرتی ہے اور پھر نکل جاتی ہے؛ لہٰذا جب وقت اقبال آئے تو اس سے بہت خوش نہ ہو، یوں ہی جب وقت اِدبار آئے اور دنیا تجھ سے پیٹھ پھیر لے تو ہرگز غمگین مت ہو۔

فائدہ-۷۴

رضيت من الدنيا بلقمة يابس

و لبــس عبــاء لاأريد سواهما

لأنى رأيت الدهـــر ليس بدائم

ودهري وعمري فانيان كلاهما

یعنی ابوالمعز فرماتے ہیں: میں دنیا سے بس اتنے پر راضی ہوں کہ روٹی کا ایک سوکھا لقمہ مل جائے اور پہننے کے لیے ایک گدڑی بس ہے۔ ان کے سوا مجھے کچھ نہ

چاہیے۔ کیوں کہ میں نے زمانے کو ہمیشہ رہنے والا نہیں پایا، اور میری عمر اور زمانہ دونوں فنا ہونے والے ہیں۔

فائدہ-۷۵

إذا ضاق الزمان علیک فاصبر
و لا تیأس من الفرج القریب

و طب نفسا فإن اللیل حبلی
عسی تأتیک بالولد النجیب

یعنی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تجھ پر زمانہ تنگ ہو گیا ہے تو صبر کر، نا اُمید نہ ہو کہ خوشی جلدی ہی آئے گی۔ اپنی خاطر جمع رکھ رات حاملہ ہے خدا چاہے تو نجیب لڑکا تیرے واسطے لائے گی۔

فائدہ-۷۶

وإنی رأیت الدھر منذ صحبته
محاسنه مقرونه بمعائبه

إذ أسرنی فی أول الأمر لم أزل
علی حذر من غمه فی عواقبه

یعنی میں نے زمانے کو جب سے کہ میں یہاں ہوں اچھی طرح سے دیکھا ہے کہ اس کی نیکی اس کے عیبوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ اس نے انسان کو اول امر میں خوش کر دیا لیکن جب خوشی گذر گئی تو غم کے دن اس کے آخر میں آئے۔ خدا

اس سے پناہ میں رکھے۔

فائدہ-۷۷

سل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الأیام فقال یوم السبت یوم مکر وخدیعة، لأن قریشا مکرت فیہ فی دار الندوة. ویوم الأحد یوم غرس وعمارة، لأن اللّٰہ تعالی ابتدء فیہ خلق الدنیا. ویوم الاثنین یوم سفر وتجارة لان شعیبا علیہ السلام سافر فیہ وإتجر فربح. ویوم الثلا ثاء یوم دم لأن حواء حاضت فیہ أولا وأراق ابن آدم دم أخیہ فیہ. ویوم الأربعاء یوم نحس مستمر لأن اللّٰہ تعالی أغرق فیہ فرعون وأھلک عادا وثمودا. و یوم الخمیس یوم قضاء الحوائج والدخول علی السلاطین لأن إبراھیم علیہ السلام دخل فیہ علی الملک فأکر مہ وقضی حوائجہ وأھدی لہ ھاجرة. ویوم الجمعة یوم خطبة ونکاح لأن الأنکحة کانت تعقد فیہ .

یعنی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی صحابی نے رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم سے دنوں کی بابت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: سنیچر کا دن مکروفریب کا ہے کہ قوم قریش دارالندوہ میں جمع ہوئے) اور حضور اقدس علیہ السلام کو ہلاک کرنے کی مشاورت کی۔ اس وقت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو اطلاع دی اور مدینہ کی جانب ہجرت کر جانے کا حکم دیا۔ وہ روز زحل سے منسوب ہے جو آسمانِ ہفتم پر مقام رکھتا ہے)۔ اتوار کا دن جھاڑ بونے اور تعمیر کرنے کا ہے کہ حق تعالی نے دنیا پیدا کرنے کا آغاز اسی روز سے کیا۔ (یہ روز آفتاب سے منسوب

ہے جو آسمان چہارم پر مقام رکھتا ہے)۔ پیر کا دن سفر وتجارت کے لیے مبارک ہے۔ شعیب علیہ السلام نے اسی روز تجارت کے لیے سفر کیا اور نفع کثیر حاصل ہوا۔ (یہ چاند سے متعلق ہے، اور ماہتاب کا مقام آسمان اوّل پر ہے)۔ منگل کا روز (مریخ کے ستارے سے منسوب ہے) خونریزی سے متعلق ہے۔ قابیل بن آدم نے اسی روز اپنے برادر ہابیل کو قتل کیا۔ (اس کا علاقہ آسمانِ پنجم سے ہے)۔ بدھ کا دن (عطارد کا ستارہ نحس ہے کہ) خدا نے فرعون کو اسی روز غرق کیا اور قوم عاد وثمود کو ہلاک کر دیا۔ (اس کا مقام آسمانِ دویم پر ہے)۔ جمعرات کا دن (مشتری سے متعلق ہے جس کا مقام فلک ششم پر ہے) حاجت روائی کے لیے نہایت مبارک، اور بادشاہوں کی ملاقات کے واسطے مبروک ہے۔ ابراہیم علیہ السلام اس روز جب بادشاہ کے پاس گئے تو تعظیم کیا اور بی بی ہاجرہ کو تحفے میں دیا۔ جمعہ کا دن نکاح شادی اور نیک کاموں کے لیے مخصوص ہے۔ (اس کا تعلق زہرہ سے ہے جس کا مقام فلک سویم پر ہے)۔

فائدہ-۸۷

عن النبی صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم ألا أدلکم علی ساعة من ساعات الجنة الظل فیها ممدود والرزق فیها مقسوم والرحمة فیها مبسوطة والدعاء فیها مستجاب. قالوا بلی یا رسول اللّٰہ قال ما بین طلوع الفجر إلی طلوع الشمس .

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو جنت کی ساعتوں میں سے ایک ساعت کا پتا نہ دے دوں کہ اس میں سایہ پھیلا ہوا ہے، رزق تقسیم کیا ہوا ہے، رحمت الٰہی پھیلی ہوئی ہے، اور جس میں دعا قبول کی جاتی

ہے۔صحابہ نے عرض کی: ہاں یارسول اللہ! ہمیں ضرور بتلائیں۔آپ نے فرمایا:
طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان وہ ساعت ہوتی ہے۔
چنانچہ شیطان اس وقت آدمی کو خواب غفلت میں ڈالتا ہے تاکہ اس کو رزق کی رحمت وبرکت نہ ملے، مفلس ومنحوس بنے اور افلاس کے باعث امورِ شیطانی میں گرفتار ہو جائے؛ کیونکہ مفلسوں کو جلد گناہوں میں گرفتار ہونا آسان ہوتا ہے۔

فائدہ-۷۹

من أسرج فی مسجد سراجا لاتزال الملائکة تستغفرله ما دام فی المسجد ضوء من ذلک السراج .

یعنی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) جس نے مسجد میں ایک چراغ روشن کر دیا تو ہمیشہ فرشتے اس شخص کے واسطے مغفرت طلب کرتے ہیں جب تک اس چراغ کی روشنی مسجد میں ہے۔

دوسری حدیث شریف میں وارد ہے :

من بنی مسجدا کمفحص قطاة أو أصغر منه بنی اللّٰہ له بیتا فی الجنة .

یعنی جس نے چڑیا کے آشیانے کے مانند ایک چھوٹی مسجد بنائی تو حق تعالی اس کے واسطے ایک محل جنت میں بناتا ہے۔

فائدہ-۸۰

سبعة للعبد تجری بعد موته: من علم علما أو أجری نهرا أوحفر بئرا أوبنی مسجدا أو أورث مصحفا أو ترک ولدا

صالحا یدعوا له أو صدقة جاریة تجری له بعد موته .

یعنی انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: سات چیزیں ایسی ہیں کہ بندے کو مرنے کے بعد اس کا ثواب پہنچا کرتا ہے: پہلا وہ شخص جس نے شاگردوں کو علم سکھایا، اور اس نے دوسروں کو سکھایا جب تک سلسلہ سیکھنے کا جاری ہے وہاں تک سکھانے والے کو ثواب ملا کرے گا۔ دوسرا نہر بنوایا ہو تا کہ لوگ اس میں سے پانی پیتے رہیں۔ تیسرا کنواں کھودوایا ہو۔ چوتھا مسجد بنوایا ہو۔ پانچواں قرآن شریف اپنی میراث میں چھوڑ گیا ہو۔ چھٹواں ایک تربیت یافتہ نیک لڑکا اپنے پیچھے چھوڑا ہو کہ وہ اس کے واسطے ہمیشہ دعا کرتا رہے۔ ساتواں صدقہ جاریہ تو ان سب کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی ملے گا۔

تربیت پانا تونگری کی علامت ہے اور بے تربیت رہنا مفلسی کی نشانی ہے۔ حکما نے لکھا ہے کہ انسان کی طبیعت موثر و متاثر ہے۔ تربیت حاصل کرنے کی قابلیت رکھتی ہے۔ سکھانے سے، نصیحت کرنے سے، علم سے، تجربہ سے اس میں تغیر و تبدل ہوتا ہے۔ بدخصلت' نیک ہوجاتی ہے اور بے تربیتی، بے علمی، بدصحت سے نیک خصلت' بد ہوجاتی ہے۔

بعضے حکیم کہتے ہیں: طبعی خاصیت نہیں بدلتی۔ اور غیر طبعی اخلاق اسبابِ حمیدہ در ذیلہ پر موقوف ہیں۔ اگر اسباب کو پہلے بدلیں تو طبیعت میں تغیر ہوگا؛ ورنہ نہیں۔ حقیقت میں بچہ جو طفولیت کی حالت میں ہے اس کو مہذب یا غیر مہذب نہیں کہہ سکتے، جب جوان ہوگا اگر نیک ہے تو مہذب کہلائے گا، اگر بد ہے تو غیر مہذب کہلائے گا۔ چھوٹی عمر میں جو دین، مذہب، عمل، قول اس کو ماں باپ سکھائیں گے وہ ویسا ہی بنے گا۔ وہ دراصل تربیت کا محتاج ہے۔

دہقان کے بچے خداقتِ طبع کے باعث عالم و فاضل اور وزیر و بادشاہ بن گئے ہیں۔ اور وزیر و بادشاہ کی اولاد بلادتِ طبع کے سبب مفلس جاہل فقیر ہوگئے ہیں۔

تہذیب اخلاق حاصل کرنے کونسلِ اصیل وطبع ذکی اور تربیت کامل وصحبت عاقل نیز ضرب پدرومادربھی ضرور ہے۔ اگر بےعلم مالدار بھی ہوگیا تو بھی غیر مہذب رہے گا اور تربیت یافتہ مفلس بھی ہوگا مگر مہذب کہلائے گا۔

فقط مال طبیعت کو مہذب نہیں کرسکتا مگر علم وعقل کی چاشنی اس کو ضرور ہے اور قدرتی قواعد کو پہچاننا لازم۔ تب ظاہر بصلاح آراستہ اور باطن بفلاح پیراستہ ہوگا۔ ۔

علم ومال وگوہر وتیغ براں　　　فتنہ آمد در کف بدگوہراں

فائدہ-۸۱

یحییٰ بن معاذ الرازی فرماتے ہیں :

فی الدنیا جنة من دخلها لم یشتق إلی الجنه قیل وما هی قال معرفة اللّٰه تعالی .

یعنی اس دنیا میں ایک جنت معنوی ہے جو اس کو پالے پھر اسے جنت موعود کا شوق نہیں رہ جاتا۔ وہ بہر حال رضائے الٰہی کو مقدم رکھے گا۔ پوچھا گیا وہ کیا شے ہے؟ فرمایا: وہ اللہ تعالی کی معرفت ہے (کہ غیر اللہ سے دل سیر ہوجاتا ہے)۔

فائدہ-۸۲

الدنیا سبحن المومن وجنة الکافر .

یعنی دنیا مومن کے واسطے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت۔

ان نعمت ہائے آخروی کے اعتبار سے مومن اگر چہ یہاں ساری دنیا کا شہنشاہ ہوا تو بھی اللہ کی سرمدی نعمتوں کے مقابلے میں زندان میں ہے۔ اور دنیا کافر کے واسطے جنت

ہے اس معنی کر کہ اگر چہ وہ کتنا بھی مفلس اور مصیبت میں گرفتار رہوا مگر آخرت کے عذاب کے مقابلہ میں وہ یہاں جنت میں ہے۔

فائدہ-۸۳

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

من علق قنديلا فی المسجد صلی عليه سبعون ألف ملک حتی ينكسر ذالک القنديل، ومن بسط فيه حصيرا صلی عليه سبعون ألف ملک حتی ينقطع ذلک الحصير .

یعنی جس نے مسجد میں قندیل لٹکایا تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعاے خیر کریں یہاں تک کہ وہ قندیل ٹوٹ جائے۔ یوں ہی اگر کسی نے مسجد میں ایک چٹائی بچھائی تو ستر ہزار فرشتے وہاں عبادت کریں جب تک کہ اس چٹائی کے ٹکڑے ہو جائیں۔

فائدہ-۸۴

وفی الحديث المرفوع من سعادة رجل أن يقدر رزقه فی بلده وحال سكونه، ومن شقارته أن يجعل رزقه فی غير بلده أو فی سياحته .

یعنی حدیث مرفوع میں وارد ہے کہ آدمی کی سعادت اس میں ہے کہ اس کا رزقِ مقدر اسی کے شہر میں اسے ملتا ہو اور وہ اپنے گھر میں رہتا ہو۔ اور اس شخص کی بدبختی ہے کہ اس کا رزق غیر شہر میں مقدر ہو یا حالت مسافرت میں ہو۔

فائدہ-۸۵

من سعادة الرجل المسكن الواسع و الجار الصالح والمركب الهُنٰى والشوم فى المرء ة والفرس والدار .

یعنی یہ آدمی کی نیک بختی کی علامت ہے کہ گھر وسیع وکشادہ ہو۔ پڑوسی نیک ہو، اور سواری کا گھوڑا اچھا ہو۔ نحوست فقط تین چیزوں میں دیکھنا ہے: عورت، گھوڑا اور گھر۔

فائدہ-۸۶

سئل عن الغنى فقال سعة البيوت و دوام القوت .

یعنی ایک بزرگ سے پوچھا گیا کہ غنی کون ہے؟ کہا: جس کا گھر کشادہ ہے، اور ہمیشہ خوراک تیار ہے۔

صاحب نصاب تونگر ہے۔ جس کے پاس دوسو درہم یعنی چوون روپے نقد دھرے ہوں اور اس پر ایک برس گذر گیا، چالیسواں حصہ پانچ درہم صدقہً زکوٰۃ دینا لازم ہوئے۔ اور اگر زیادہ روپیہ دھرا ہے تو سو ۱۰۰ کو ڈھائی روپے کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔

فائدہ-۸۷

عن عمر رضى الله عنه ثلاث يثبتن الود فى صدر أخيك أن تبدأه بالسلام وأن توسع له فى المجلس وتدعوه باحب اسمائه إليه .

یعنی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین چیزین تمہارے بھائی کے دل میں تمہاری محبت ثابت کرتی ہیں: اوّل سلام کی ابتدا تم کرو۔ دویم مجلس میں اگر وہ دوست آیا تو اس کے واسطے جگہ وسیع کردو۔ سویم جونام اس کو بھاتا ہے اس نام سے اس کو پکارو۔

فائدہ-۸۸

وکل الناس قد مالوا إلی من عنده مال

ومن لم عنده مال فعنه الناس قد مالوا

یعنی جس کے پاس مال ہو اس کی طرف ہر کوئی جھکتا ہے؛ لیکن جس کے پاس مال نہیں تو لوگ اس سے بیزار ہوتے ہیں۔

یعنی مال سب آدمیوں کا معشوق اور تمام بنی آدم اس کے عاشق ہیں-الا ماشاءاللہ- جس کی بغل میں وہ معشوق جا کر بیٹھتا ہے سبھوں کی آنکھیں اس کی طرف لگی رہتی ہیں اگرچہ وہ کسی کو ایک کوڑی بھی نہ دے۔

فائدہ-۸۹

روی أنـه شداد بن حكيم خرج من المسجد الجامع ببلخ فـرأى غـلامـا يـمسـک دابة فـركـب الدابة وذهب إلى بيتـه والـغـلام وافقه فخرج صاحب الدابة فلم يجدها فذ هب إلى بيتـه ماشيا ولما رجع الغلام أخبر سيده بما وقع فقال يا غلام إن صدقت فأنت حرلو جه اللّٰه تعالى .

روایت ہے کہ شداد بن حکیم بڑے دیندار حاکم تھے، بلخ کی جمعہ مسجد سے نماز پڑھ کر باہر نکلے۔ دیکھا کہ ایک غلام سواری کا گھوڑا لے کر کھڑا ہے، اور وہ غلام

اور گھوڑا ان کا نہ تھا۔ العرض! بھول سے اس پر سوار ہو گئے اور اپنے گھر کو پہنچے۔ غلام بھی ان کے ساتھ تھا مگر از روے ادب ان کو سوار ہونے سے اور ساتھ چلنے سے مانع نہ ہوا۔ غلام کا مالک جب مسجد سے باہر آیا تو اپنا غلام اور سواری کا جانور نہ پایا، لاچار پیادہ اپنے گھر کو گیا۔ جب غلام جانور لے کر واپس آیا اور میاں سے اپنی حقیقت کہی کہ فلان عالم آپ کے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے گھر گئے، میں ساتھ تھا یوں سمجھا کہ شاید آپ نے سوار ہونے کی اجازت دی ہوگی۔ گھوڑے کے مالک نے کہا: اگر تو سچ کہتا ہے تو میں نے تجھ کو خدا کے واسطے آزاد کیا۔

فائدہ-۹۰

كان إبراهيم عليه السلام إذا ذكر ذلته غشي عليه وسمع اضطرابه من ميل ، فقال له جبرئيل يا خليل الله، الجليل يقرء ک السلام ويقول هل رأيت خليلا يخاف خليله . فقال ياجبرئيل كلما ذكرت الزلة نسيت الخلة .

یعنی ابراہیم علیہ السلام کے دل میں خوف خدا ایسا تھا کہ جب اپنی لغزشِ قدم کو یاد کرتے بے ہوش ہو جاتے اور رونے کی آواز ایک میل تک جاتی۔ جبرئیل علیہ السلام نے ان کو کہا کہ حق تعالیٰ سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے: کیا دوست اپنے دوست سے کبھی ڈرتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا: جب مجھ کو میری خطا یاد آتی ہے اتنا خوف ہوتا ہے کہ دوستی بھول جاتا ہوں۔

فائدہ-۹۱

'عیون المجالس' میں لکھا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص فجر کی

سنت نماز کے بعد یہ تسبیح ملائکہ ایک سو مرتبہ پڑھے، پھر فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے، تو دولت دنیا اس کو بہت ملے گی، اور تونگر ہو جائے گا۔ تسبیح یہ ہے :

سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم وبحمدہ استغفر اللّٰہ من کل ذنب وخطیئة وأتوب إلیہ .

اور دنیا و آخرت میں تونگری حاصل کرنے کی نیت رکھے۔ فقط دنیا کی دولت کی نیت نہ رکھے، یہ تو چاہے یا نہ چاہے ملے گی ہی۔

فائدہ-۹۲

من تختم بعقیق لم یزل فی برکة وسرور .

یعنی جس نے عقیق کی انگشتری پہنی ہمیشہ برکت وخوشی کے ساتھ رہے گا۔

فائدہ-۹۳

من صلی سنة الفجر فی بیته یوسع له رزقه ویقل المنازعة بینه وبین أهله ویختم له بالإیمان .

یعنی حدیث شریف میں آیا کہ جس نے فجر کی سنت اپنے گھر میں پڑھی، حق تعالیٰ اس کا رزق کشادہ کرتا ہے، اس کے خویشوں کا جھگڑا اس کے ساتھ کم ہو جاتا ہے، اور اس کا خاتمہ ایمان کے ساتھ ہوتا ہے۔

فائدہ-۹۴

'حصن حصین' کی شرح میں لکھا ہے کہ جس شخص کو تنگی معاش ہوئے تو فجر کی نماز کے بعد یک شنبہ کے روز: **یاحی یاقیوم** ہزار بار پڑھا کرے۔ دوشنبہ کے روز : **لاحول ولاقوة إلاباللّٰہ العلی العظیم** ہزار بار پڑھے۔ سہ شنبہ کے روز درود شریف: **اللّٰھم**

صل وسلم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما تحب وترضی ہزار بار پڑھے۔ چہارشنبہ کے روز: **استغر اللّٰہ ربی من کل ذنب وأتوب إلیه** ہزار بار پڑھے۔ پنج شنبہ کے روز: **اللّٰہ مغنی** ہزار بار پڑھے۔ جمعہ کے روز: **سبحان اللّٰہ والحمدللّٰہ ولا الہ الااللّٰہ واللّٰہ اکبر** ہزار بار پڑھے۔ اور نیت ثوابِ آخرت کی رکھے، جلد دنیا میں تونگر ہوجائے گا یا دونوں جہان کی مراد حاصل ہوئے ایسی نیت کرے۔ فقط دنیا کے حاصل ہونے کی نیت ہرگز کسی عمل میں نہ رکھے؛ کیونکہ خدا سے مانگنا تو عمدہ نعمت دارین کی مانگنا چاہیے۔ یہ فانی دنیا فقط مانگنا بڑی شرم کی بات ہے۔

فائدہ-۹۵

سورۃ واقعہ، والمزمل، واللیل، والم نشرح بعد مغرب ایک بار پڑھے۔ یا ہر شب جمعہ کو بعد عشا باوضو پڑھے۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ سے فقر کی شکایت کی، تو آپ نے یہ عمل اس کو سکھایا۔ دوسرے برس وہ شخص آیا اور اچھے ہزار درہم لائے، اور کہا کہ یہ زکوٰۃ کا مال حق اللہ ہے، مساکین کو آپ تقسیم کردیں اور کہا کہ آپ نے جو وظیفہ بتلایا تھا بس اس کی برکت سے خدا نے ایک برس میں مجھ کو تونگر بنا دیا۔

فائدہ-۹٦

'تفسیر زاہدی' میں ہے کہ اگر کوئی افلاس وتنگ دستی سے عاجز ہوگیا یا مشکل کام درپیش آیا تو پنج وقت نماز کے بعد ہفتاد و پنج (۷۵) بار روبہ قبلہ ہوکر یہ دعا پڑھے، بے شک اس کی روزی فراخ ہوگی اور مشکل کام آسان ہوجائے گا؛ مگر اول وآخر اس دعا کے پنجاہ ویک بار درود شریف پڑھا کرے :

یاشفیق یارفیق نجنی من کل ضیق برحمتک یا اللّٰہ .

فائدہ-۹۷

وسعت رزق وقرض داری کے واسطے عمل مجرب راقم کے مرشدوں سے خاندانی اجازت ہے۔ ہر روز نماز چاشت کے بعد چار رکعات صلوۃ قضاء الحاجات کی نیت سے پڑھے، اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ اس آیت کو پڑھے، چالیس دن کے اندر حاجت روائی ہوجائے گی :

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَايَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَحَسْبُهُ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا .

فائدہ-۹۸

ہر نماز کے بعد ایک سو بار پڑھے، اور جمعہ کے روز بعد صلوٰۃ الجمعہ پانچ سو بار اس دعا کو پڑھے یقیناً تونگر ہوجائے گا اور جس مراد کے واسطے پڑھے وہ مراد حاصل ہوگی۔ اول وآخر سومرتبے درود پڑھے؛ کیونکہ درود شریف دعا کے واسطے دو پَر ہیں، جلد محل اجابت کو پہنچتی ہے :

اللّٰهم اكفني بحلالك عن حرامك وأغنني بفضلك عمن سواك برحمتك يا أرحم الراحمين .

فائدہ-۹۹

حدیث شریف میں وارد ہے :

الشاة بركة والشاتان بركتان وثلاث شياةٍ غنًا .

یعنی جس کے گھر میں ایک بکری ہے، ایک برکت ہے، اگر دو بکریاں ہیں دو برکت ہیں، اگر تین بکریاں ہیں وہ تونگر ہے۔

فائدہ-۱۰۰

ابو طالب مکی سے روایت ہے کہ نماز کے واسطے تازہ وضو کرے اور بعد وضو سیدالاستغفار پڑھے، اور ہمیشہ ایسی عادت معمول رکھے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کے غم وفکر سے نجات دے گا :

اللّٰھُمَّ أنتَ رَبِّي لاَ إلٰـهَ إلاَّ أنْتَ خَلَقْتَنِي وَ أنَا عَبْدُکَ وَ أنَا عَلیٰ عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، أعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أبُوءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَيَّ وَ أبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإنَّهُ لاَ یَغْفِرُ الذُّنُوبَ إلاَّ أنْتَ o

خاتمہ

ہرفرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے، اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللّٰہ۔ ۳۳ مرتبہ الحمد للّٰہ۔ ۳۳ مرتبہ اللّٰہ أکبر اور ایک مرتبہ کلمہ توحید وتحمید لا إله إلا اللّٰه وحده لا شریک له، له الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو حی لایموت أبدا أبدا ذوالجلال والإکرام بیده الخیر وهو علی کل شیئ قدیر پڑھا کرے، دوجہان کا مقصد حاصل ہوگا۔

من کثر صلوته باللیل کثر رزقه بالنهار .

یعنی جو شخص شب کو بہت نماز نفل پڑھتا ہے دن کو اس کا رزق زیادہ ہوتا ہے۔

جتنا کام جو کرے گا اس کو اتنی مزدوری ملے گی۔ خدا کا خزانہ معمور ہے۔

-ایضاً-صلوۃ مسعودی میں مرقوم ہے :

من واظب علی سنتی أکرمه اللّٰه تعالی بأربع کرامة: المحبة فی قلوب البررة والهیبة فی قلوب الفجرة والسعة فی العیش والتفقة فی الدین .

یعنی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جوکوئی ہمیشہ میری سنت پر عمل کرے گا حق تعالی اس کو چار کرامتوں سے عزت بخشے گا۔ نیک لوگوں کے دل میں اس کی محبت پیدا ہوگی۔ بدکاروں کے دل میں اس کی ہیبت اور رعب پیدا ہوگا۔ عیش وآرام میں وسعت ہوگی، اور دین کے علوم میں سمجھ پیدا ہوگی۔

-ایضاً- فتوح الاوراد وغیرہ اکثر کتابوں میں منقول ہے کہ استغفار بہت پڑھا کرے، رزق وسیع ہوگا۔

-ایضاً-اورادفتحیہ ودعاے گنج العرش ہمیشہ پڑھا کرے۔

-ایضاً-مفتاح الرشاد میں ہے :

الاستکثار فی الصدقة یزید فی الرزق .

یعنی بہت صدقہ خیرات دینے سے رزق زیادہ ہوتا ہے۔

-ایضاً- إجابة المؤذن یزید فی الرزق .

یعنی موذن جب اذان دے تو اس کے جیسے لفظ سن کر آہستہ خود بھی کہے، اس کو 'اجابت مؤذن' کہتے ہیں، ایسا کرنے سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔

-ایضاً-اوراد رحمانی میں خواجہ محمد پارسا سے منقول ہے :

یاحیی یا قیوم برحمتک أستغیث .

ہر نماز کے بعد ایک سو مرتبہ اول وآخر درود گیارہ مرتبہ پڑھا کرے، دو جہان میں

رحمت و برکت حاصل ہوگی۔اس میں شک نہ لائے۔

خواص الاسماء حق و خواص الاشیاء حق .

یعنی ہراسم کی اور ہر شے کی خاصیت برحق ہے۔

-ایضاً- ہر جمعہ کے روز بعد از نماز پانچ سو مرتبہ یہ دعا پڑھے، اول و آخر درود ایک سو بار پڑھے، مجرب ہے :

اللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ .

رباعی

اے کہ ہستی طالب راہ صواب　　　　رومگرداں زیں کتاب مستطاب

خوبیش بنگر دلیل از من مخواہ　　　　آفتاب آمد دلیل آفتاب

تمام شد

خاتمۃ الطبع

دنیا کیا چیز ہے؟

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ’دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے‘۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ بتایئے دنیا کیا چیز ہے؟۔آپ نے فرمایا: اس گھر کی کیا حالت بتاؤں جس کی ابتدا ذلت ہے، خاتمہ فنا پر ہے، جس کی حلال چیزوں کا محاسبہ ہوگا، حرام چیزوں پر عذاب ہوگا، جو اس میں غنی ہوا فتنے میں مبتلا رہا اور جو محتاج ہوا غمزدہ رہا۔

بکر بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دنیا کا حال پوچھا تو جواب دیا کہ جو حصہ گذر چکا خواب تھا، اور جو باقی ہے وہ خواہشات ہیں۔

حضرت مسیح علیہ السلام کا قول ہے کہ دنیا شیطان کی کھیتی ہے اور دنیادار اس کے کسان ہیں۔

ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے: خدا نے دنیا کو حکم دے رکھا ہے کہ جو میری خدمت کرے تو اس کی خدمت کیا کر۔ اور جو تیری خدمت کرے اس سے تو خدمت لیا کر۔

محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جسے خود اپنی قدر ہوگی اس کی نظر میں دنیا ضرور ذلیل وخوار ہوگی۔ نیز یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ بادشاہوں نے حکمت تمہارے لیے چھوڑ دی ہے لہٰذا تم دنیا کو ان کے لیے چھوڑ دو۔

مولانا روم فرماتے ہیں۔

چیست دنیا از خدا غافل بدن ☆ نے قماش ونقرہ وفرزند وزن

یہی مضمون حدیث شریف میں آیا ہے اس وضع سے کہ دنیا ہری بھری اور شیریں ہے جو اسے اس کا حق ادا کرنے کے لیے لے گا اسے تو اس میں برکت ہوگی؛ مگر جو بغیر اس خیال کے لے گا اس کی حالت اس شخص کی سی رہے گی جو کھانے کی حرص میں غذا تو کھاتا چلا جاتا ہو؛ مگر پیٹ کسی طرح نہ بھرتا ہو ۔

حالِ دنیا را بہ پرسیدم من از فرزانۂ
گفت یا خوابے است یا بادیست یا افسانۂ

یا مثالِ تودۂ برف است در فصل بہار
ہیچ عاقل در چنیں جاے نہ سازد خانۂ

باز گفتم حال آں کس گو کہ در وی دل بہ بست
گفت یا غولیست یا دیویست یا دیوانۂ

ہر حریص ناسزاے ترک دنیا کے کند
شیر مردے باید و دریا دلے مردانۂ

☆

ترک دنیا گیر تا سلطاں شوی ورنہ ہچو چرخ سرگرداں شوی
آنچہ با تو در نیاید زیر خاک آں ہمہ دنیا بود نے دین پاک

ہزار ہزار شکر خداوند ذوالجلال کہ یہ کتاب دولت بے زوال و برکت حال و مآل، مؤلفہ جناب مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری عرف مولوی سید اشرف علی صاحب پیر زادہ گلشن آبادی، مطبع کریمی بمبئی بائیکلہ ڈلائل روڈ قاضی بلڈنگ نمبر ۱۸-۱۱۰ میں چھپ کر ۱۳۵۰ھ کو شائع ہوئی۔ ۞

مصنف کی دیگر کتابیں

تعلیم اللسان ....

خزانۃ العلوم (دوجلدیں) ....

اشرف القوانین ....

خزانۂ دانش ....

تحفۃ المقال ....

اشرف الانشاء ....

خلاصہ علم جغرافیہ ....

جغرافیہ عالم ....

مصادر الافعال ....

تحفۃ المقال ....

عربی بول چال ....

مناظرۂ مرشد آباد ....

تحفۃ الموحدین ....

اظہار الحق ....

تحفہ عطرین ....

تائید الحق ....

دیوان اشرف الاشعار ....

توشۂ عاقبت ....

ترجمہ قصیدۂ بردہ ....